قراءات سبعہ کے متن "الشاطبیۃ" کی تحریرات پر مشتمل نصابی کتاب

رُسُوخُ المُصطَفَوِیَّة

شرح اِتحَافُ البَرِیَّة

www.KitaboSunnat.com

مؤلف
محمد مصطفی راسخ
مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ

دار المصنفین
DAR-UL-MUSANNIFEEN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

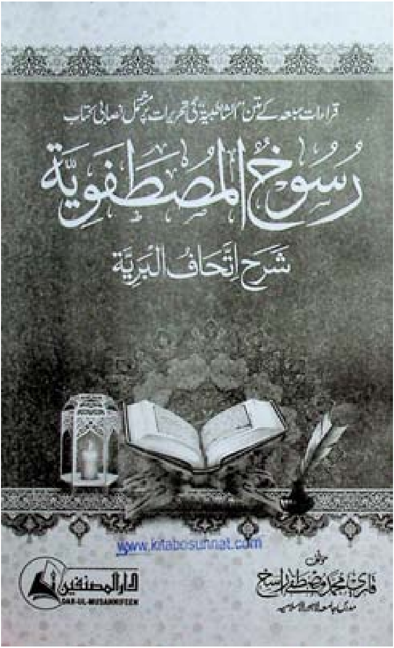

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دار المصنفین
DAR-UL-MUSANNIFEEN
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
2021ء

رسوخ المصطفویة

المکتبة الرحمانیة
34239

ناشر
دار المصنفین
G/F-6
0300-4262092
0305-6222418
0321-4697656
Facebook/Dar-ul-Musanniffeen
darulmusannifeen@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	فہرست	3
2	تقریظ	5
3	حرف اول	7
	مقدمہ	9
4	تحریرات کی حقیقت	9
5	تحریرات کی تعریف	12
6	تحریرات کے فوائد	13
7	تحریرات کا آغاز وارتقاء	14
8	تحریرات پر اعتراضات کے جوابات	15
9	تحریرات کی چند مثالیں	19
10	تحریرات پر لکھی گئی چند اہم کتب	24
	شرح المتن	26
11	باب الاستعاذة	27
12	باب البسملة	31
13	باب الإدغام الكبير وهاء الكناية	37
14	باب المدّ والقصر	39
15	باب الهمزتَيْن مِن كلمةٍ	65
16	باب الهمزتين من كلمتين	67
17	باب الهمز المفرد	70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

18	باب النقل والسكت	71
19	باب وقف حمزة و هشام علي الهمز	76
20	باب في الإدغام الصغير	77
21	باب الإمالة	78
22	باب الراءات	87
23	باب اللامات	89
24	باب الوقف علي مرسوم الخط	91
25	باب في ياءات الإضافة	92
26	باب في ياءات الزوائد	93
27	سورة البقرة	94
28	سورة آل عمران	96
29	سورة الانعام	101
30	سورة الأعراف	102
31	سورة يونس	104
32	سورة يوسف	105
33	سورة الرعد	107
34	سورة الأحزاب	108
35	سورة الحشر	109
36	سورة الغاشية	110
37	سورة العلق	111
38	باب التكبير	112

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

تعلیم قراءات میں فن تحریرات (تحقیق وتنقیح) بہت زیادہ اہمیت کا حامل علم ہے۔ یہ علم 'قراءات' کے لئے ایسے ہی ہے، جیسے حدیث کے لئے 'علم مصطلح الحدیث' ہے۔ جس طرح حدیث کے رواۃ اور اسانید ہیں، اسی طرح علم قراءات کے بھی رواۃ اور اسانید ہیں۔ فن تحریرات کے ذریعے جہاں ان رواۃ کے طرق کو نکھارنے اور باہم خلط ملط ہونے سے بچانے میں مدد ملتی ہے، وہیں ضعیف وجوہ، ضعف کے اسباب اور جمع قراءات کے دوران سامنے آنے والی عقلی وجوہ میں جائز وناجائز کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اس فن کا باقاعدہ آغاز پانچویں صدی ہجری میں امام مکی بن ابی طالب القیسی رحمہ اللہ، امام ابو عمرو دانی رحمہ اللہ، امام ابن شریح رحمہ اللہ، امام اہوازی رحمہ اللہ اور امام ابو القاسم الہذلی رحمہ اللہ کے زمانے میں اس وقت ہوا، جب قراءات قرآنیہ کو جمع کر کے پڑھنے کا رواج پڑا۔ اس سے پہلے سلف صالحین ہر قاری بلکہ ہر راوی کے لئے جدا جدا قرآن مجید مکمل پڑھا کرتے تھے، جس پر ایک طویل عرصہ لگ جاتا تھا۔ اگرچہ آغاز میں بعض مشائخ نے سلف کی مخالفت سے بچنے کے لئے 'جمع قراءات' کے سلسلہ میں توقف اختیار کیا ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جمع قراءات پر چند شروط کے ساتھ عمل شروع ہو گیا۔

صاحب الشہب الثواقب فرماتے ہیں کہ متاخر زمانہ کے طلباء نے ہر راوی کے لئے علیحدہ علیحدہ قرآن مجید مکمل کرنے کو مشکل سمجھا، کیونکہ اس پر ایک لمبا عرصہ لگ جاتا تھا، اور قریب تھا کہ لوگ علم قراءات سیکھنا بالکل ہی ترک کر دیتے، چنانچہ اس مشقت کو دور کرنے کے لئے 'جمع قراءات' کا طریقہ شروع کیا گیا، جس کو طلباء نے آسان سمجھا اور جوق در جوق علم قراءات سیکھنا شروع کر دیا۔ جب 'جمع قراءات' کا طریقہ عام ہو گیا تو کثرت وجوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تعدد طرق کا مسئلہ پیدا ہو گیا جن کو منظم کرنے کی ضرورت تھی، تاکہ وجوہ اور طرق آپس میں باہم خلط ملط نہ ہوں، کیونکہ جمع قراءات میں عدم ترکیب تلاوت کی بنیادی شروط میں سے ہے۔ الغرض محقق علماء کرام نے طرق کو نکھارنے اور وجوہ کی وضاحت کے لئے 'فن تحریرات' کو مدون کیا اور اس پر متعدد منظوم و منثور کتب لکھیں۔ انہوں نے ان آیات قرآنیہ کو شمار کیا جن میں تحریرات (تحقیق و تنقیح) کی ضرورت تھی اور ان میں جائز و ناجائز وجوہ کی وضاحت فرمادی۔ فن تحریرات پر کتابیں لکھنے والوں میں امام منصوری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ازمیری رحمۃ اللہ علیہ، سید ہاشم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ متولی رحمۃ اللہ علیہ سر فہرست ہیں۔

زیر نظر کتاب رسوخ المصطفویۃ شرح اتحاف البریۃ انتہائی عزیز فاضل بھائی فضیلۃ الشیخ قاری محمد مصطفی راسخ حفظہ اللہ، مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ کی کاوش ہے، جس میں انہوں نے علامہ حسن خلف الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کے منظوم قصیدے اتحاف البریۃ بتحریرات الشاطبیۃ کی شرح کرتے ہوئے قراءات سبعہ کے متن 'الشاطبیۃ' کی تحریرات کو نہایت آسان اردو زبان میں پیش کر دیا ہے۔ **قراءات سبعہ کے ہر طالب علم کو متن الشاطبیہ مکمل کرنے کے بعد اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہئے تاکہ وہ قراءات سبعہ کے حوالے سے تمام تحقیقی معیارات اور فنی مباحث سے بھی واقف ہو سکے۔**

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ فاضل مولف کی اس کاوش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کے میزان حسنات میں اضافہ فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ
مدیر کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف اول

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين،أما بعد:

تمام اہل علم اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ علم قراءات پر لکھی جانے والی منظوم درسی کتب (جیسے امام شاطبی کی حرزالامانی اور امام ابن جزری کی طیبہ اور درہ) اپنے فنون پر مکمل دلالت کرنے کے لئے ناکافی ہیں، متعدد متواتر وجوہ ایسی ہیں، جو ان کتب میں بیان نہیں کی گئی ہیں۔ چناچہ اہل علم نے ان غیر مذکور وجوہ وطرق کا استدراک کرتے ہوئے انہیں الگ سے مستقل کتب میں جمع فرما دیا ہے۔ ان استدراکات کو فنی اصطلاح میں تحریرات کا نام دیا گیا ہے۔ چونکہ علم قراءت کے میدان میں مہارت پیدا کرنے کے لئے تنہا یہ درسی کتب ناکافی ہیں، چنانچہ ان کے ساتھ ساتھ تحریرات کا پڑھنا بھی از حد ضروری ہے، کیونکہ یہ تحریرات ان کتب میں واقع اجمال کی تفصیل اور اطلاق کی تقیید کرنے والی، ان کی شروط کو پورا کرنے والی، طرق کو منضبط کرنے والی اور روایات کو باہم ایک دوسری سے ممتاز کرنے والی ہیں۔ بالفاظ دیگر آپ کہہ سکتے ہیں کہ تحریرات ان کتب کی علمی تحقیق ہیں۔

راقم کو جب جامعہ لاہور الاسلامیہ کے زیر اہتمام کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ میں شعبہ علوم قراءات کے طلباء کو "علم التحریرات" پڑھانے کی ذمہ داری دی گئی، تو اس بات کی بڑی شدت سے کمی محسوس کی گئی کہ اس مادہ پر اردو میں سرے سے کوئی کتاب دستیاب ہی نہیں ہے، اور عربی میں لکھی گئی کتب یا تو منظوم ہیں،اور اگر منثور بھی ہیں تو انتہائی مشکل اور دقیق عبارتوں پر مشتمل ہیں، چنانچہ اس امر کی سخت ضرورت محسوس ہوئی کہ اس علم پراردو زبان میں ایک ایسی کتاب تیار کی جائے، جو اس کی مبتدیات وغیرہ پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ سلیس اور عام فہم ہو، تاکہ طلباء بآسانی اس سے استفادہ کر سکیں۔ پس استاد محترم ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی صاحب کی ترغیب پر یہ کام سرانجام دینے کا بیڑا اٹھایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلا حصہ استاد محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ تعالی کے گرانقدر مقدمہ پر مشتمل ہے، جو ان کی عربی کتاب "المدخل إلى علم التحريرات للقراءات وما أثير حوله من شبهات وردها" سے معمولی تصرف کے ساتھ اردو ترجمہ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ تحریرات کی حقیقت، تعریف، فوائد، مشکلات، آغاز وارتقاء، اور ان پر وارد اشکالات اور ان کے جوابات وغیرہ جیسی اہم مباحث پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسرے حصے میں امام حسن خلف الحسینی کے منظوم قصیدے "اتحاف البرية بتحريرات الشاطبية" کے متن کا ترجمہ اور شرح پیش کی گئی ہے، اور اس شرح میں شیخ علی بن محمد الضباع کی کتاب "بلوغ الأمنية شرح اتحاف البرية" کو بنیاد بنایا گیا ہے، اور بعض تشنہ مقامات پر دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ شرح کا اسلوب بیان یہ ہے کہ سب سے پہلے شعر کا اصل متن پیش کیا گیا ہے، پھر اس کا ترجمہ اور شرح بیان کی گئی ہے، اس کے بعد اس کا پس منظر بتایا گیا ہے کہ امام شاطبی نے کس کس وجہ یا طریق کو بیان نہیں کیا تھا، اور صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے، اور آخر میں حسب ضرورت اہم فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

بارگاہ الٰہی میں دُعا ہے کہ وہ اس خدمت کو مجھ سے، میرے محترم اساتذہ کرام سے اور اس فن کے طلبا سے قبول فرمالے، اس کو اپنی رضا کے لئے خاص کر لے، اور اس کی برکت سے ہمیں جنت کا وارث بنادے۔ آمین

طالب دعا

قاری محمد مصطفیٰ راسخ

مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ

0346-4422005

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

تحریرات کی حقیقت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جسے اس نے اپنے رسول جناب محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے، تاکہ قیامت تک اس کا اعجاز قائم و دائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر:۹)

"بے شک ہم نے اس ذکر (قرآن مجید) کو نازل فرمایا، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

قرآن مجید وہ منفرد اور عظیم الشان کتاب ہے، جس کی کسی حرکت یا حرف کو تبدیل کرنا، یا اس میں تحریف کا دعویٰ کرنا کسی بھی شخص کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دیگر تمام کتب سماویہ اس عنایت الٰہی سے محروم ہیں، اور انسانی علوم اس قابل نہیں ہیں کہ اس عنایت کا مقابلہ کر سکیں، کیونکہ انسان غلطی کا پتلا ہے۔

انسانی علوم ہمیشہ تحقیق و درستگی کے محتاج رہتے ہیں، تاکہ ان میں موجود اغلاط کا خاتمہ کیا جا سکے۔ انہی علوم میں سے ایک "علم قراءات" بھی ہے، جو اگرچہ کلام اللہ سے متعلقہ ہے مگر اس کے قواعد ... جو اگرچہ روایتاً بھی ثابت ہیں ... انسانی کاوشیں ہیں، جن میں غلطی اور نقص کا امکان بہر حال موجود ہے۔ علم قراءات کے اصول و فروش کو متعدد اہل علم نے اپنی اپنی کتب میں جمع کیا ہے۔ ان کتب کے مؤلفین میں سے بعض اوقات کوئی ایک مؤلف اپنے طریق سے ہٹ کر کوئی دوسری وجہ ثابت کر دیتا ہے، یا اہتمام فائدہ کے لئے "زیادات قصیدۃ" میں کوئی وجہ ذکر کر دیتا ہے، یا اپنی نظم میں التزام کردہ طرق سے نکل جاتا ہے۔ جن کی نشاندہی کرنا اہل علم وفن کی ذمہ داری ہے۔

تحریرات کا فائدہ یہ ہے کہ ان سے ضعیف وجوہ، اور ان کے ضعف کا سبب معلوم ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور جمع قراءات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی ممنوع وجوہ کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ قراءات کے لئے "تحریرات" ایسے ہی ہیں، جیسے حدیث کے لئے "علم مصطلح الحدیث" ہے۔ جس طرح حدیث کے رواۃ اور اسانید ہیں، اسی طرح علم قراءات کے رواۃ اور اسانید ہیں، لیکن متعدد اسباب کی بناء پر اس کے رواۃ اور اسانید ...حدیث کی مانند ... لوگوں میں مشہور نہ ہو سکیں۔ ان اسباب میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

❶۔ قراءات کی اسانید کو چند متخصص قراء کرام کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، جبکہ حدیث کی اسانید سے علماء کرام کے ساتھ ساتھ عامۃ الناس بھی کچھ نہ کچھ آگاہی رکھتے ہیں، کیونکہ خطبات جمعہ، وعظ و نصیحت اور دعوت و تبلیغ کے دوران علماء کرام ان اسانید کو بیان کرتے رہتے ہیں۔

❷۔امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں، اور امام ابن جزری رحمہ اللہ نے "طیبۃ النشر" اور "الدرۃ" میں قراءات متواترہ کو آسانی کی غرض سے بلا اسانید و طرق منظوم کر دیا ہے۔اب قراءات کی اسانید اور طرق دیکھے بغیر "الشاطبیۃ" اور "الدرۃ" سے قراءات کا حصول ممکن ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حفاظ کرام کی ایک بڑی تعداد حصول علم قراءات کے لئے شاطبیہ اور دُرہ پر اعتماد کرتی ہے، اور نشر میں اسانید و طرق کی موجودگی کے باوجود ان کو نہیں پڑھتی، حالانکہ وہاں سب اسانید موجود ہیں۔

❸ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مشائخ سے تلقی کی شرط لگانا بھی ان اسباب میں سے ایک اہم ترین سبب ہے۔ جس سے طلباء اپنے استاد پر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور اسانید کی تلاش سے مستغنی ہو جاتے ہیں۔ یہ شرط فقط قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کے عمل میں ہی لگائی جاتی ہے۔ دیگر علوم کے حصول میں یہ شرط نہیں ہے۔ مثلاً تعلیم الحدیث کے لئے تلقی شرط نہیں ہے۔ اب صورت حال یہ بن چکی ہے کہ مقری (استاد) طالب علم کو اسانید بتلائے بغیر قراءات متواترہ پڑھاتا ہے، اور اسے معرفت اسناد سے مستغنی کر دیتا ہے۔

❹۔اسانید کی تحقیق امام ابن جزری رحمہ اللہ کے زمانے کے بعد سے موقوف ہو گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جبکہ حدیث شریف کی اسانید کی تحقیق کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ حتیٰ کہ بعض احادیث ایسی ہیں جن کی صحت یا ضعف کا حکم لگانا ابھی تک باقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر خطباء اور مبلغین حدیث بالمعنی بیان کر کے لوگوں کے سامنے اس کی صحت یا ضعف کو واضح کر دیتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی قاری اپنی قراءت سے فراغت کے بعد یہ نہیں کہتا کہ یہ روایت عن فلان، عن فلان سے مروی ہے، کیونکہ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ "ما بین الدفتین" قرآن مجید ہے۔ جس میں کوئی تحریف و تبدل نہیں ہوا اور اس کا رسم قراءات متواترہ کا احتمال رکھتا ہے۔ خواہ بلاد مشرق میں پڑھی جانے والی "روایت حفص عن عاصم" ہو یا بلاد مغرب میں پڑھی جانے والی "روایت ورش عن نافع" ہو۔

اہل علم کے درمیان ان اسانید کی شہرت نہ ہونے کی بناء پر بعض جاہل لوگ قراءات کی صحت کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہو جاتے ہیں، لیکن اپنی کلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرنے والا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر:۹)

"بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن مجید) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

اور وسائل حفاظت میں سے ایک وسیلہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کرام کے ایک گروہ کو اس عظیم الشان کام کے لئے خاص کر لیا ہے۔ قراءات صحیحہ اور غیر صحیحہ کی معرفت کے لئے بوقت ضرورت ان کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ اور علماء تحریرات من جملہ قراء کرام اور محققین میں سے ہیں۔ جنہوں نے اسانید اور طرق کی تحقیق کی، ان کو مرتب کیا اور جائز و ناجائز وجوہ کی وضاحت فرمائی۔ ان کے علم سے استفادہ، اور ان کی محنت کی قدر وہی کرتا ہے، جس نے اوّل سے آخر تک مکمل قرآن مجید شاطبیہ، درّہ یا طیبۃ النشر پر اعتماد کرتے ہوئے کسی ممتاز قاری قرآن سے پڑھا ہو، اور اس سے سند اجازہ حاصل کی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریرات کی تعریف

لغوی تعریف :

لفظ " تحریرات " تحریر کی جمع ہے، اور لغت میں تحریر کے متعدد معانی ہیں، جن میں چند معانی درج ذیل ہیں۔

① تحقیق کرنا

② پختہ کرنا

③ اصلاح کرنا

چنانچہ کہا جاتا ہے۔ " تحریر الکتابۃ " یعنی کتابت کی اصلاح کرنا۔

اس طرح کہا جاتا ہے۔ " حرر الوزن ": اس نے وزن کی تحقیق کی۔

اس طرح کہا جاتا ہے۔ " حرر الرمی ": اس نے نشانہ پختہ کر لیا۔

اصطلاحی تعریف:

اصطلاحی طور پر تحریرات کا معنی ہے " کسی شئ کو پختہ کرنا اور اس میں کمی وزیادتی کے بغیر گہری نظر رکھنا۔ " یعنی قراءات قرآنیہ کو غلطی اور خلل (جیسے ترکیب وغیرہ) سے محفوظ رکھنا۔ مثلاً شروع آیت میں ایک قاری کے لئے پڑھنا، لیکن آخر آیت میں آکر اس کی وجہ پڑھنے سے عاجز آجانا وغیرہ۔ اس کو تلفیق کہتے ہیں۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" بعض قراءات کو بعض قراءات کے ساتھ خلط ملط کر دینا یقیناً غلطی ہے۔ "

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" قاری پر واجب ہے کہ وہ طرق میں ترکیب (اختلاط) سے اجتناب کرے، اور ان کو جدا جدا پڑھے، ورنہ وہ ناجائز میں واقع ہو گا، اور غیر منزل من اللہ قراءات کی تلاوت کرے گا۔ "

علامہ أزمیری فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"قرآن مجید میں روایاتِ ترکیب (اختلاط طرق) حرام یا مکروہ تحریمی ہے۔ جیسا کہ اہل درایت نے تحقیق کی ہے۔ قراءات کی تحقیق و درستگی اور ہر روایت کو اس کے صحیح طُرق سے پڑھنے اور ہر روایت کو جدا جدا پڑھنے کا نام تحریرات ہے۔"

تحریرات کے فوائد:

(۱) تحریرات کا ایک فائدہ یہ ہے کہ آدمی قراءات میں ترکیب و تلفیق سے بچ جاتا ہے، جسے علماء کرام نے متخصص قراء کرام پر حرام قرار دیا ہے۔

(۲) تحریرات در حقیقت امہات الکتب "شاطبیہ، دُرّہ اور طیبہ" کی تشریح و وضاحت ہیں۔

(۳) ان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان سے کلام اللہ کی حفاظت ہوتی ہے تاکہ کوئی حرام یا معیوب امر کلام اللہ میں داخل نہ ہو جائے۔

نوٹ: مذکورہ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ قراءات میں ترکیب ممنوع اور حرام ہے۔ جس طرح حدیث کو غیر ناقل (راوی) کی طرف منسوب کرنا ممنوع ہے، اسی طرح قراءت کو کسی غیر طریق سے پڑھنا بھی ممنوع ہے۔ بلکہ اس کی ممانعت حدیث کی نسبت زیادہ شدید ہے، کیونکہ قراءات کا تعلق کلام اللہ سے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے قراءات میں اس کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔ سب سے پہلے امام ابن جزری رحمہ اللہ نے تحریرات کا اہتمام کیا اور قراءات کے طرق کو درست کرتے ہوئے جدا جدا کر کے جمع کر دیا۔ وہ اپنی کتاب "النشر" میں طرق کو جمع کرنے کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"اس وقت دنیا میں صحیح ترین اور اعلیٰ ترین طرق یہی ہیں۔ ان طرق میں، میں نے انہی رواۃ کو ذکر کیا ہے جن کی عدالت ہمارے ہاں یا ہمارے سلف کے ہاں ثابت شدہ ہے، اور راوی کی ملاقات یا معاصرت اپنے شیخ سے متحقق ہے، اور ایسا اہتمام پہلے کہیں نہیں ملتا۔"

پھر تحریرات کا فائدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تحریرات کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان کے ذریعے ترکیب (یعنی قراءات میں اختلاط) سے حفاظت ہے۔"

تحریرات کی مشکلات:

تحریرات خصوصاً طیبہ کی تحریرات انتہائی مشکل ہیں۔ کیونکہ قراءات قرآنیہ روایات حدیث کی مانند ہیں ... جیسا کہ پہلے بھی گذر چکا ہے ... جن میں سے ہر روایت، بحث و تحقیق کی متقاضی ہے۔ جس کو سوائے محقق اور متخصص کے کوئی نہیں جانتا، اور اس فن سے متعلقہ افراد بھی انتہائی کم تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ کسی حدیث یا قراءت پر صحت و ضعف کا حکم لگانا تحقیق کے بغیر ناممکن ہے، اور اگر کوئی شخص تحقیق کئے بغیر کسی حدیث پر کوئی حکم لگاتا ہے تو اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ وعید فرمائی۔

«من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النا» (مسلم: ۲)

"جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔"

قرآن مجید کی تعظیم و تکریم کا معاملہ تو حدیث سے بھی افضل و اعلیٰ ہے، کیونکہ اس کا تعلق کلام اللہ سے ہے، اور وہ پہلا شرعی مصدر ہے۔

تحریرات کا آغاز وارتقاء:

تحریرات کا آغاز پانچویں صدی ہجری میں امام ابو عمرو دانی رحمہ اللہ، امام ابن شریح رحمہ اللہ، امام مکی بن طالب القیسی رحمہ اللہ، امام اھوازی رحمہ اللہ اور امام ابو القاسم الھذلی رحمہ اللہ کے زمانے میں اس وقت ہوا، جب قراءات قرآنیہ کو جمع کر کے پڑھنے کا رواج پڑا۔ اس سے پہلے سلف صالحین ہر قاری بلکہ ہر راوی کے لئے جدا جدا قرآن مجید مکمل کیا کرتے تھے، جس پر ایک طویل عرصہ لگ جاتا تھا۔ بعض مشائخ نے سلف کی مخالفت سے بچنے کے لئے "جمع قراءات" کے سلسلہ میں توقف اختیار کیا ہے جس طرح بعض تابعین و تبع تابعین نے سلف کی مخالفت سے بچنے کے لئے قرآن مجید کے نقطوں اور تشکیل وغیرہ سے توقف کیا تھا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جمع قراءات پر چند شروط کے ساتھ عمل شروع ہو گیا، جیسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ صاحب "الشھب الثواقب" فرماتے ہیں کہ متاخر زمانہ کے طلباء نے ہر راوی کے لئے علیحدہ علیحدہ قرآن مجید مکمل کرنے کو مشکل سمجھا، کیونکہ اس پر ایک لمبا عرصہ لگ جاتا تھا، اور قریب تھا کہ لوگ علم قراءات سیکھنا بالکل ہی ترک کر دیتے۔ چنانچہ اس مشقت کو دور کرنے کے لئے "جمع قراءات" کا طریقہ شروع کیا گیا۔ جس کو طلباء نے آسان سمجھا اور جوق در جوق علم قراءات سیکھنا شروع کر دیا۔ جب "جمع قراءات" کا طریقہ عام ہو گیا تو کثرت وجوہ اور تعدد طرق کا مسئلہ پیدا ہو گیا، جن کو منظم کرنے کی ضرورت تھی، تاکہ وجوہ اور طرق آپس میں باہم خلط ملط نہ ہوں، کیونکہ جمع قراءات میں عدم ترکیب بنیادی شرط ہے۔

چنانچہ محقق علماء کرام نے طرق کو نکھارنے اور وجوہ کی وضاحت کے لئے "علم التحریرات" کو مدون کیا اور اس پر متعدد منظوم و منثور کتب لکھیں، انہوں نے ان آیات قرآنیہ کو شمار کیا جن میں تحریرات کی ضرورت تھی، اور ان میں جائز و ناجائز وجوہ کی وضاحت فرمادی۔ علم تحریرات پر کتابیں لکھنے والوں میں "علامہ ازمیری رحمۃ اللہ علیہ، امام منصوری رحمۃ اللہ علیہ، سید ہاشم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ متولی رحمۃ اللہ علیہ سر فہرست ہیں۔

تحریرات پر اعتراضات کے جوابات:

پہلا اعتراض: جس طرح قراءات قرآنیہ اختیارات قراء کا مجموعہ ہیں، جنہیں ہر قاری نے اپنے شیخ کی قراءت سے اختیار کیا ہے، اور انہوں نے اپنے ان اختیارات کے انتخاب میں کسی معین شیخ کی قراءت کا التزام نہیں کیا، اسی طرح تحریرات بھی ماہرین فن کے اختیارات کا مجموعہ ہیں، لہٰذا کسی کو ان کا التزام کرنے پر مکلف بنانا کیسے درست ہو سکتا ہے، جن کا ماہرین فن نے خود التزام نہیں کیا ہے۔

جواب: جیسا کہ پہلے بھی گزر چکا ہے کہ علماء تحریرات کا مقصد طرق کی تمیز اور روایات کی ترتیب ہے، تاکہ ترکیب (اختلاط) سے بچا جاسکے (جو کہ حرام ہے)۔ اس اعتبار سے تحریرات کو اختیارات کا نام نہیں دیا جاسکتا، بلکہ یہ قراءات کی علمی تحقیق اور تنظیم ہیں۔ تاکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمع قراءات کے وقت طالب علم طرق اور وجوہ کے باہمی اختلاط سے محفوظ رہے۔ یا آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ علماء تحریرات کا کام علماء مصطلح الحدیث کے کام کی مانند ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ تحریرات ماہرین فن کے اختیارات نہیں ہیں، اور تحریرات کو قراءات پر قیاس کرنا" قیاس فاسد" ہے، کیونکہ مقیس اور مقیس علیہ کے درمیان مشترک علت سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔

دوسرا اعتراض : علماء تحریرات بعض مقامات پر متفق ہیں اور بعض مقامات پر مختلف ہیں۔ اگر ایک قاری کسی وجہ کو جائز قرار دیتا ہے تو دوسرا اس کو حرام قرار دے دیتا ہے، اگر ایک عالم کسی وجہ کو ثابت کرتا ہے تو دوسرا اس کی نفی کر دیتا ہے۔

جواب: علمی بحث میں علماء کرام کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ کسی کی تقلید نہیں کرتے، بلکہ اجتہاد سے کام لیتے ہیں۔ اس کو اختلافات کا نام نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ یہ درستگی کو پانے کے لئے بعض اہل علم کے دیگر پر استدراکات ہیں، اور اہل علم کے ہاں اس میں کوئی عیب والی بات بھی نہیں ہے۔ ایسا حدیث کی تحقیق میں بھی ہوا ہے، جیسا کہ امام حاکم رحمہ اللہ کے بخاری، مسلم پر استدراکات ہیں اور امام ذہبی رحمہ اللہ کے حاکم رحمہ اللہ پر استدراکات ہیں۔

علامہ علی الضباع رحمہ اللہ کا فتویٰ ان اختلافات کی نوعیت کو واضح کر دینے کے لئے کافی ہے۔ جو درج ذیل ہے:

شیخ ابراہیم شحاتہ السمنودی رحمہ اللہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ علی الضباع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طیبہ کی تحریرات لکھنے والے علماء کے دو گروہ ہیں۔

(1) **متبعین منصوری:** اور وہ المنبتیتی، المیہی، الأجہوری، العقبادی، الطباخ الأبیاری، السنطاوی اور علامہ متولی (قول قدیم میں) ہیں۔ یہ سب لوگ ایک آدمی کی مانند ہیں اور ان کے درمیان معمولی سا اختلاف ہے کیونکہ انہوں نے عموماً "نشر" کے اصولوں پر اعتماد کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② **تبیین یوسف زادہ:** ان میں سے الازمیری، السمرقندی، البالوی، ابن کریم، السید ہاشم اور علامہ متولی (قول جدید میں) ہیں۔ اور یہ علماء گہری نظر رکھنے والے اور درست طریقہ پر چلنے والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نشر کے اصولوں کے ایک ایک جزء کا لحاظ رکھا ہے اور قاعدے میں تحقیق سے کام لیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ علماء تحریرات کے درمیان معمولی سا اختلاف ہے جو ان کی اپنی خواہشات کا نتیجہ نہیں بلکہ فقہ واجتہاد ہے۔ کیونکہ ان علماء تحریرات نے اپنا اپنا اجتہاد کیا ہے اور مختلف وجوہ کو بیان کیا ہے۔ جن میں تناقض واضطراب نہیں بلکہ تفاوت روایت اور حفظ ہے اور یہ اصول معروف ہے۔ "من حفظ حجة على من لم يحفظ" حافظ غیر حافظ پر حجت ہے اور تمام علماء تحریرات عدول اور اپنے فن کے ماہر ہیں اور ان کی عدالت کے بارے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

تیسرا اعتراض: پہلے زمانہ میں تحریرات نہیں تھیں اور نہ ہی قدیم علماء میں سے کسی نے ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ سب سے پہلے شیخ شحاذہ یمنی نے گیارہویں صدی ہجری میں ان کو وضع کیا ہے۔

جواب: قدیم علماء ومشائخ بھی تحریرات پر عمل کرتے تھے اور ان پر متنبہ بھی کیا کرتے ہیں۔ مثلاً امام شاطبی رحمہ اللہ (ت ۵۹۰) امام ابن الجزری رحمہ اللہ (ت ۸۳۳) اور ان سے پہلے پانچویں صدی ہجری میں بھی تحریرات پر عمل ہوتا تھا۔ یہ کوئی نئی ایجاد نہیں ہے۔

قراءات متواترہ پر مشتمل تین معتبر کتابیں "الشاطبیۃ، الدرۃ اور النشر" تحریرات کی ضرورت واہمیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

امام ابن الجزری رحمہ اللہ اس فن کے قدیم علماء میں سے ہیں وہ اپنی کتاب "طیبۃ النشر" کے "باب الإدغام الكبير" کے تحت لکھتے ہیں:

لكن بوجه الهمز والمد امنعا ....

"لیکن ہمزہ اور مد کی صورت میں (ادغام) کو منع کردے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی امام ابوعمرو بصری کے لئے ہمزہ کی تحقیق اور مد منفصل میں مد (توسط) کے ساتھ ادغام کبیر منع ہے، جیسے: ﴿وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (یونس:۳۹) اور ﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ﴾ (الانعام:۵۰)

اسی طرح مدبدل اور ذوات الیاء کے جمع ہو جانے اور "سوءات، ءالآن" کی ضربی وجوہ پر امام جزری رحمہ اللہ نے مستقل نظمیں لکھی ہیں۔ جو امام جزری رحمہ اللہ کی طرف سے تحریرات پر عمل کرنے کو واضح کرتی ہیں۔

امام شاطبی رحمہ اللہ "حرزالامانی" میں "باب الإدغام الكبير" کے تحت فرماتے ہیں:

وقطبه أبوعمرو البصري فيه تحفلا ....

"اس ادغام کا مرکز امام ابوعمرو بصری ہیں جو اس میں محفل جمائے ہوئے ہیں۔"

امام شاطبی کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادغام ابوعمرو بصری کے دونوں راویوں (دوری اور سوسی) سے ثابت ہے۔ چنانچہ امام شاطبی رحمہ اللہ کے شاگرد امام سخاوی رحمہ اللہ نے شاطبیہ پر اپنی شرح میں اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ یہ ادغام صرف سوسی کے لئے ہے۔ اس مسئلہ میں تحقیق سے ثابت ہو جانے کے بعد علماء تحریرات نے اس کو مدوّن کر دیا ہے۔ جیسا کہ صاحب اتحاف البریہ فرماتے ہیں:

والإدغام بالسوسي خص ....

"ادغام سوسی کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔"

اور اس امر میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ادغام صرف سوسی کے لئے ہے لیکن اس کا علم ہمیں تحریرات کے ذریعے ہوا ہے امام شاطبی رحمہ اللہ کی نظم سے نہیں۔

اسی طرح امام شاطبی رحمہ اللہ "باب الإمالة" میں فرماتے ہیں:

وخلفهم في الناس في الجر حصلا ....

امام شاطبی رحمہ اللہ کے اس شعر سے محسوس ہوتا ہے کہ امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ کے دونوں راوی (دوری اور سوسی) کلمہ "الناس" میں امالہ کرتے ہیں۔ لیکن علماء تحریرات نے تحقیق کے بعد بتایا کہ کلمہ "الناس" میں امالہ فقط دوری کرتا ہے، سوسی نہیں۔ اور اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس کلمہ میں امالہ فقط دوری ہی کرتا ہے۔ جیسا کہ صاحب اتحاف البریہ فرماتے ہیں:

وفي الناس عن دور فأضجع وصالح له افتح............

مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ تحریرات کا معنی عدم ترکیب ہے جس پر قدیم مشائخ وقراء پانچویں صدی ہجری سے ہی عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔ اگرچہ مستقل کتب میں تدوین نہیں ہوئی تھی۔

تحریرات کی چند مثالیں

تحریرات کے متعدد فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان قراءات قرآنیہ میں ترکیب وتلفیق سے بچ جاتا ہے، اور ممنوع وجوہ سے متنبہ ہو جاتا ہے۔

ذیل میں علماء تحریرات کی محنت ومشقت اور تحقیق پر مبنی چار مثالیں بیان کی جاتی ہیں:

[1]۔ پہلی مثال میں ممنوع وجوہ کی وضاحت ہے، جن کو پڑھنے سے قراءت میں ترکیب لازم آتی ہے۔

[2]۔ دوسری مثال میں ناظم کا اپنے طریق سے نکل جانے کی وضاحت ہے۔

[3]۔ تیسری مثال میں ناظم کا دو طریقوں میں سے ایک پر اکتفاء کر لینے پر تنبیہ ہے، حالانکہ دوسرے طریق کو چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

[4]۔ چوتھی مثال میں ناظم نے نظم میں ایک مسئلے کو سرے سے ذکر ہی نہیں کیا جبکہ شرح میں لکھ دیا ہے۔

پہلی مثال:

جب مدبدل اور ذوات الیاء ایک آیت یا ایک قراءت میں جمع ہو جائیں، جیسے: ﴿ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ ﴾ (البقرۃ:۱۷۷) تو شاطبیہ کی نظم کے مطابق ورش کے لئے ازرق سے مدبدل میں تین وجوہ (قصر، توسط، طول) اور ذوات الیاء میں دو وجوہ (فتح اور تقلیل) ہیں۔ جن کی ضربی وجوہ چھ بنتی ہیں۔ لیکن بطریق شاطبیہ صرف چار وجوہ جائز ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① مد بدل میں قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں فتح

② مد بدل میں توسط کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل

③،④ مد بدل میں طول کے ساتھ ذوات الیاء میں دونوں (فتح و تقلیل)

محقق علماء تحریرات نے انہی چار وجوہ پر عمل کیا ہے اور چھ ضربی وجوہ پر عمل کرنے کو جہالت اور سستی قرار دیا ہے۔

علامہ صفاقسی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"ہمارے مشائخ ہمیں سستی سے سخت منع کرتے اور راحت و سکون کی طلب سے سخت ڈانتے تھے۔"

دوسری مثال:

ارشاد ربانی ہے ﴿فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ﴾ (یونس :۷۱)

علامہ جزری "الدرۃ" میں فرماتے ہیں:

ووصل فاجمعوا افتح طوی ....

"رویس کے لئے لفظ "فاجمعوا" میں ہمزہ کو وصلی پڑھ اور میم پر فتح دے دے۔" (یعنی لفظ فأجمعوا کو رویس کے لئے ہمزہ وصل اور میم مفتوح کے ساتھ پڑھا جائے۔)

طرق کی تحقیق کئے بغیر تمام قدیم شارحین درہ نے اس شعر کا یہی ظاہری مفہوم ہی بتایا ہے۔ یہ تو علامہ متولی نے "وجوہ المسفرۃ" اور علامہ علی الضباع رحمۃ اللہ نے اپنی درہ کی شرح میں واضح کیا ہے کہ ہمزہ وصلی اور میم مفتوح والی یہ قراءت درہ اور تحبیر کے طریق سے ثابت ہی نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ متولی رحمۃ اللہ کی تحقیق سامنے آجانے کے بعد ان کے زمانہ سے لے کر آج تک تمام قراء کرام نے ان کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور اس غلط طریق کو (جو امام جزری رحمۃ اللہ نے الدرہ میں ذکر کیا ہے) پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور علامہ جزری رحمۃ اللہ کی اس نص (ووصل فاجمعوا افتح طوی) کو مہمل قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مسئلہ سے درج ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں:

- صحیح طریق سے اثبات قراءت کے لئے تحریر و تحقیق کی اہمیت
- عدم ثبوت کی بناء پر اپنے شیخ کی قراءت کو نہ لینا
- درّہ وغیرہ کی ظاہری عبارت پر اعتماد نہ کرنا، جب تحقیق سے ثابت ہو جائے کہ اس عبارت میں کلام ہے۔
- علماء کرام کا یہ قول (کہ قراءت سنت متبعہ ہے جس کو بعد والا پہلے والے سے اخذ کرتا ہے،) مطلق نہیں، بلکہ مشروط ہے کہ وہ قراءت صحیح ثابت ہو اور تحقیق کے بعد تین معتبر کتابوں (شاطبیہ، درہ اور طیبہ) کے مخالف نہ ہو۔ اگر علمی تحقیق کے بعد اس کی عدم صحت ثابت ہو جائے تو اس سے رجوع کرنا ضروری ہے۔

تیسری مثال:

علامہ جزری رحمہ اللہ الدرۃ میں "باب النقل" کے تحت فرماتے ہیں:

....والسکت أهملا

''اور تو خلف العاشر کے لئے سکتہ کو مہمل کردے۔''

امام جزری رحمہ اللہ کے اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ خلف العاشر نے اپنی اصل (حمزہ) کی مخالفت کرتے ہوئے تحبیر و درہ کے طریق سے ہمزہ سے پہلے ساکن میں عدم سکتہ کیا ہے۔ تمام قدیم شارحین درہ نے بھی بلا تحقیق یہی ظاہری مفہوم ہی بیان کیا ہے۔ حتیٰ کہ علامہ متولی رحمہ اللہ کا زمانہ آگیا اور علامہ متولی رحمہ اللہ نے اس کی تحقیق کر کے فرمایا کہ ابن الجزری رحمہ اللہ کا یہ قول محل نظر ہے اور خلف کے لئے فقط عدم سکتہ کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ کیونکہ خلف العاشر کے راوی ادریس کے دو طریقوں (مطوعی اور قطیعی) میں سے ایک طریق (مطوعی) کتاب المبہج سے لیا گیا ہے اور امام جزری رحمہ اللہ نے نشر میں خود صراحت کی ہے کہ مطوعی کے لئے کتاب المبہج میں صرف سکتہ ہی منقول ہے اور درۃ میں بھی بالکل یہی طریق لیا گیا ہے، لہٰذا طریق کے خلاف عدم سکتہ کی کوئی وجہ نہیں بنتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ متولی رحمہ اللہ کی تحقیق سے اتفاق کرتے ہوئے علامہ علی الضباع رحمہ اللہ اپنی درہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

" علامہ جزری رحمہ اللہ نے درہ میں عدم سکتہ کا قول، ادریس کے ایک طریق (قطعی) پر اکتفاء کرتے ہوئے کہا ہے۔ کیونکہ بطریق قطعی ادریس کے لئے فقط عدم سکتہ ہی ہے اور مطوعی کے طریق سے ادریس کے لئے سکتہ لے لینے میں ہمارے نزدیک کوئی ممانعت نہیں ہے۔ کیونکہ مطوعی بھی ادریس کا ہی طریق ہے۔ جیسا کہ تحبیر میں ادریس کے لئے دو طریقوں (مطوعی اور قطعی) کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اگرچہ تحبیر میں بطریق مطوعی ادریس کے لئے سکتہ کا ذکر نہیں ہے، لیکن نشر میں امام جزری رحمہ اللہ نے خود اس کی صراحت کی ہے۔ امام جزری رحمہ اللہ کا نشر کے اندر ادریس کے لئے بطریق مطوعی سکتہ ذکر کر دینا ایسے ہی ہے جیسے تحبیر میں ذکر کر دیا ہو کیونکہ دونوں کا طریق ایک ہی ہے۔ اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ امام جزری رحمہ اللہ کا درہ کے "باب النقل" کے تحت یہ قول والسکت أهملا نشر اور تحبیر کے خلاف ہے۔"

ادریس کے سکتہ کے بارے میں شیخ علی سبیع فرماتے ہیں:

كذا قال لكن عند إدريس قد سكت / على غير مد بالخلاف تأمّلا

وإن رمت تحقيق المقام فراجعا / أصول الطريق الأصل لهدى وتقبلا

" اسی طرح کہا ہے، لیکن ادریس کے لئے تحقیق بالخلف سکتہ کیا گیا ہے، سوائے حروف مدہ (ساکن) کے، اس کو تو سمجھ لے۔ اور اگر تو کسی مقام، کسی تحقیق کرنے کا ارادہ کرے تو طریق الاصل کے اصولوں کی طرف رجوع کر تجھے راہنمائی ملے گی۔"

چوتھی مثال:

علامہ جزری رحمہ اللہ الدرة میں فرماتے ہیں:

وعنه نحو عليهن...... ....

"یعقوب کے لئے "من کیدکن" میں "علیھن" کی مانند وقفا ہائے سکتہ ملحق

www.KitaboSunnat.com

کر دی جاتی ہے۔"

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نشر میں فرماتے ہیں:

وقد أطلقه بعضهم ....

"یعنی ہائے سکتہ کے الحاق کو بعض نے مطلقاً کہا ہے۔"

جبکہ تحبیر میں فرماتے ہیں کہ عام اہل ادا کے قول پر "علیهن، منهن، من کیدکن" میں ہائے سکتہ کو ملحق کیا گیا ہے۔ (یعنی بعض کے قول پر عدم الحاق بھی ہے۔)

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے نشر اور تحبیر کے دونوں اقوال کو جمع کرنے سے واضح ہوا کہ سورۃ یوسف کے اس کلمہ "من کیدکن" میں خلف ہے۔ عام اہل ادا کے نزدیک الحاق ہے۔ اور درہ میں اسی کو مقدم کیا گیا ہے جبکہ دیگر سے عدم الحاق بھی ثابت ہے۔ لہٰذا اس میں دو روایتیں ثابت ہوئیں: الحاق، وعدم الحاق

علامہ عثمان راضی السنطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وفی کیدکن الخلف بالنص أرسلا ....

"اور کیدکن میں خلف ہے جو ہم تک پہنچایا گیا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریرات پر لکھی گئی چند اہم کتب

- اتحاف البریۃ از الشیخ حسن خلف الحسینی
- بلوغ الامنیۃ شرح اتحاف البریۃ از الشیخ علی محمد الضباع رحمۃ اللہ علیہ
- تاملات حول تحریرات العلماء للقراءات المتواترۃ از عبد الرزاق بن علی بن ابراہیم
- کتاب حل المشکلات وتوضیح التحریرات فی القراءات از محمد عبد الرحمن الخلیجی
- کنز المعانی فی تحریر حرز الامانی از علامہ سلیمان الجمزوری الافندی
- الفتح الرحمانی شرح کنز المعانی از علامہ سلیمان الجمزوری الافندی
- ہبۃ المنان فی تحریر أوجہ القرآن از علامہ محمد بن محمد الطباخ
- الروض النضیر فی أوجہ الکتاب المنیر شرح فتح الکریم از علامہ المتولی
- تحریر طیبۃ النشر فی القراءات العشر از علامہ السید ہاشم
- تحریر النشر از الشیخ مصطفی بن عبد الرحمن الأزمیری
- شرح تنقیح فتح الکریم فی تحریر أوجہ القرآن الکریم
- عزو الطرق از علامہ محمد بن احمد المتولی
- المسائل التبریزیہ از حافظ محمد بن الجزری فی الرد علی أربعین مسألۃ فی الفاظ القراءات
- رسوخ المصطفویہ شرح اتحاف البریہ از قاری محمد مصطفی راسخ (اردو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح
اتحاف البرية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح المتن

لَكَ الْحَمْدُ يَاالله وَالشُّكْرُ سَرْمَدَا	هَدَيْتَ إِلَى الْإِيْمَانِ مِنْكَ تَفَضُّلَا
وَأَنْزَلْتَ قُرْآنًا وَأَرْسَلْتَ أَحْمَدَا	عَلَيْهِ صَلَاةُ الله مَا ذِكْرُهُ عَلَا

" اے اللہ! تمام تعریفیں اور تمام شکرانے ہمیشہ تیرے ہی لئے ہیں، تو نے نورایمان کی طرف (ہماری) راہنمائی کی یہ تیرا بہت بڑا فضل ہے۔ اور تو نے قرآن مجید نازل فرمایا، اور جناب احمد ﷺ کو مبعوث فرمایا، ان پر اس اللہ کی رحمت ہو جس کا ذکر بلند ہے۔"

شرح: ناظم فضیلۃ الشیخ المقری حسن خلف الحسینی نے کتاب اللہ کی اقتداء اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اپنی اس نظم کو "بسملہ" اور "حمدلہ" سے شروع کیا ہے اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق حمد وثنا بیان کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا ہے۔

وَبَعْدُ فَخُذْ نَظْمًا يُحَرِّرُ حِرْزَهُمْ	عَلَى مَا أَتَى مِنْ فَيْضِ شَيْخِي مُسَلْسَلَا
هُوَ الْحَبْرُ ذُو التَّحْقِيْقِ قُدْوَةُ عَصْرِهِ	مُحَمَّدُ الْمُتَوَلِّ عُمْدَةُ مَنْ تَلَا

" بسملہ اور حمدلہ کے بعد میری اس نظم کو تو تھام لے جو حرز الامانی کے مسائل کی تحریرات کے بارے میں ہے، اس درست طریق پر جو میرے شیخ کے فیض سے تسلسل کے ساتھ جاری ہوا ہے۔ وہ علامہ، محقق، اپنے زمانے کے پیشوا، اور قاریوں کے سردار، محمد بن احمد المتولی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔"

شرح: ناظم نے ان اشعار میں اپنی نظم کا موضوع بیان کیا ہے کہ میری نظم امام ابو القاسم بن فیرّہ بن خلف بن احمد الشاطبی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۹۰ھ) کی کتاب 'حرزالأماني ووجه التهاني، المعروف بالشاطبية ' کے مسائل کی تحریرات سے متعلقہ ہے، اور میں اس نظم میں اکثر مسائل اپنے شیخ محمد بن احمد المتولی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۳ھ) کے طریق سے لایا ہوں تاکہ خلل اور خطا باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے۔ آمین

وَفِيْهِ كَثِيْرًا قَدْ أَتَيْتُ بِلَفْظِهِ	عَسَى اللهُ بِالْإِحْسَانِ أَنْ يَتَقَبَّلَا

اور اس نظم (اتحاف البرية) میں، میں کثرت سے انہی کے الفاظ لایا ہوں، شاید کہ اللہ تعالیٰ (احسان کرتے ہوئے) ان کی نیکی کی وجہ سے اس نظم کو قبول کرلے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الاستعاذة

إِذَا مَا أَرَدْتَ الدَّهْرَ تَقْرَأُ فَاسْتَعِذْ	وَبِالْجَهْرِ عِنْدَ الْكُلِّ فِي الْكُلِّ مُسْجَلَا
بِشَرْطِ اسْتِمَاعٍ وَابْتِدَاءِ دِرَاسَةٍ	وَلَا مُخْفِيًا أَوْ فِي الصَّلَاةِ فَفَصِّلَا

”جب بھی تو قرآن مجید پڑھنے کا ارادہ کرے تو مطلقا تمام وجوہ میں تمام قراء کے لئے باآواز بلند شیطان مردود سے اللہ تعالی کی پناہ مانگ بشرطیکہ کوئی سننے والا ہو، اور دراسہ (قراءت و تعلیم یا تعلیم و تعلم) کی ابتدا ہو، اور اس کو باآواز بلند نہ کہہ جب تو آہستہ قراءت کرنے والا ہو، یا نماز میں ہو۔ پس اس کی تفصیل کو تو جان لے۔“

شرح: چونکہ تلاوت کے شروع میں أعوذ بالله من الشيطن الرجيم پڑھا جاتا ہے، چنانچہ ناظم اس بات کو سب سے پہلے لائے ہیں اور ان اشعار میں ”استعاذہ“ کے محل اور کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔

قوله: إذا ما أردت الدهر...الخ

ناظم نے اپنے اس قول میں سورۃ النحل کی آیت مبارکہ ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ (النحل:۹۸) کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب بھی قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا ارادہ کرو تو ضرور استعاذہ کرو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے:

إذا أكلت فسم الله، أي إذا أردت الأكل فسم الله

یعنی جب کھانا کھانے کا ارادہ کرو تو بسم اللہ پڑھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ استعاذہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے کرنا چاہئے۔

قوله: وبالجهر عند الكل في الكل مسجلا

ناظم یہاں مذہب مختار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمام وجوہ میں تمام قراء کے لئے مطلقاً باآواز بلند استعاذہ کیا جائے گا۔ لیکن چند شرائط کے ساتھ، جو اگلے شعر میں آ رہی ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قولہ: بشرط استماع...الخ
اس شعر میں ناظم نے بآواز بلند استعاذہ کرنے کی دو شرائط ذکر کی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

① قاری کی قراءت کو کوئی سننے والا موجود ہو۔
② دراسہ (یعنی قراءت و تعلیم یا تعلیم و تعلم) کی ابتداء ہو۔
③ ان دونوں صورتوں میں بآواز بلند استعاذہ کرنا اولیٰ ہے، تاکہ سننے والا شروع سے ہی متوجہ ہو جائے، اور قراءت کا کوئی حصہ اس سے فوت نہ ہونے پائے۔
④ اور اگر آپ تلاوت آہستہ کر رہے ہوں۔
⑤ یا نماز میں تلاوت کر رہے ہوں۔

تو ان دونوں صورتوں میں سرّاً استعاذہ کرنا بہتر ہے، کیونکہ آہستہ تلاوت کی صورت میں أعوذ باللہ کو بآواز بلند پڑھیں گے، تو قراءت کے تمام حصے یکساں نہیں ہوں گے، اور اگر نماز میں بآواز بلند پڑھیں گے، تو شبہ ہوگا کہ أعوذ باللہ شاید قرآن کا جزء اور حصہ ہے، کیونکہ نماز میں عموماً قرآن ہی بآواز بلند پڑھا جاتا ہے۔

پس منظر:

امام شاطبی رحمہ اللہ نے 'حرز الأمانی' میں بآواز بلند استعاذہ کرنے کے حکم کو مطلقاً بیان کیا ہے، جس سے محسوس ہوتا ہے کہ شاید ہر حال میں بآواز بلند ہی استعاذہ کیا جائے گا، حالانکہ بعض صورتوں میں آہستہ استعاذہ کرنا زیادہ بہتر ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔
کما قال الشاطبی:

إِذَا مَا أَرَدْتَ الدَّهْرَ تَقْرَأُ فَاسْتَعِذْ   جِهَاراً مِنَ الشَّيْطَانِ بِاللهِ مُسْجَلاَ

"جب بھی تو قراءت کا ارادہ کرے، تو بآواز بلند اللہ کی پناہ طلب کر شیطان سے مطلقاً ہر حال میں۔"

وضاحت: جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مطلقاً بآواز بلند استعاذہ کرنا غیر صحیح ہے، بلکہ اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفصیل ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ دو صورتوں میں بلند آواز سے جبکہ دیگر دو صورتوں میں آہستہ آواز سے استعاذہ کیا جائے گا۔

وَوَقْفٌ عَلَيْهِ ثُمَّ وَصْلٌ بِأَرْبَعِ	لَهُمْ وَ اسْتَعِذْ نَدْبًا أَوِ اوْجِبْ وَوَهِّلَا

اور اس استعاذہ پر وقف ہے، پھر وصل ہے (اور أعوذ، بسم الله میں) تمام قراء کے لئے چار وجوہ ہیں۔ اور استعاذہ کرنا ایک قول پر مستحب اور دوسرے قول پر واجب ہے اور یہ (وجوب والا) قول ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

شرح:

قوله:(ووقف عليه ثم...الخ)

یعنی أعوذ پر وقف کرنا، یا مابعد کے ساتھ وصل کر کے پڑھنا دونوں وجوہ جائز ہیں۔ أعوذ کے مابعد خواہ بسم الله ہو یا قرآن مجید کا کوئی اور حصہ ہو۔ اگر أعوذ کے بعد بسم الله ہو تو ناظم کے نزدیک تمام قراء کے لئے مندرجہ ذیل چار وجوہ جائز ہیں:

[1]۔ فصل کل [2]۔ فصل اوّل وصل ثانی

[3]۔ وصل اوّل فصل ثانی [4]۔ وصل کل

قوله: واستعذ ندبا... الخ

ناظم یہاں استعاذہ کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعض نے استعاذہ کو مستحب قرار دیا ہے، جبکہ بعض نے لفظ (فاستعذ) میں امر کے صیغے کو وجوب پر محمول کیا ہے۔ لیکن ناظم نے وجوب کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے، کیونکہ استعاذہ شرط کے طور پر مذکور ہے، اور جب اس کا مشروط (یعنی قراءت قرآن مجید) ہی واجب نہیں ہے، تو شرط کیونکر واجب ہو سکتی ہے۔ بخلاف نماز کے، کیونکہ نماز واجب ہے، لہٰذا اس کی شرط (وضو کرنا) بھی واجب ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے 'حرز الامانی' میں أعوذ بالله اور بسم الله کو جمع کر کے پڑھنے کی ضربی وجوہ اور استعاذہ کے حکم کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البریۃ نے اپنی نظم میں بطور تکملہ ان مسائل کو بیان کر دیا ہے۔

فوائد:

فائدہ نمبر ۱: اگر "أعوذ باللہ" کے ساتھ "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے تو تمام قراء کے لئے دو ضربی وجوہ جائز ہیں: [۱]۔ فصل [۲]۔ وصل

فائدہ نمبر ۲: استعاذہ پر وقف و وصل دونوں جائز ہیں، مگر جب وصل کیا جائے تو اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ استعاذہ کے بعد آنے والی آیت مبارکہ کے شروع میں لفظ جلالۃ "اللہ" یا اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت نہ آرہی ہو اور اگر لفظ جلالۃ "اللہ" یا اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت آرہی ہو تو وصل کی بجائے وقف کر لیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب البسملة

وَفِيهَا خِلَافٌ جِيدُهُ وَاضِحُ الطُّلَا	وَذُوا الْخُلْفِ لِلْبَصْرِي وَشَامٍ تَنَقَّلَا

اور بسم اللہ میں مرموز جیم (ورش) کے لئے خلف ہے، جس کی گردن واضح الاطراف ہے، اور (بسم اللہ میں) یہی خلف بصری اور شامی کے لئے بھی نقل کیا گیا ہے۔

شرح: بین السور تین ورش کے لئے بسم اللہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا جو اختلاف مشہور و معروف ہے، وہ فقط ورش کی بجائے بصری اور شامی کے لئے بھی منقول ہے۔ لہٰذا ان تینوں (ورش، بصری اور شامی) کے لئے بین السور تین تین تین وجوہ ہوں گی:

① پہلی سورت کا دوسری سورت کے ساتھ وصل بدون بسملہ

② دونوں سورتوں کے درمیان سکتہ بدون بسملہ

③ دونوں سورتوں کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ فصل

پس منظر: شارحین شاطبیہ نے امام شاطبی رحمہ اللہ کے اس شعر:

وَلَا نَصَّ كَلَّا حُبَّ وَجْهٌ ذَكَرْتُهُ   وَفِيهَا خِلَافٌ جِيدُهُ وَاضِحُ الطُّلَا

اور یہ (شامی، بصری اور ورش کے لئے) وصل یا سکتہ کرنے کی ہرگز کوئی نص مروی نہیں ہے، بلکہ مشائخ میں پسندیدہ وجہ ہے جو میں نے ذکر کر دی ہے اور بسم اللہ میں خلف ہے (مرموز جیم ورش کے لئے) جس کی گردن واضح الاطراف ہے۔

میں اختلاف کیا ہے کہ "کلا، حب" میں 'کاف اور حاء' رمز مانی جائے یا نہ مانی جائے۔ اگر یہاں رمز مانتے ہیں تو ثابت ہوتا ہے کہ بصری اور شامی کے لئے بین السور تین فقط دو وجوہ (سکتہ اور وصل) ہیں، جبکہ ورش کے لئے تین وجوہ (سکتہ، وصل اور بسم اللہ) ہیں۔ اور اگر یہاں رمز نہ مانی جائے تو تینوں (ورش، بصری اور شامی) کے لئے تین تین وجوہ (سکتہ، وصل اور بسم اللہ) ہوں گی۔ لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اپنے اس شعر میں شارحین شاطبیہ کے اختلاف کو رفع کرتے ہوئے تینوں قراء (ورش، بصری اور شامی) کے لئے تینوں وجوہ نقل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں:

وَبَسْـمِلْ بِزُهْرٍ إِنْ تُبَسْـمِلْ بِغَيْرِهَـا	وَإِنْ تَسْكُتِ اسْكُتْ بَعْدَ مَا أَنْ تُبَسْمِلَا
وَإِنْ تَصِلَنَّ فَاسْكُتْ بِهَا ثُمَّ صِلْ وَإِنْ	بَـدَأْتَ بِهَـا بَسْـمِلْ بِهَـا وَبِمَا تَـلَا
فَبَسْمِلْ كَذَا اسْكُتْ ثُمَّ إِنْ تَسْكُتَنَّ بِهَا	فَفِي غَيْرِهَا اسْكُتْ صِلْ وَإِنْ تَصِلَا صِلَا

اور تو ان (چار) روشن سورتوں (القیامۃ، المطففین، البلد، الھمزۃ) میں بسم اللہ پڑھ، اگر ان (چاروں) کے علاوہ (دیگر سورتوں) میں "بسم اللہ" پڑھ رہا ہو۔

اور اگر تو نے (دیگر سورتوں میں) سکتہ کیا ہے، تو (ان چار سورتوں میں بھی) بسم اللہ کے بعد "سکتہ کر۔ اور اگر تو نے (دیگر سورتوں میں) وصل کیا ہے تو (ان چار سورتوں میں) سکتہ کر، پھر وصل کر۔

اور اگر تو نے (ان چار روشن سورتوں سے) ابتداء کی ہے تو ان (چار سورتوں) میں بسم اللہ پڑھ، اور ان کے بعد آنے والی سورتوں میں بھی پس تو بسم اللہ پڑھ، اسی طرح سکتہ بھی کر۔

پھر اگر تو نے (ان چار سورتوں میں) سکتہ کیا ہے تو دیگر سورتوں میں سکتہ کر اور وصل کر، اور اگر تو نے (ان چار سورتوں میں) وصل کیا ہے تو بعد میں آنے والی دیگر سورتوں میں فقط وصل کر۔

شرح: ناظم نے ان اشعار میں چار روشن سورتوں کا حکم بیان کیا ہے۔ کیونکہ بین السورتین قراء کرام کے عام مذاہب کے علاوہ، ان چار سورتوں میں بعض ناقلین نے جمہور کے مذہب سے ہٹ کر دیگر سورتوں میں سکتہ کرنے والوں کے لئے ان سورتوں میں بسم اللہ اور دیگر سورتوں میں وصل کرنے والوں کے لئے ان چار سورتوں میں سکتہ نقل کیا ہے۔ لہٰذا ناظم نے جمہور اور بعض دونوں کے مذاہب کو اکٹھا کر کے پڑھی جانے والی تمام ضربی وجوہ کو یہاں جمع کر دیا ہے۔ ان چار سورتوں کو دیگر سورتوں سے ملا کر پڑھنے کی دو حالتیں ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی حالت: سورۃ المزمل کے آخر سے لے کر سورۃ القیامۃ کے شروع تک پڑھا جائے، اس حالت میں درج ذیل ۹ وجوہ بنتی ہیں:

بین المزمل والمدثر	بین المدثر والقیامۃ	ترتیب	مذاہب
① بسم اللہ	بسم اللہ	فصل کل	دونوں مذاہب کے مطابق
② بسم اللہ	بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	دونوں مذاہب کے مطابق
③ بسم اللہ	بسم اللہ	وصل کل	دونوں مذاہب کے مطابق
④ سکتہ	بسم اللہ	فصل کل	بعض کے مذہب پر
⑤ سکتہ	بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	بعض کے مذہب پر
⑥ سکتہ	بسم اللہ	وصل کل	بعض کے مذہب پر
⑦ سکتہ	سکتہ		دونوں مذاہب پر
⑧ وصل	سکتہ		بعض کے مذہب پر
⑨ وصل	وصل		دونوں مذاہب پر

دوسری حالت: سورۃ المدثر کے آخر میں سے سورۃ الدھر کے شروع تک پڑھا جائے۔

اس حالت میں درج ذیل ۹ وجوہ بنتی ہیں۔

بین المدثر والقیامۃ	ترتیب	بین القیامۃ والدھر	مذاہب
① بسم اللہ	فصل کل	بسم اللہ	دونوں مذاہب کے مطابق
② بسم اللہ	فصل کل	سکتہ	بعض کے مذہب پر
③ بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	بسم اللہ	دونوں مذاہب کے مطابق
④ بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	سکتہ	بعض کے مذہب پر
⑤ بسم اللہ	وصل کل	بسم اللہ	دونوں مذاہب کے مطابق
⑥ بسم اللہ	وصل کل	سکتہ	بعض کے مذاہب پر
⑦ سکتہ		سکتہ	دونوں مذہب کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ سکتہ	وصل	بعض کے مذہب پر
⑨ وصل	وصل	دونوں مذاہب پر

فائدہ: اگر سورۃ المزمل کے آخر سے سورۃ الدھر کے شروع تک پڑھا جائے تو مذکورہ دونوں حالتوں کی ضربی وجوہ مزید وضاحت کے ساتھ نکھر کر سامنے آجاتی ہیں:

بین المزمل والمدثر	بین المدثر والقیامۃ	ترتیب	بین القیامۃ والدھر	مذاہب
① بسم اللہ	بسم اللہ	فصل کل	بسم اللہ	دونوں مذاہب کے مطابق
② بسم اللہ	بسم اللہ	فصل اول وصل ثانی	بسم اللہ	ایضاً
③ بسم اللہ	بسم اللہ	وصل کل	بسم اللہ	ایضاً
④ سکتہ	بسم اللہ	فصل کل	سکتہ	بعض کے مذہب پر
⑤ سکتہ	بسم اللہ	فصل اول وصل ثانی	سکتہ	ایضاً
⑥ سکتہ	بسم اللہ	وصل کل	سکتہ	ایضاً
⑦ سکتہ	سکتہ		سکتہ	دونوں مذاہب پر
⑧ وصل	سکتہ		وصل	بعض کے مذہب پر
⑨ وصل	وصل		وصل	دونوں مذاہب پر

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے حرز الامانی میں ان چار سورتوں میں جمہور کے مذہب کے ساتھ ساتھ بعض کا قول بھی بیان کیا ہے۔

کما قال الشاطبي:

وَبَعْضُهُمُ فِي الأَرْبَعِ الزُّهْرِ بَسْمَلَا ....

لَهُمْ دُونَ نَصٍّ وَهْوَ فِيهِنَّ سَاكِتٌ لِحَمْزَةَ ....

اور بعض مشائخ نے چار روشن سورتوں میں (سکتہ کرنے والوں کے لئے) بسم اللہ پڑھی ہے۔ بغیر اس کے کہ ان کے لئے کوئی نص ہو، اور یہی بعض مشائخ ان چار سورتوں میں حمزہ (اور دیگر وصل کرنے والوں) کے لئے سکتہ کرتے ہیں۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان دونوں مذاہب (جمہور اور بعض) کو جمع کر کے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشعار میں بیان کر دیا ہے، کہ اگر ان چار سورتوں کو دیگر سورتوں کے ساتھ ملا کر پڑھیں، تو جمہور اور بعض دونوں مذاہب کے مطابق کون کون سی وجوہ بنتی ہیں۔

أو اسكُتْ وَ بَيْنَ النَّاسِ وَ الْحَمْدِ بَسْمِلَا	وَلِلْكُلِّ قِفْ صِلْ فِي عَلِيمِ بَرَاءَةٌ

اور تمام قراء کے لئے وقف (بدون بسملہ) کر، اور وصل کر، (بین الأنفال والتوبة) "علیم براءة" میں یا سکتہ کر، اور بین الناس والفاتحہ تمام قراء کے لئے "بسم اللہ" پڑھ۔

شرح: سورۃ التوبۃ کے شروع میں "بسم اللہ" کو حذف کرنے پر تمام قراء کا اتفاق ہے۔ لہٰذا جب سورۃ الانفال کے آخر کو سورۃ التوبۃ کے شروع سے ملایا جائے، تو بین الانفال والتوبۃ تمام قراء کے لئے تین وجوہ جائز ہیں:

[1] وصل [2] سکتہ [3] وقف بلا بسملہ

قولہ: (وبين الناس والحمد بسملا) یعنی جب سورۃ الناس کے آخر کو سورۃ الفاتحہ کے شروع سے ملایا جائے تو تمام قراء کے لئے "بسم اللہ" ہے۔ کیونکہ سورۃ الناس قرآن مجید کا آخر ہے اور سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کا اوّل ہے۔ اگر یہاں (بین الناس والفاتحۃ) بسم اللہ کو حذف کر دیا جائے تو قرآن مجید کا اوّل وآخر معلوم نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں تمام قراء کرام کا اجماع ہے کہ سورۃ الفاتحہ کے شروع میں مطلقاً "بسم اللہ" پڑھنا واجب ہے، خواہ سورۃ الفاتحہ سے ابتداء ہو رہی ہو، یا کسی دوسری سورۃ کو سورۃ الفاتحہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جا رہا ہو۔

فائدہ: ناظم نے اس شعر (وبين الناس ...... الخ) میں فقط ایک صورت بیان کی ہے جہاں تمام قراء کے لئے بالاتفاق "بسم اللہ" ہے، جبکہ قاری فتح محمد صاحب نے عنایات رحمانی میں مزید تین صورتیں بیان کی ہیں جہاں تمام قراء کے نزدیک بالاتفاق "بسم اللہ" ہے۔

(۲) ایک ہی سورت کو بار بار پڑھیں، جیسا کہ وظائف اور قرآن مجید یاد کرتے وقت کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) بسم اللہ نہ پڑھنے والوں کے لئے سورۃ کے اخیر پر وصل و سکتہ کی بجائے وقف کردیں اور سانس لے لیں۔

(۴) ایک سورت ختم کرکے مصحف عثمانی کی ترتیب کے خلاف اس سے پہلی کسی سورت کو پڑھا جائے۔(عنایات رحمانی:۹۹)

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَمَهْمَا تَصِلْهَا أَوْ بَدَأْتَ بَرَاءَةً　　لِتَنْزِيلِهَا بِالسَّيْفِ لَسْتَ مُبَسْمِلَا

اور جب تو سورۃ توبہ سے کسی سورت کو ملائے، یا تو تلاوت کی ابتداء ہی سورۃ توبہ سے کرے، تو اس سورت کے تلوار (والے مضامین) کے ساتھ نازل ہونے کی وجہ سے تو "بسم اللہ" پڑھنے والا نہ ہو۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے حرز الامانی میں بین الانفال والتوبۃ، یا ابتداء سورۃ التوبۃ میں بسم اللہ نہ پڑھنے کا حکم تو بیان کر دیا تھا لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ یہاں کیا ہو گا۔ لہٰذا اس کی تکمیل کے لئے صاحب اتحاف البریہ نے واضح کر دیا ہے کہ بین الانفال والتوبۃ تمام قراء کے لئے تین وجوہ (وصل، سکتہ، وقف بلا بسملہ) ہوں گی۔

اسی طرح بین الناس والفاتحہ اور دیگر تین صورتیں جن میں تمام قراء کے لئے "بسم اللہ" ہے، ان چار صورتوں کے بارے میں امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ بھی بیان نہیں کیا۔ لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الإدغام الكبير وهاء الكناية

وَالإِدْغَامُ بِالسُّوسِي خُصَّ وَأَظْهِرَنْ	مَعَ السَّكْتِ أَوْ أَدْغِمْ لِيَا الَّلاءِ تَأَصَّلَا
لِأَحْمَدَ وَالْبَصْرِي وَيَأْتِهْ أَتْمِمَا	فَقَطْ عَنْ هِشَامٍ فَادْرِ هَذَا لِتَجْمُلَا

اور تو ادغام کو سوسی کے ساتھ خاص کر لے، اور ﴿اَلّٰٓئِیْ﴾ کی یاء میں احمد بزی اور بصری کے لئے اظہار مع السکت یا ادغام کر، اور لفظ "یأته" میں ہشام سے فقط اتمام (یعنی صلہ) کر، پس تو اس اصول کو جان لے تاکہ تو اپنی قراءت میں جمیل ہو جائے۔

شرح: یعنی ادغام کبیر فقط سوسی سے مروی ہے، دوری بصری ادغام نہیں کرتا۔

قولہ: (وأظهرن مع السكت...الخ) بزی اور ابو عمرو بصری ﴿وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ﴾ (الطلاق:۴) میں دو طرح سے پڑھتے ہیں:

① یاء کے بغیر ہمزہ کی تسہیل مع التوسط والقصر

② ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کر کے اشباع کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

بزی اور ابو عمرو بصری کی دوسری قراءت میں دو یائیں جمع ہو جاتی ہیں، پہلی یاء ساکن ہے اور دوسری متحرک ہے، چنانچہ اس کلمہ میں جب ہم ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدلیں گے تو پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام ہوگا۔ چونکہ یا کا سکون عارضی ہے اور یا اصل کے اعتبار سے خود بھی عارضی ہے اور ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔ لہٰذا اس میں (ادغام کے ساتھ ساتھ) اظہار بھی جائز ہے۔ صاحب اتحاف البریہ نے یہی وضاحت کی ہے کہ جب ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدل دیا جائے، تو اس میں بزی اور بصری کے لئے دو وجوہ ہیں:

❶۔ اظہار مع السکت ❷۔ ادغام

وقولہ: (ويأته أتممن فقط عن هشام... الخ) لفظ "یأته" کی ہائے ضمیر میں ہشام کے لئے صرف صلہ ہی ہے، قصر نہیں ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ "حرز الامانی" میں لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَدُونَكَ الإِدْغَامَ الْكَبِيرَ وَقُطْبُهُ   أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ فِيهِ تَحَفَّلَا

اور ادغام کبیر کو لازم پکڑ، اور اس ادغام کے مدار ابو عمرو بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو اس میں محفل جمائے ہوئے ہیں۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ کلام سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ ادغام پورے بصری سے منقول ہے، حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے، کیوں کہ ادغام صرف سوسی کے لئے ہے، دوری بصری کے لئے نہیں ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے شاطبیہ کے اس غیر واضح شعر کی وضاحت کر دی ہے۔

اسی طرح ﴿وَالّٰٓئِىْ يَئِسْنَ﴾ کے بارے میں امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَبْلَ يَئِسْنَ الْيَاءُ فِي الَّلاءِ   عَارِضٌ سُكُونًا أَوَ اصْلاً فَهُوَ يُظْهِرُ مُسْهِلَا

، اور ﴿يَئِسْنَ﴾ سے پہلے ﴿الّٰٓئِىْ﴾ میں یاء عارضی ہے، باعتبار سکون کے، یا باعتبار اپنی ذات کے۔ اس لئے وہ (بصری) اظہار کرتے ہیں، آسان راستے کو اختیار کرتے ہوئے۔

چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں فرمایا ہے کہ فقط اظہار ہوگا، ادغام نہیں ہوگا۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے، کہ یہاں بزی اور بصری دونوں کے لئے ابدال کے ساتھ دو وجوہ، اظہار مع السکت اور ادغام ہوں گی۔

"یاتہ" کی ہاء ضمیر کے متعلق امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَفِي الْكُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ بَانَ لِسَانُهُ   بِخُلْفٍ..................

ان تمام مذکورہ ہاءات ضمیر میں قالون کے لئے بلا خلاف اور ہشام کے لئے بالخلف قصر ہے۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ﴿مَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا﴾ میں ہشام کے لئے دو وجوہ (صلہ اور قصر) ہیں۔ صاحب اتحاف البریہ نے اس حکم کی وضاحت کی ہے کہ اس کلمہ میں ہشام کے لئے بطریق شاطبیہ صرف صلہ وارد ہے، قصر منقول نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب المد والقصر

وَ مُنْفَصِلًا أشْبِعْ لِوَرْشٍ وَحَمْـزَة	كَمُتَّصِلٍ، وَالشَّام مَعْ عَاصِم تَلَا
بِأَرْبَعَةٍ ثُمَّ الْكِسَائِي كَذَا اجْعَلَنْ	وَعَنْ عَاصِمٍ خَمْسٌ وَ ذَا فِيهِمَا كِلَا
وَمُنْفَصِلًا فَاقْصُرْ وَثَلِّثْ وَوَسِّطَنْ	لِقَالُونَ وَالدُّورِي كَمَوْصُولٍ انْقُلَا
وَلَكِنْ بِلَاقَصْرٍ، وَعَنْ صَالِحٍ وَمَكْ	لِمُتَّصِلٍ ثَلِّثْ وَوَسِّطَنْ تَفَضُّلَا
مَعَ الْقَصْرِ فِي الْمَفْصُولِ صَاحِ وَثَلِّثَنْ	وَوَسِّطْ لِمَوْصُولٍ عَلَى الْقَصْرِ تَجَمُّلَا
وَثَلِّثْ عَلَى التَّثْلِيثِ،وَامْدُدْهُ أَرْبَعَا	عَلَى مِثْلِهَا،خَمْسًا بِخَمْسٍ، تَسَبُّلَا
وَفِي ذِي اتِّصَالٍ حَيْثُ،ثَلَّثْتَ فَاقْصُرَنْ	لِمُنْفَصِلٍ وَامْدُدْ ثَلَاثًا لِتَعْدِلَا
وَفِي أَرْبَعٍ قَصْرٌ أَتَى مَعْ أَرْبَعٍ	وَفِي الْخَمْسِ خَمْسٌ،ذِي الْمَرَاتِبِ جَمَّلَا

اور مد منفصل میں تو (چھ حرکتی) اشباع کر ورش اور حمزہ کے لئے متصل کی مانند (یعنی جس طرح متصل میں ورش اور حمزہ چھ حرکتی مد کرتے ہیں، اسی طرح منفصل میں بھی چھ حرکتی مد کر)، اور شامی نے عاصم کے ساتھ مل کر چار (حرکتی مد) کے ساتھ پڑھا ہے، پھر کسائی کے لئے بھی ایسے ہی (چار حرکتی مد) کر۔ اور عاصم سے پانچ (حرکتی مد) بھی مروی ہے، اور یہ (عاصم کے لئے پانچ حرکت والا مذہب) ان دونوں مدوں (منفصل و متصل) میں ہے۔

اور منفصل میں قالون اور دوری بصری کے لئے قصر (دو حرکتی مد)، تین (حرکتی مد)، اور توسط (چار حرکتی مد) کر، جیسا کہ متصل میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ لیکن قصر کے بغیر۔ (کیونکہ مد متصل میں ان کے لئے قصر نہیں ہے)

اور صالح (سوسی) اور مکی کے لئے متصل میں تین (حرکتی مد) کر اور توسط (چار حرکتی مد) کر، جو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ منفصل میں قصر ہے اے ساتھی۔ اور تین یا چار (حرکت مد) کر متصل میں، منفصل کے قصر پر خوبصورتی سے۔

اور (مد متصل میں) تین (حرکتی مد) کر (منفصل کی) تین (حرکتی مد) پر، اور (متصل میں) چار (حرکتی) مد کر اس (منفصل کی چار حرکتی مد) کے مثل، اور پانچ حرکتی مد (متصل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ پانچ حرکتی مد (منفصل) کر اور اس راستے کو اختیار کر۔

اور اتصال والی (متصل) میں جب تو تین (حرکتی مد) کرے، تو منفصل میں قصر کر اور تین (حرکتی مد) کر تا کہ برابر ہو جائے۔

اور (متصل کی) چار حرکتی مد کے ساتھ منفصل میں قصر کر اور چار (حرکتی مد) بھی کر۔

اور متصل میں پانچ حرکتی مد کے ساتھ منفصل میں بھی پانچ حرکتی مد کر۔ یہ خوبصورت مراتب مد ہیں۔

شرح: ناظم نے ان اشعار میں مد متصل اور مد منفصل میں منقول قراء کرام کے مراتب مد کو بیان کیا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

① قالون اور دوری بصری مد متصل میں تین حرکت یا چار حرکت مد کرتے ہیں جبکہ مد منفصل میں قصر اور تین یا چار حرکت مد کرتے ہیں۔

② مکی اور سوسی مد متصل میں تین اور چار حرکت مد کرتے ہیں جبکہ مد منفصل میں صرف قصر کرتے ہیں۔

③ ابن عامر شامی اور کسائی مد متصل اور منفصل (دونوں) میں چار حرکت مد کرتے ہیں۔

④ عاصم مد متصل اور منفصل (دونوں) میں چار حرکت یا پانچ حرکت مد کرتے ہیں۔

⑤ ورش اور حمزہ مد متصل اور منفصل دونوں میں چھ حرکت مد کرتے ہیں۔

قراء کرام کے مذکورہ مذاہب کی رو سے اگر مد متصل اور مد منفصل ایک جگہ جمع ہو جائیں تو کل ۲۰ عقلی وجوہ بنتی ہیں جن میں سے چھ جائز ہیں خواہ مد متصل مقدم ہو یا مد منفصل۔

❶۔ اگر مد منفصل مقدم ہو اور مد متصل مؤخر ہو تو درج ذیل چھ جائز وجوہ بنتی ہیں:

منفصل	متصل	
① قصر	۳ حرکت مد	(قالون، مکی، بصری)
② قصر	۴ حرکت مد	(قالون، مکی، بصری)
③ ۳حرکت مد	۳ حرکت مد	(قالون، دوری بصری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ ۴ حرکت مد — ۴ حرکت مد — (قالون، دوری، بصری، شامی، عاصم، کسائی)
⑤ ۵ حرکت مد — ۵ حرکت مد — (عاصم)
⑥ ۶ حرکت مد — ۶ حرکت مد — (ورش، حمزہ)

❷۔ اگر مد متصل مقدم ہو اور مد منفصل مؤخر ہو تو درج ذیل چھ جائز وجوہ بنتی ہیں:

متصل	منفصل	
① ۳ حرکت مد	قصر	(قالون، مکی، بصری)
② ۳ حرکت مد	۳ حرکت مد	(قالون، دوری بصری)
③ ۴ حرکت مد	قصر	(قالون، مکی، بصری)
④ ۴ حرکت مد	۴ حرکت مد	(قالون، دوری بصری، شامی، عاصم، کسائی)
⑤ ۵ حرکت مد	۵ حرکت مد	(عاصم)
⑥ ۶ حرکت مد	۶ حرکت مد	(ورش، حمزہ)

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے حرزالامانی میں اساتذہ کے بتا دینے کو کافی سمجھ کر مد متصل اور مد منفصل میں قراء کرام کی مد کی مختلف مقداریں نہیں بتائی تھیں۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس مسئلہ میں محققین کے اقوال کو جمع کر دیا ہے۔ ان مدود کی مقداریں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ دونوں مدوں کے جمع ہو جانے کی صورت میں پیدا ہونے والی عقلی ۲۰ وجوہ میں سے جائز چھ وجوہ کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

وَهَمْزَيْنِ مَعْ مَدَّيْنِ سَهَّلْتَ وَاقِفًا	طَوِيْلًا فَقَصْرًا دَعْ وَعَكْسًا كَهٰؤُلَآءِ

اور (اگر) تو دو مدوں کے ساتھ واقع دونوں ہمزوں میں وقفاً تسہیل کرے، تو (پہلے ہمزہ میں) طول کے ساتھ (دوسرے ہمزہ میں) قصر (والی وجہ) کو تو چھوڑ دے، اور اس کے برعکس (یعنی پہلے ہمزہ میں قصر اور دوسرے ہمزہ میں طول والی وجہ) کو بھی چھوڑ دے، جیسے ﴿هٰٓؤُلَآءِ﴾ ہے۔

شرح: اس شعر میں ناظم کلمہ ﴿هٰٓؤُلَآءِ﴾ کا اختلاف بیان کر رہے ہیں، کہ اگر کسی کلمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ﴿هٰٓؤُلَآءِ﴾ کی مانند دو ہمزے اکٹھے ہو جائیں تو امام حمزہ کے لئے وقفاً پندرہ[۱۵] وجوہ میں سے تسہیل کے ساتھ دو وجوہ منع ہوں گی:

① پہلے ہمزہ (ھؤ) میں طول اور دوسرے ہمزہ (لاء) میں قصر۔

② پہلے ہمزہ (ھؤ) میں قصر اور دوسرے ہمزہ (لاء) میں طول۔

﴿هٰٓؤُلَآءِ﴾ کی تمام جائز و ناجائز پندرہ وجوہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

	ھٰؤ	لآء	
①	تحقیق مع المد	ابدال مع القصر	
②	تحقیق مع المد	ابدال مع التوسط	
③	تحقیق مع المد	ابدال مع الطول	
④	تحقیق مع المد	تسہیل مع الطول	
⑤	تحقیق مع المد	تسہیل مع القصر	
⑥	تسہیل مع الطول	ابدال مع القصر	
⑦	تسہیل مع الطول	ابدال مع التوسط	
⑧	تسہیل مع الطول	ابدال مع الطول	
⑨	تسہیل مع الطول	تسہیل مع الطول	
⑩	تسہیل مع الطول	تسہیل مع القصر	(ناجائز)
⑪	تسہیل مع القصر	ابدال مع القصر	
⑫	تسہیل مع القصر	ابدال مع التوسط	
⑬	تسہیل مع القصر	ابدال مع الطول	
⑭	تسہیل مع القصر	تسہیل مع الطول	(ناجائز)
⑮	تسہیل مع القصر	تسہیل مع القصر	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: چونکہ امام شاطبی نے "حرز الأماني" میں ان مدود کو جمع کرنے کی ضربی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

يُؤَاخِذُكُم فَاقْصُرْ فَقَطْ عِنْدَ وَرْشِهِم	وَلَا مَدَّ أَيْضًا حَيْثُ تَنْوِينًا أَبْدَلَا

﴿يُؤَاخِذُكُمْ﴾ (کی مدبدل) میں تو ورش کے لئے صرف قصر کر، اور جس جگہ حرف مد تنوین سے بدلا ہوا آیا ہو، وہاں بھی مد (بدل) نہیں ہے۔

شرح: ان ابیات میں ناظم فرماتے ہیں کہ ﴿يُؤَاخِذُكُمْ﴾، ﴿لَا تُؤَاخِذْنَآ﴾ اور ﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ﴾ میں ورش کے لئے مدبدل کی تین وجوہ (قصر، توسط اور طول) نہیں ہیں، بلکہ فقط قصر ہی ہے۔ اسی طرح ہر وہ ہمزہ جس کے بعد حرف مدہ تنوین سے بدلا ہوا آیا ہو، وہاں بھی ورش کے لئے فقط قصر ہی ہوگا۔ جیسے ﴿دُعَآءً، نِدَآءً، هُزُوًا﴾ وغیرہ۔

پس منظر: امام شاطبی رحمہ اللہ 'حرزالامانی' میں فرماتے ہیں:

.... وَبَعْضُهُمْ يُؤَاخِذُكُمْ آلانَ مُسْتَفْهِمًا تَلَا

"اور بعض مشائخ نے ﴿يُؤَاخِذُكُمْ﴾ اور ﴿آلْـٰٔنَ﴾ کو دراں حالیکہ وہ ہمزہ استفہام والا ہو، مستثنیات میں پڑھا ہے۔"

امام شاطبی کے قول "وبعضهم" سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ﴿ يُؤَاخِذُ ﴾ کا استثناء بعض ناقلین ورش کے ہاں ہے، اور بعض کے ہاں نہیں ہے۔ حالانکہ یہ کلمہ تمام ناقلین کے نزدیک بالاجماع مستثنیٰ ہے۔ یعنی اس میں ورش کے لئے صرف قصر ہے۔ لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اپنے قول (يؤاخذكم فاقصر) میں اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ءَآلْئٰنَ میں علامہ متولی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب قدیم

ءَآلْئٰنَ میں علامہ متولی رحمۃ اللہ علیہ کے دو مذاہب ہیں: مذہب قدیم اور مذہب جدید، صاحب اتحاف البریہ نے اگلے اشعار میں قدیم مذہب کو بیان کیا ہے، لیکن میں نے اپنے مشائخ سے بعد از تحقیق ان کا جدید مذہب پڑھا ہے جو مذہب قدیم کے بالکل آخر میں آ گے آ رہا ہے۔ دونوں مذاہب اس لئے بیان کر دیئے ہیں تا کہ دونوں ہی طلبہ کے سامنے رہیں۔ ہمارے اساتذہ نے چونکہ ہمیں مذہب جدید ہی پڑھایا ہے لہٰذا مدرسین کو چاہئے کہ وہ مذہب قدیم چھوڑ کر طلبہ کو صرف مذہب جدید ہی پڑھائیں۔

وَحَــرِّرْ فِی آلانَ سِــتَّةَ أَوْجُــهٍ	عَلَى وَجْه إِبْـدَالٍ لَدَى وَصْلِهِ تَــلَا
فَمُـدَّ وَثَلِّثْ ثَانِيًـا ثُمَّ وَسِّـطَا	وَفِي الثَانِ وَسِّطْ وَاقْصِراً وَاقْصِرْ كِـلَا
وَفِي اللَّامِ ثَلِّثْ وَاقِفًا مُطْلَقًا وَثَـ	ـلِثْنهـا عَلَى التَّسْهِيلِ وَصْلًا وَفَيْـصَلَا

اور "آلان" میں تو ۶ وجوہ تحریر کرلے۔ (پہلے ہمزہ "آل" میں) ابدال کی وجہ پر، جب تو (آلانکو) وصل کر کے پڑھے۔ پس (آل میں) تو مد (طول) کر، اور دوسرے (ہمزہ لان) میں تینوں (وجوہ، قصر، توسط، طول) کر، پھر (پہلے ہمزہ آل میں) توسط کر، اور دوسرے (لان) میں توسط اور قصر کر، اور پھر (پہلے آل اور دوسرے لان) دونوں میں قصر کر۔ (یعنی پہلے "آل" میں قصر کے ساتھ دوسرے "لان" میں صرف قصر کر)، اور وقفاً (لان کے) لام میں تینوں (وجوہ قصر، توسط، طول) کر، اور یہی تینوں (قصر، توسط، طول) کر جب (پہلے ہمزہ ثال) میں تسہیل کر رہا ہو وقفاً وصلاً۔

شرح: ناظم نے ان ابیات میں ﴿ءَآلْئٰنَ﴾ (سورہ یونس) کا حکم بیان کیا ہے۔ اس کلمے کے پہلے ہمزہ (آل) میں تمام قراء کے لئے تسہیل اور ابدال دووجوہ منقول ہیں۔ اگر اکیلے ﴿ءَآلْئٰنَ﴾ کو وصلاً پڑھا جائے تو (ابدال کی صورت میں) اس میں ورش کے لئے چھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائز وجوہ بنتی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

آل	ءان	
طول	قصر، توسط، طول	(تینوں وجوہ)
توسط	قصر، توسط	(طول ناجائز ہے)
قصر	قصر	(طول اور توسط ناجائز ہیں)

اور اگر ﴿ءَآلْـٰٔنَ﴾ پر وقف کر دیا جائے تو "لان" میں تینوں وجوہ مطلقاً جائز ہیں جیسے:

آل	ءان	
طول	قصر، توسط، طول	(تینوں)
توسط	قصر، توسط، طول	(تینوں)
قصر	قصر، توسط، طول	(تینوں)

اور اگر ﴿ءَآلْـٰٔنَ﴾ کے پہلے ہمزہ "آل" میں تسہیل کی جائے تو دوسرے ہمزہ "لان" میں تینوں وجوہ جائز ہیں، خواہ وقف کر رہے ہوں یا وصل کر رہے ہوں، جیسے:

ءأل	ءان
تسہیل	طول
تسہیل	توسط
تسہیل	قصر

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں ان وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان کی وضاحت فرمادی ہے۔

فَإِنْ رَكَّبْتَ آمِنتُمْ وَ قَصرْتَهَا	فَمُـدّ وَقَصر مُبْدِلًا ثُمَّ سَهِّلَا
وَفِي اللَّامِ قَصر، ثُمَّ عِنْدَ تَوسُّط	فَثَلِّثْ مَعَ الإِبْدَالِ وَ اقْصُرْ مُسَهِّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِي اللَّامِ وَسِّط،لَا عَلَى الْقَصْرِ مُبْدِلَا	وَبِالْقَصْرِ فَاقْرَأْ لَا عَلَى الْمَدِّ أَطْوَلَا
وَمَعْ مَدِّ اقْرَأْ مِثْلَ قَصْرٍ وَزِدْ لَمَد	دِكَ اللَّامِ إِنْ سَهَّلْتَ أَوْ إِنْ تُطَوِّلَا

اگر آپ ﴿ءَامَنتُم﴾ کو (آلان سے) ملا کر پڑھیں، اور اس (﴿ءَامَنتُم﴾ کی مد بدل) میں قصر کر رہے ہوں، تو (ءال کے ہمزہ وصلی میں) ابدال کرتے ہوئے مد کریں، اور قصر کریں، پھر (تیسری وجہ میں) تسہیل کریں، اور (آل میں ان تینوں وجوہ کے ساتھ ساتھ "لان" کی مد بدل کے) لام میں قصر کریں۔

پھر (﴿ءَامَنتُم﴾ میں) میں توسط کے وقت (آل کے ہمزہ وصلی میں) ابدال کرتے ہوئے تینوں وجوہ (طول، توسط اور قصر) کریں، اور (آل کے ہمزہ وصلی میں) تسہیل کرتے ہوئے (لان کے لام میں) قصر کریں۔ اور (ان تینوں وجوہ یعنی طول، توسط، قصر مع الابدال کے ساتھ) لان کے لام میں توسط کریں، (لیکن یہ توسط) حالت ابدال میں آل کے قصر کی وجہ کے ساتھ نہیں ہوگا۔ (کیونکہ اس صورت میں لان کے لام میں بھی صرف قصر ہی ہے) اور تو (لان کے لام میں) قصر کے ساتھ پڑھ، جب (آل کے الف میں) مد طول نہ کر رہا ہو۔ (یعنی آل کے الف میں طول کے ساتھ لان میں قصر نہیں ہوگا)

اور (﴿ءَامَنتُم﴾ میں) طول کے ساتھ مثل قصر پڑھ (یعنی ﴿ءَامَنتُم﴾ میں قصر کے ساتھ "آل" کی تینوں وجوہ پڑھ) اور اگر آپ (آل میں) تسہیل یا مد طول کر رہے ہوں تو (لان کے لام میں) اپنی مد بڑھا دیں (یعنی ﴿ءَامَنتُم﴾ میں طول کریں تو آلان تین قصر والی وجوہ کی مانند، اور دو وجوہ یہ بھی، ٹوٹل پانچ بنتی ہیں۔)

شرح: ناظم ان ابیات میں ﴿ءَآلْـَٔنَ﴾ کی تیسری صورت بیان کر رہے ہیں کہ اگر ﴿ءَامَنتُم﴾ کو آلان کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے اور "آلان" پر وصل کیا جائے تو درج ذیل ۱۳ جائز وجوہ بنتی ہیں:

	آمنتم	آل	لان
①	قصر	ابدال مع الطول	قصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

②	قصر	ابدال مع القصر	قصر
③	قصر	تسہیل	قصر
④	توسط	ابدال مع الطول	توسط
⑤	توسط	ابدال مع التوسط	توسط[1]
⑥	توسط	ابدال مع التوسط	قصر
⑦	توسط	ابدال مع القصر	قصر
⑧	توسط	تسہیل	قصر
⑨	طول	ابدال مع الطول	طول
⑩	طول	ابدال مع الطول	قصر
⑪	طول	ابدال مع القصر	قصر
⑫	طول	تسہیل	طول
⑬	طول	تسہیل	قصر

تحقیق: علامہ متولی کی نئی تحقیق یہ ہے کہ یہ لازم البدل ہونے کی صورت میں بھی (آمن) کے باب سے نہیں ہو سکتا کیونکہ (آمن) میں دوسرا ہمزہ اصل کے اعتبار سے ساکن تھا جبکہ ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ میں متحرک ہے۔ لہٰذا یہ کلمہ (﴿ءَأَلِدُ﴾ اور ﴿ءَامَنتُم﴾) کے باب سے ہی ہے اور اس لئے اس میں توسط جائز نہیں ہے۔ کیونکہ آل اور لان (دونوں) میں توسط سے تصادم دلائل کا ٹکراؤ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ "ء ال" کا توسط موجودہ حالت کے

1 اس پانچویں وجہ (یعنی آمنتم کے توسط کے ساتھ آلان کے دونوں ہمزوں میں توسط) میں محققین کا اختلاف ہے۔ صاحب اتحاف البریہ اور صاحب نشر نے اس وجہ کو ذکر کیا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک "آلان" کے ہمزہ وصلی میں ایک جماعت کے مذہب پر الف سے ابدال اور دوسرے گروہ کے قول پر تسہیل ہے۔ پھر ان میں سے بعض تو اس ابدال یا تسہیل کو واجب بتاتے ہیں اور بعض جائز کہتے ہیں۔ پس جو جائز البدل کہتے ہیں ان کے قول پر "آلان" ابدال کی صورت میں آلد اور آمنتم کے باب سے ہے۔ اور اس صورت میں اس کا مد لازم کے قبیل سے ہو گا جس میں عارض نقل کا اعتبار نہ کرنے پر طول اور اعتبار کر لینے پر قصر ہو گا، توسط ہرگز نہ ہو گا، اور جو حضرات لازم البدل کہتے ہیں ان کے قول پر یہ (آمن) کے باب سے ہو گا اور اس میں بدل کی تینوں وجوہ (قصر توسط اور طول) ہوں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتبار سے ہے جبکہ "لان" کا توسط اصل کے اعتبار سے ہے۔ پس ایک کلمہ میں دو مختلف چیزوں کا اعتبار لازم آئے گا اور ء ال، کے توسط کے ساتھ "لان" میں قصر بھی کسی نص سے ثابت نہیں ہے۔[1]

وَإِنْ تَقِفاً فِي اللَّامِ تَثْلِيثــاً اعْتَبِرْ	عَلَى كُلِّ وَجْهٍ عَنْهُ فِي الذِّكْرِ قَدْ خَلَا
سِوَى قَصْرِ لَامٍ عِنْدَ مَدِّ لِأَوَّلٍ	وَتَوْسِيطِ آمِنْتُمْ فَكُــنْ مُتَــأَمِّـــلَا

اور اگر تو آلان پر وقف کر دے، تو (لان کے) لام میں تینوں وجوہ (طول، توسط، قصر) کا اعتبار کر، پیچھے ذکر کی گئی تمام وجوہ کے ساتھ (یعنی آل کی ہر وجہ کے ساتھ لان پر تین وجوہ کا اعتبار کیا جائے) سوائے ایک (وجہ) کے، وہ یہ ہے کہ (لان کے) لام پر قصر، اور پہلے ہمزہ (آل) پر طول، اور ﴿ءَامَنتُم﴾ پر توسط، پس تو اس کو سمجھنے والا ہو جا۔

شرح: ناظم ان اشعار میں ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کی چوتھی صورت بیان کر رہے ہیں کہ ﴿ءَامَنتُم﴾ کو ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے اور آلان پر وقف کر دیا جائے تو تمام عقلی وجوہ جائز ہیں، جن کی تعداد ۲۷ ہے، لیکن ان میں سے ایک وجہ ناجائز ہے، جو درج ذیل ہے:

لان	آل	آمنتم
قصر	مد (طول)	توسط

صاحب اتحاف البریہ نے اس ایک وجہ کو ناجائز کہا ہے، لیکن قاری فتح محمد صاحب نے علامہ متولی کے حوالے سے تمام ۲۷ وجوہ کو جائز قرار دیا ہے۔ وہ اس طرح کہ ﴿ءَامَنتُم﴾ کی مد بدل کی تینوں وجوہ کو (آل) کی تینوں کے ساتھ ملانے سے نو [9] بن جاتی ہیں، اور ان نو [9] کو لان کی تین کے ساتھ ملانے سے نو ضرب تین ستائیس وجوہ بن جاتی ہیں یعنی لان

[1] عنایات رحمانی: ۱/ ۲۸۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر وقف کرنے کی ہر صورت میں تین تین وجوہ ہیں، اور وہ سب صحیح ہیں۔[1]

وَإِنْ تَبْتَـدِي مِنْهَـا وَبَعْـد كـآيـة	فَمُدَّ لِهَمْزِ وَاقْصُرِ اللَّامِ تَفْضُلَا
وَفِي الْبَـدلِ اقْصُـرْ ،مُدَّهُ، وَسِّطْنهُمَا	وَمُـدَّهُـمَـا هاتيك أَرْبَعَـة عُـلَا
وَوَسِّطْ لِلاِسْتِفْهَام واللَّام، واقصراً	لِلَامِ،وَوَسِّطْ فِيهِمَـا بَـدَلًا تَلَا
وَمَعْ قَصْرِ الاسْتِفْهَام فِي اللَّامِ قَصْرُهَا	وَفِي بَـدَلِ تَثْلِيـثِهِ،ثُمَّ سَـهِّلَا
وفي اللَّامِ فَـاقْصُرْ ، ثَلِّـثَنْ بَـدَلًا يلي	وَوَسِّطْهُمَا وَامْدُدْهُمَا قَد تَكْمِلَا

اور اگر تو ﴿ءَآلْـٰٔنَ﴾ سے ابتداء کرے، اور اس کے بعد آنے والی آیت میں مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھے، تو (آل کے) ہمزہ میں طول کر، اور (لان کے) لام میں قصر کر، جو فضیلت والا ہے، اور (﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ کی) مد بدل میں بھی قصر کر۔ پھر (لان کے لام میں قصر کے ساتھ مد بدل میں) مد (طول) کر۔ (یعنی لان میں قصر کے ساتھ مد بدل میں قصر اور طول کر)، اور ان دونوں (لان اور مد بدل) میں توسط کر، اور ان دونوں میں طول کر۔ (آل کے طول کے ساتھ) یہ چار بلند وجوہ ہیں۔

اور تو (آل کے ہمزہ) استفہام اور (لان کے) لام (دونوں) میں توسط کر، اور (لان کے) لام میں قصر بھی کر، اور ان (لان کے لام میں توسط اور قصر والی) دونوں صورتوں میں مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ میں توسط کر کے پڑھ۔

اور (آل کے ہمزہ) استفہام کے قصر کے ساتھ (لان کے) لام میں قصر کر، اور مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ میں تینوں وجوہ پڑھ۔

پھر (آل) کے ہمزہ میں تسہیل کر، اور (لان کے) لام میں قصر کر، اور اس کے ساتھ ملی ہوئی (﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ کی) مد بدل میں تینوں وجوہ پڑھ، اور ان دونوں (لان کے لام اور ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ کی مد بدل) میں توسط کر، طول کر، تحقیق تو اپنی وجوہ کو مکمل

[1] عنایات رحمانی: ۱/۱۶۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرلے گا۔

شرح: ناظم ان اشعار میں ﴿ءَآلْـٰٔنَ﴾ کی پانچویں صورت بیان کر رہے ہیں کہ اگر ﴿ءَآلْـٰٔنَ﴾ سے ابتداء کی جائے اور اس کو بعد میں آنے والی مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِئُونَكَ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے، تو عقلی ۲۷ وجوہ میں سے ۱۴ وجوہ جائز ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	ویستنبئونک	آلْ	لان
①	ابدال مع الطول	قصر	قصر
②	ابدال مع الطول	قصر	طول
③	ابدال مع الطول	توسط	توسط
④	ابدال مع الطول	طول	طول
⑤	ابدال مع التوسط	توسط	توسط
⑥	ابدال مع التوسط	قصر	توسط
⑦	ابدال مع القصر	قصر	قصر
⑧	ابدال مع القصر	قصر	توسط
⑨	ابدال مع القصر	قصر	طول
⑩	تسہیل	قصر	قصر
⑪	تسہیل	قصر	توسط
⑫	تسہیل	قصر	طول
⑬	تسہیل	توسط	توسط
⑭	تسہیل	طول	طول

فائدہ: صاحب اتحاف البریہ نے مذکورہ ۱۴ وجوہ کو جائز کہا ہے، جبکہ قاری فتح محمد صاحب نے علامہ متولی کے حوالے سے ۱۳ وجوہ کو جائز قرار دیا ہے، انہوں نے صاحب اتحاف البریہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی نقل کردہ وجوہ میں سے پانچویں اور چھٹی کو حذف کر کے آل میں ابدال مع الطول کے ساتھ لان میں قصر اور مدبدل ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ میں توسط کی وجہ کو زیادہ کر دیا ہے۔

چنانچہ ان وجوہ کی ترتیب کچھ یوں ہوگی۔ کہ ''آل'' کے قصر پر تین اور طول و تسہیل پر پانچ پانچ وجوہ ہوں گی، وہ اس طرح کہ :

۱ تا ۳۔آل کے قصر کے ساتھ لان میں بھی قصر اور مدبدل ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ میں تینوں۔

۴تا۸۔آل کے طول کے ساتھ لان میں قصر اور مدبدل میں تینوں، پھر لان کے توسط کے ساتھ مدبدل میں صرف توسط اور لان کے طول کے ساتھ مدبدل میں صرف طول۔

۹ تا ۱۳۔آل میں تسہیل کے ساتھ "لان" میں قصر اور مدبدل میں تینوں، پھر لان کے توسط کے ساتھ مدبدل میں صرف توسط اور طول کے ساتھ صرف طول۔(عنایات رحمانی:۱/۱۶۹)

وَ كَالمدِّ تَسْهِيلٌ وَلَكِنْ يُزَادُ قَصْـ	ـرُكَ اللّامِ وَالتَّوسِيطِ فِي الْبَدَلِ اعْقَلَا
وَهَذَا عَلَى مَا اخْتَارَهُ شَمْسُ دِينِنَا	هُوَ الجَزَرِيُّ الحَبْرُ خُـذْهُ مُحَـمْدِ لَا

اور ابدال (والی وجوہ) کی مانند ہی تسہیل (کی وجوہ) ہیں، (یعنی آل میں ابدال مع الطول کے ساتھ جو چار وجوہ بنتی ہیں وہی چار وجوہ تسہیل میں بھی ہیں) لیکن تسہیل کے ساتھ ایک وجہ زیادہ کر دی جائے گی، وہ ہے، لان میں قصر کے ساتھ مدبدل ﴿وَيَسْتَنْبِئُونَكَ﴾ میں توسط، پس تو اس کو سمجھ لے۔

شرح: ناظم ان اشعار ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کی پانچویں صورت کی وضاحت فرمار ہے ہیں کہ "آل" میں ابدال مع الطول کے ساتھ جو چار وجوہ بنتی ہیں بعینہ وہی چار وجوہ "آل" میں تسہیل کے ساتھ بھی آتی ہیں۔ لیکن تسہیل کی صورت میں مزید ایک وجہ (جیسا کہ سابقہ اشعار میں سے شعر نمبر ۳۹ کی شرح میں اس کی وضاحت ہو بھی چکی ہے) زیادہ کر دی جائے گی اور وہ وجہ اس طرح ہوگی کہ "آل" میں تسہیل کے ساتھ "لان" میں قصر اور مدبدل میں توسط۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ نمبر ا: فضیلۃ الشیخ علامہ متولی نے "آل" میں توسط کی وجہ کو منع قرار دیا ہے، اور پھر اس توسط پر قائم تمام وجوہ کو ساقط کر دیا ہے، ان کے ہاں ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کو ورش کے لئے "آمن" کے مشابہ قرار دینا محل نظر ہے، کیونکہ یہاں ورش کے لئے مدلازم ہو رہی ہے، لہٰذا یہاں اصل کا اعتبار کرتے ہو مد (طول) اور سبب عارضی (نقل حرکت) کا اعتبار کرتے ہوئے قصر ہو گا اور توسط کسی حال میں بھی نہیں ہو گا۔

فائدہ نمبر ۲: علامہ متولی کے اس (جدید) مذہب کے مطابق اگر ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ پر وقف کیا جائے تو نو[۹]، اور اگر وصلا پڑھا جائے تو سات[۷] وجوہ جائز ہیں۔ اگر سابقہ مدبدل ﴿ءَامَنتُم﴾ سے ملا کر پڑھا جائے، اور ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ پر وصل کیا جائے تو تیرہ[۱۳] وجوہ، اور اگر ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ پر وقف کر دیا جائے تو تمام عقلی ۲۷ وجوہ جائز ہیں۔ اور اگر مابعد مدبدل ﴿وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ﴾ سے ملا کر پڑھا جائے تو ۱۳ وجوہ جائز ہیں۔ ان وجوہ کی تفصیل سابقہ صفحات میں فوائد کے تحت بیان کی جا چکی ہے۔ (مزید دیکھیں، عنایات رحمانی: ۱/۱۶۹)

ءَآلْـَٔـٰنَ میں علامہ متولی رحمہ اللہ کا مذہب جدید

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ ءَآلْـَٔـٰنَ میں علامہ متولی رحمہ اللہ کے دو مذاہب پائے جاتے ہیں، مذہب جدید اور مذہب قدیم: بعض اہل علم مذہب قدیم کے مطابق پڑھتے ہیں، ان سے پہلے علامہ جزری رحمہ اللہ بھی اسی مذہب کے قائل ہیں، جبکہ بعض اہل علم مذہب جدید کے مطابق پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ میں نے چونکہ اپنے مشائخ اور اساتذہ کرام (استاد محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ اور استاد محترم ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی صاحب) سے مذہب جدید کے مطابق پڑھا ہے، چنانچہ مذہب جدید کی تفصیلات کو استاد محترم قاری حمزہ مدنی صاحب کی کتاب جامع الاصول سے مکمل طور پر نقل کر رہا ہوں تاکہ علامہ متولی رحمہ اللہ کے دونوں مذاہب طلبہ کے سامنے موجود رہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ ءآلْئٰنَ کی مدبدل میں اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض مشائخ کے نزدیک اس میں مدبدل جائز نہیں ہے، لیکن جمہور مدبدل کے جواز کے قائل ہیں۔اگر بعض مشائخ اور جمہور کے دونوں مذاہب کو جمع کیا جائے تو بہت سی عقلی وجوہ پیدا ہوتی ہیں، جن میں سے اکثر ناجائز اور بعض جائز ہیں۔مکمل تفہیم کے لئے پہلے ہم مختصراً صحیح اور ضعیف وجوہ نکالنے کا قاعدہ بیان کئے دیتے ہیں، وہ قاعدہ یہ ہے کہ ضربی وجوہ نکالنے کے بعد ہر وجہ کو مندرجہ ذیل ۳ باتوں پر پرکھ لیں۔جو وجہ ان تینوں شرائط پر پوری اترے وہ وجہ صحیح ہوگی اور جو وجہ کسی ایک شرط کے بھی مخالف ہو وہ غیر صحیح ہوگی۔

① اگر ءآلْئٰنَ پر وقف کردیں تو چونکہ مدبدل و مد عارض کا اجتماع ہو جاتا ہے تو اس حالت میں مدبدل کے بجائے مد عارض کا اعتبار کرتے ہوئے تمام ضربی وجوہ پڑھی جائیں گی، کیونکہ مدبدل مد عارض سے ضعیف ہے، چنانچہ ساقط کردی جائے گی۔

② اگر ءآلْئٰنَ کو پیچھے یا آگے کسی مدبدل سے ملایا جائے تو دونوں مدود بدل میں مد کی مقداروں میں بربنائے قاعدہ وَاللَّفْظُ فِيْ نَظِيْرِہٖ كَمِثْلِه مساوات رہنی چاہیے۔

③ ءآلْئٰنَ میں مدلازم اور مدبدل دونوں جمع ہیں اور ءآل میں نقل حرکت کی وجہ سے قصر اور طول دونوں جائز ہیں، چنانچہ یہ بات ملحوظ رکھی جائے کہ مد لازم چونکہ قوی مد ہے اس لئے مدبدل کی کوئی وجہ مد لازم پر بڑھ نہ سکے۔ البتہ وقفاً اُن میں مدبدل کے بجائے جو مدعارض ہوگی، اس میں اگر کوئی مقدار مدلازم کے طول سے بڑھ جائے تو مضائقہ نہیں۔

یاد رہے کہ ءآلْئٰنَ میں تمام قراء کرام کے لئے ہمزہ وصلی میں ابدال اور تسہیل دونوں جائز ہیں، لیکن امام نافع رحمہ اللہ اور امام ابن وردان رحمہ اللہ کے لئے وقفاً و وصلاً، جبکہ امام حمزہ رحمہ اللہ کے لئے صرف وقفاً کل تین وجوہ جائز ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ابدال مع الطول ② ابدال مع القصر ③ تسہیل

جب ہم نے ءَآلْئٰنَ سے متعلق قراء عشرہ کا اختلاف، امام ورش رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مد بدل کا اختلاف اور صحیح وجوہ جاننے کی تین ضروری شرائط جان لیں تو اب ہم ءَآلْئٰنَ کی جائز اور ناجائز وجوہ کی تفصیل کی طرف آتے ہیں۔

تمام وجوہ کو سمجھنے کے لئے پہلے ءَآلْئٰنَ کی ٦ صورتیں بنالینی چاہیے۔

❶ ءَآلْئٰنَ کو (پیچھے یا آگے مدبدل سے ملائے بغیر) وصل کی حالت میں اکیلا پڑھیں۔

❷ ءَآلْئٰنَ کو (پیچھے یا آگے مدبدل سے ملائے بغیر) وقفاً اکیلا پڑھیں۔

❸ ءَآلْئٰنَ کو ماقبل مدبدل سے ملاتے ہوئے ءَآلْئٰنَ کا آگے سے وصل کر دیں۔

❹ ءَآلْئٰنَ کو ماقبل مدبدل سے ملائے ہوئے ءَآلْئٰنَ پر وقف کر دیں۔

❺ ءَآلْئٰنَ کو مابعد مدبدل سے وقفاً و وصلاً ملائے۔

❻ ءَآلْئٰنَ کو ماقبل اور مابعد دونوں مدود بدل سے وقفاً و وصلاً ملائے۔

جیسے: أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُمْ بِهِ ءَآلْئٰنَ وَقَدْ كُنتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُوْنَ ...... وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ أَحَقٌّ هُوَ

www.kitabosunnat.com

پہلی صورت: ءَآلْئٰنَ (وصلاً)

اس صورت میں کل نو عقلی وجوہ پیدا ہوتی ہیں۔ اس طرح کہ ءَآلْئٰنَ کی تین وجوہ یعنی طول مع الابدال، قصر مع الابدال اور تسہیل کو مدبدل کی اَوجہ ثلثہ میں ضرب دیں تو حاصل وجوہ ۹ سامنے آئیں گی، لیکن ان میں سے ۷ وجوہ جائز ہیں:

① تا ③) ءَآل کے طول کے ساتھ ءَانَ میں بدل کی تینوں وجوہ۔

④ ءَآل کے قصر کے ساتھ ءَانَ میں فقط قصر، (توسط و طول تیسری شرط کی وجہ سے ناجائز ہیں)

⑤ تا ⑦) ءَآل میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل کے ساتھ مد بدل میں تینوں وجوہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری صورت: ءَآلْـٰٔنَ (وقفا)

اس صورت میں عقلی وجوہ مذکورہ ۹ ہی پیدا ہوتی ہیں اور سب جائز ہیں۔ءآں میں قصر کے ساتھ ءانَ میں توسط و طول بھی تیسرے قاعدے کی وجہ سے جائز ہیں۔

تیسری صورت: أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُمْ به ءَآلْـٰٔنَ (وصلا)

ضربی وجوہ کل ۲۷ پیدا ہوتی ہیں۔یوں کہ ءَامَنتُمْ کی ہر وجہ کے ساتھ ءَآلْـٰٔنَ میں ۹ اوجہ حاصل ہوتی ہیں، جن میں سے ۱۳ جائز اور باقی ناجائز ہیں۔تفصیل یوں ہے:

(①تا④) ءَامَنتُمْ میں قصر کے ساتھ ءآں میں طول مع الابدال و تسہیل اور ءانَ میں فقط قصر، توسط و طول دوسری شرط کی وجہ سے جائز نہیں۔ یونہی ءآں میں قصر مع الابدال کے ساتھ ءانَ میں فقط قصر، توسط و طول دوسری و تیسری شرط کی وجہ سے ناجائز ہیں۔

(⑫ تا ⑧) ءَامَنتُمْ میں توسط کے ساتھ ءآں میں طول مع الابدال و تسہیل اور ءانَ میں جمہور کے مذہب پر توسط اور بعض کے مطابق عدم بدل کی وجہ سے مد اصلی کا اعتبار کرتے ہوئے قصر بھی ہوگا، ءانَ میں طول دوسرے قاعدے کی وجہ سے ناجائز ہے۔اسی طرح ءآں میں قصر مع الابدال کے ساتھ ءانَ میں فقط قصر، توسط تیسری شرط کی وجہ سے اور طول دوسری و تیسری شرط دونوں کی وجہ سے ناجائز ہے۔

(⑨ تا ⑬) ءَامَنتُمْ میں طول کے ساتھ ءآں میں طول مع الابدال و تسہیل اور دونوں کے ساتھ ءانَ میں جمہور کے مذہب پر طول اور بعض کے مطابق مدبدل کا اعتبار نہ کرتے ہوئے قصر بھی جائز ہے، توسط دوسرے قاعدے کی وجہ سے ناجائز ہے۔یونہی ءآں میں قصر مع الابدال کے ساتھ ءانَ میں فقط قصر، طول تیسری شرط کی وجہ سے اور توسط دوسری و تیسری شرط کی وجہ سے جائز نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ ہے کہ ءَامَنتُمْ کے قصر کے ساتھ ۳، توسط اور طول کے ساتھ ۵،۵ وجوہ جائز ہیں۔ مجموعہ وجوہ صحیح ۱۳ نکلا۔

چوتھی صورت: أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُمْ بِهِ ءَآلْئٰنَ (وقفا)

ضربی وجوہ، جو کہ کل ۲۷ ہیں، سب کی سب جائز ہیں۔ یوں کہ ءَامَنتُمْ کے قصر کے ساتھ ءَآلْئٰنَ میں کل ۹ اور ءَامَنتُمْ کے توسط و طول کے ساتھ بھی یہی ۹، ۹ وجوہ جائز ہیں۔ ناجائز وجوہ، جو کہ ۱۴ تھیں، وہ سب ءَانَ میں مد بدل کے بجائے مدعارض وقفی کی وجہ سے جائز ہو گئیں۔

البدورالزاھرۃ از شیخ عبد الفتاح القاضی رحمہ اللہ وغیرہ کتب میں یونہی لکھا ہے، کیونکہ عمومی اعتبار سے معاملہ ایسا ہی ہے، لیکن یاد رہے کہ اگر بعض دیگر قواعد کی رو سے اس مسئلہ کو مزید دیکھا جائے تو ءَآلْئٰنَ کی اس صورت میں آیت: وَإِذَا لَقُوْا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قَالُوْا آمَنَّا ... إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهزِءُوْنَ کی مثل بعض وجوہ غیر معتبر ہوں گی۔ چنانچہ ءَامَنتُمْ کے قصر کے ساتھ ۹، توسط کے ساتھ ٦ اور طول کے ساتھ صرف ۳ وجوہ جائز ہیں، کیونکہ ءَامَنتُمْ میں توسط کے ساتھ ءَانَ میں قصر اور ءَامَنتُمْ کے طول کے ساتھ ءَانَ میں توسط و قصر دونوں اس لئے جائز نہیں کہ قوی مد پر ضعیف کو ترجیح لازم آتی ہے۔ وضاحت متعلقہ مسئلہ نمبر ۳ کی دوسری شرط اور خصوصا اس کی دوسری مثال میں گزر چکی ہے اور وہاں صاحب بدور رحمہ اللہ نے بھی یہی مذکورہ حکم لگایا ہے۔

پانچویں صورت: أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُمْ بِهِ ءَآلْئٰنَ وَقَدْ كُنتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُوْنَ ...... وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ أَحَقٌّ هُوَ

اس صورت میں بھی عقلی وجوہ مذکورہ ۲۷ ہی نکلتی ہیں اور بدستور ۱۳ وجوہ صحیح و جائز ہیں اور وہ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(①تا⑤) ءآلٰں میں طول کے ساتھ ءانَ میں قصر اور وَیَسْتَنْبِئُوْنَکَ میں قصر (تو دونوں مذاہب کے مطابق، جب کہ بعض مشائخ کے مذہب کے مطابق)توسط و طول یہ تینوں وجوہ ہوں گی، ءانَ میں توسط و طول تیسری شرط کی بنا پر ناجائز ہیں۔ یونہی ءانَ میں توسط یا طول کے ساتھ وَیَسْتَنْبِئُوْنَکَ میں جمہور کے مذہب پر توسط یا طول ہوگا۔

(⑥تا ⑧) ءآلٰں میں قصر کے ساتھ ءانَ میں بھی صرف قصر اور وَیَسْتَنْبِئُوْنَکَ میں قصر (دونوں مذاہب پر، جبکہ بعض مشائخ کے مذہب کے مطابق) توسط و طول یہ تینوں اَوجہ جائز ہیں، اور ءانَ میں توسط و طول تیسری شرط کی بنا پرنا جائز ہیں۔

(⑨ تا⑬) ءآلٰں میں تسہیل کے ساتھ ءانَ میں قصر اور وَیَسْتَنْبِئُوْنَکَ میں (دونوں مذاہب کے مطابق) قصر اور (بعض کے ہاں) توسط و طول، یونہی ءانَ میں توسط اور طول کے ساتھ وَیَسْتَنْبِئُوْنَکَ میں بھی بالترتیب توسط و طول جائز ہیں۔

چھٹی صورت: أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُمْ بِهِ ءَآلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُوْنَ ...... وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ أَحَقٌّ هُوَ

اس صورت میں کل عقلی وجوہ،جائز اور ناجائز وجوہ وہی ہوں گی جو کہ تیسری صورت میں گذرچکی ہیں۔یہاں صرف اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ءآلْـٰٔنَ کے پہلے اور بعد میں آنے والی مدود بدل میں بربنائے قاعدہ (وَاللَّفْظُ فِيْ نَظِيْرِهٖ كَمِثْلِهٖ) مقداروں میں مساوات رہے۔

مزید تفصیل کیلیے خاتمۃ المحققین علامہ احمد المتولی رحمہ اللہ کے قصیدہ ،جو کہ ءآلْـٰٔنَ کے احکام پر لکھا گیا ہے، اور اِرشاد المرید کی طرف رجوع فرمائیں۔اس کتاب (اتحاف البریہ) میں علامہ حسن خلف الحسینی رحمہ اللہ نے علامہ متولی رحمہ اللہ سے ءآلْـٰٔنَ میں قول قدیم نقل کیا ہے جبکہ مذہب جدید بعد از تحقیق علامہ المتولی رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا تھا۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعَادًا الأُولىٰ فَـــاقْصُرن وَثَلِّـــثَا	هَمْز وَوَسِّـطْ وَامْدُدِ الْكُلَّ مُحْفِلَا

اور ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ (کی مدبدل میں) تو قصر کر، اور اس کے بعد والی مدبدل میں تینوں وجوہ (قصر، توسط، طول) کر، اور تو دونوں (یعنی ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ اور بعد والی مدبدل) میں توسط اور طول کر۔

شرح: ناظم اس شعر میں ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ کا حکم بیان فرمارہے ہیں۔ کیونکہ ﴿ٱلْأُولَىٰ﴾ کی مدبدل میں اہل اداء کا اختلاف ہے۔ جمہور مدبدل کے قائل ہیں، جبکہ بعض ناقلین مد اس لفظ کو مدبدل سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ اس اختلاف کا فائدہ اس وقت ظاہر ہوگا، جب اس کلمہ کو ماقبل یا مابعد کسی مدبدل کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔

ناظم یہاں یہی بیان کررہے ہیں کہ اگر ﴿ٱلْأُولَىٰ﴾ کو مابعد مدبدل ﴿ءَالَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ﴾ سے ملا کر پڑھا جائے تو کل ۵ وجوہ جائز ہوں گی، جن کی تفصیل یہ ہے:۔

عادا الأولىٰ	آلاء ربك تتمارى
قصر	قصر
قصر	توسط
قصر	طول
توسط	توسط
طول	طول

فائدہ: اگر لفظ ﴿ٱلْأُولَىٰ﴾ کو ماقبل مدبدل کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو بھی ۵ وجوہ جائز ہوں گی۔

ليجزى الذين أساءوا بما	عادا الأولىٰ
قصر	قصر
توسط	قصر
توسط	توسط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طول	قصر
طول	طول

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے 'حرز الامانی' میں کلمہ ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ میں قصر نقل کیا ہے۔

کما قال الشاطبی:

وَعَادَ الأُولَى وَابْنُ غَلْبُونَ طَاهِرٌ بِقَصْرِ جَمِيعِ الْبَاب قَالَ وَقَوَّلَا

اور سوائے ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ کے، اور شیخ ابن غلبون طاھر نے اس پورے باب میں قصر ہی کہا ہے، اور کہلوایا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ در حقیقت اس میں اختلاف ہے، کیونکہ جمہور اہل علم مدبدل کے قائل ہیں جبکہ بعض مدبدل کے قائل نہیں ہیں، اور ساتھ ہی اس کی ضربی وجوہ کو بھی بیان کر دیا ہے۔

وَعَنْ كُلِّهِم بالْمَـدِّ مَاقَبْلَ سَاكِـنٍ	وَفِي الْوَقْفِ وَالْادْغَامِ ثَلِّثْ لِتَجْمُلَا

اور تمام قراء سے مد (طول) منقول ہے (جب حرف مدہ) ساکن حرف سے پہلے واقع ہو، اور حالت وقف و ادغام میں تو تینوں وجوہ (طول، توسط اور قصر) کر، تاکہ تو قرآن کو خوبصورت بنا سکے۔

شرح: حرف مدہ کے بعد آنے والے سکون کی دو قسمیں ہیں:

① سکون لازم: سکون لازم یا تو ادغام کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: ﴿ٱلطَّآمَّةُ﴾ یا بغیر ادغام کے ہوتا ہے جیسے: ﴿ءَآلْـَٰٔنَ﴾ ان دونوں حالتوں میں تمام قراء مد (طول) کرتے ہیں۔ شعر کے پہلے حصے میں یہی بیان ہوا ہے۔

② سکون عارض: سکون عارض یا تو وقف کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ﴿ٱلْعَٰلَمِينَ، نَسْتَعِينُ﴾ یا ادغام کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے، مثلاً: ﴿ٱلرَّحِيمِ ۝ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں حالتوں میں تمام قراء کے لئے تین وجوہ (طول، توسط اور قصر) ہیں۔ شعر کے دوسرے حصے میں یہی بیان ہوا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے 'حرز الامانی' میں سکون لازم اور سکون عارض میں فقط مد عارض وقفی کا حکم بیان کیا تھا، اور سوسی کے ادغام والی صورت کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی بھی وضاحت فرمادی ہے۔

كما قال الشاطبي:

وَعَنْ كُلِّهِمْ بِالْمَدِّ مَا قَبْلَ سَــاكِنٍ وعِنْدَ سُكُونِ الْوَقْفِ وَجْهَانِ أُصِّلا

اور تمام قراء سے مد کرنا ثابت ہے، اس حرف مد میں جو سکون لازم سے قبل ہو، اور سکون وقفی کے وقت دو وجوہ اصل قرار دی گئی ہیں (یعنی تیسری وجہ بھی جائز ہے)

فِ عَنْ بَدَلِ وَالرَّوْمِ كَالْأَصْلِ وُصِّلَا	وَنَحْوِ مَآبٍ لَيْس يَنْقُصُ فِي الْوُقُو

اور مَآبٍ جیسے کلمات میں وقفاً مدبدل کی مقدار کم نہ ہوگی، اور وقف بالروم وصل کی مانند ہی شمار کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی ایسا کلمہ جس میں مدبدل اور وقفاً مد عارض وقفی جمع ہو جائیں جیسے ﴿مُسْتَهْزِءُونَ، مُتَّكِـِٔينَ، مَئَابٍ﴾ تو وقفاً مدبدل کی قوت کم نہیں ہوگی، بلکہ یہ مد عارض وقفی پر مقدم اور اس سے قوی ہوگی۔ لہٰذا وقفاً ورش کے لئے ان جیسے کلمات میں مدبدل کی تینوں وجوہ پڑھی جائیں گی۔ یہ حکم اس وقت ہے جب وقف بغیر روم کے کیا جائے، اور اگر وقف بالروم کیا جائے، تو اس کا حکم وصل والا ہوگا، کیونکہ وقف بالروم میں حرکت کا ایک تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے۔

لِوَرْشٍ وَإِنْ قَلَّلْتَ لَا قَصْرٌ يُجْتَلَا	وَمَعْ فَتْحِ ذِي الْيَا أَوْجُهُ الْعَارِضِ اعْتَبِرْ

اور (مآب میں) ورش کے لئے ذوات الیاء کے فتحہ کے ساتھ عارض وقفی کی تمام وجوہ کا اعتبار کر، اور اگر (ذوات الیاء میں) تقلیل کر رہا ہو تو (مآب میں) قصر ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: ناظم اس شعر میں ﴿ مَتَابِ ﴾ جیسے کلمات کو ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم بیان کررہے ہیں، کہ اگر اس کو ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے جیسے ﴿ذَٰلِكَ مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ ٱلْمَـَٔابِ﴾ تو اس میں ۱۰ وجوہ جائز ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ذوات الیاء پر فتح کے ساتھ مآب پر تینوں وجوہ، پھر ذوات الیاء پر تقلیل کے ساتھ مآب پر طول توسط

یہ پانچ وجوہ وقف بالاسکان کے ساتھ ہیں، پھر یہی پانچ وجوہ وقف بالروم کے ساتھ آئیں گی، جو ٹوٹل دس بن جاتی ہیں۔

وَمُدَّ لَهُ عِنْدَ الْـفَوَاتِحِ مُشْبِعـاً	وَإِنْ عَرَضَ التَّحْرِيْكُ فَاقْصُرْ وَ طَوِّلَا

اور اسی (سکون لازم) کی وجہ سے سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات میں اشباع (مد) کیا گیا ہے، اور اگر (اسی سکون کو) حرکت پیش آجائے تو قصر اور طول کر۔

شرح: اگر حروف مقطعات میں حرف مدہ سکون سے پہلے آجائے، تو تمام قراء اس میں مد مع الاشباع کرتے ہیں جیسے ﴿ حمٓ، صٓ، قٓ ﴾ لیکن اگر حرف ساکن کسی وجہ سے متحرک ہو جائے، جیسے وصلا تمام قراء کے لئے ﴿ الٓمٓ ۝ ٱللَّهُ ﴾ (آل عمران: ۱) میں، اور ورش کے لئے ﴿ الٓمٓ ۝ أَحَسِبَ ﴾ (العنکبوت: ۱) میں ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں دو وجہیں ہیں:

① اصل کا اعتبار کرتے ہوئے طول

② عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر ہوگا۔ توسط کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرز الامانی" میں عارضی حرکت آجانے پر قصر اور طول والا حکم بیان نہیں کیا تھا۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

وَفِي عَيْنِ الْوَجْهَانِ وَالطُّوْلُ فُضِّلَا	وَلِلْمَكِّ هَاتَيْنِ الَّذَيْنِ كَذَا اجْعَلَا

اور (ان حروف مقطعات میں سے) عین (کی یاء) میں (وہی) دو وجوہ (طول، توسط) ہیں، اور ان دونوں میں سے طول افضل قرار دیا گیا ہے، اور مکی کے لئے (دو کلموں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿هَـٰتَيْنِ﴾ اور ﴿ٱلَّذَيْنِ﴾ میں بھی (دونوں وجوہ طول اور توسط) جاری کر دے۔

شرح: یعنی حروف مقطعات میں سے حرف عین میں، جو قرآن مجید میں دو جگہ ﴿كٓهيعٓصٓ﴾ (مریم:۱) اور ﴿حمٓ ۝ عٓسٓقٓ﴾ (الشوریٰ:۱) میں آتا ہے، دو وجوہ طول اور توسط ہیں، اور طول افضل ہے، اور امام ابن کثیر مکی کے لئے دو کلموں ﴿هَـٰتَيْنِ﴾ (القصص:۲۷) اور ﴿أَرِنَا ٱلَّذَيْنِ﴾ (فصلت:۲۹) میں بھی دونوں وجوہ طول اور توسط ہیں۔ کیونکہ مکی ان دونوں کلمات کے نون کو مشدد پڑھتا ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے 'حرز الامانی' میں چونکہ مکی کے لئے ان دو کلمات ﴿هَـٰتَيْنِ﴾ اور ﴿ٱلَّذَيْنِ﴾ کا حکم بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان کی بھی وضاحت فرمادی ہے۔

وَفِي بَدَلٍ أَجْرِ الثَّلَاثَةَ عِنْدَ مَا	تُوَسِّطُ لِيْناً وَامْدُدَنْ إِنْ تُطَوِّلَا

اور مدبدل میں تو تینوں وجوہ جاری کر جب مدلین میں توسط کر رہا ہو، اور (بدل میں) مد (طول) کر، اگر مدلین میں طول کر رہا ہو۔

شرح: یعنی جب مدلین اور مدبدل مل کر آرہی ہوں: جیسے ﴿لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا يُرِيدُ اللّٰهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ﴾ (آل عمران:۱۷۶) تو اس میں ورش کے لئے چار وجوہ جائز ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ:

مدلین کے توسط کے ساتھ مدبدل میں تینوں وجوہ

مدلین کے طول کے ساتھ مدبدل میں صرف طول

فائدہ: اگر مدبدل مقدم ہو اور مدلین مؤخر ہو جیسے ﴿أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا﴾ (البقرہ:۱۷۰) تو تب بھی یہی چار وجوہ جائز ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

مدبدل کے قصر کے ساتھ مدلین میں صرف توسط

مدبدل کے توسط کے ساتھ مدلین میں صرف توسط

مدبدل کے طول کے ساتھ مدلین میں توسط طول

وَمَنْ مَدَّ شَيْئًا وَاوُ سَوْآتٍ قَدْ قَصَرْ	فَلَا مَدَّ فِيهَا عِنْدَ وَرْشٍ فَتُجَمَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلِلْجَزَرِي سَوْآتُ فَاقْصُرْ لِوَاوِهِ	وَثَلِّثْ لِهَمْزَتِهِ وَسِّطْهُمَا كِلَا
وَقَدْ قَالَ أُسْتَاذِي كَذَاكَ مُنْظَرًا	فَأَسْأَلُ رَبِّي أَنْ يَمُنَّ فَيَسْهُلَا

اور (ناقلین روایت ورش میں سے) جس نے ﴿شَيْـًٔا﴾ میں مد (طول) کی ہے، وہ ﴿سَوْءَاتِ﴾ کی واؤ میں قصر کرتا ہے۔ اس کلمہ ﴿سَوْءَاتِ﴾ میں ورش کے لئے مد (طول) نہیں ہے، پس تو اس کو خوبصورتی سے دیکھ۔

اور امام جزری کی تحقیق کے مطابق ﴿سَوْ﴾ (مدلین) کی واؤ میں قصر کر، اور ﴿ءَاتِ﴾ (مدبدل) کے ہمزہ میں تینوں وجوہ پڑھ، پھر ان دونوں (مدلین اور مدبدل) میں توسط کر۔

اور تحقیق میرے استاد نے یہی منظر (وجوہ) بیان کیا ہے، میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ احسان کرتے ہوئے نرمی کرے۔

﴿سَوْءَاتِ﴾ کی واؤ میں مدلین اور الف میں مدبدل ہے۔ لیکن اس کلمہ میں مدلین کا طول ناجائز اور بے اصل ہے، اور اس (طول) کی جگہ قصر ہوگا۔ کیونکہ مدلین میں جو ناقلین طول بتاتے ہیں وہ سب ﴿سَوْءَاتِ﴾ کی واؤ کو طول سے مستثنیٰ قرار دینے پر متفق ہیں۔ البتہ مدبدل جائز ہے، اب چونکہ اس کلمہ میں مدلین اور مدبدل دونوں جمع ہیں چنانچہ کل عقلی چھ وجوہ میں سے مندرجہ ذیل ۴ وجوہ جائز ہیں:

[۱]۔ مدلین میں قصر کے ساتھ مدبدل میں تینوں وجوہ ہوں گی، جبکہ

[۲]۔ مدلین میں توسط کے ساتھ مدبدل میں صرف توسط ہوگا۔

باقی دو وجوہ (مدلین میں توسط کے ساتھ مدبدل میں قصر اور طول) ناجائز ہیں۔

فائدہ: علامہ جعبری ﴿سَوْءَاتِ﴾ کی واؤ میں طول بھی بتاتے ہیں، اور ﴿سَوْءَاتِ﴾ کی کل ضربی وجوہ جو کہ ۹ بنتی ہیں، سب کو جائز کہتے ہیں۔ لیکن محققین کا مذہب پہلا ہے، اور محقق امام جزری بھی اسی کے حامی و قائل ہیں۔

فائدہ: اگر ﴿سَوْءَاتِ﴾ کو بعد میں آنے والی ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے جیسے ﴿يَبَنِيٓ ءَادَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَٰرِي سَوْءَٰتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ ٱلتَّقْوَىٰ﴾ تو ۵ وجوہ جائز ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① مدلین ﴿ سَوْ ﴾ میں قصر کے ساتھ مدبدل ﴿ ءَاتِ ﴾ میں قصر اور ذوات الیاء میں فتح۔

② مدلین ﴿ سَوْ ﴾ میں قصر کے ساتھ مدبدل ﴿ ءَاتِ ﴾ میں توسط اور ذوات الیاء میں تقلیل۔

③ مدلین ﴿ سَوْ ﴾ میں توسط کے ساتھ مدبدل ﴿ ءَاتِ ﴾ میں توسط اور ذوات الیاء میں تقلیل۔

④ ،⑤۔ مدلین ﴿ سَوْ ﴾ ذ میں قصر کے ساتھ مدبدل ﴿ ءَاتِ ﴾ میں طول اور ذوات الیاء میں فتح و تقلیل۔[1]

[1] بلوغ الأمنية:۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الهمزتين من كلمة

أَأَمنتُمْ وَالنَّحو سَهِّلْ لِوَرْشِهِمْ	وَإِبدَالُهُ قَدْ شَذَّ فَاجْعَلْهُ مُهْمَلَا

﴿ءَامَنتُم﴾ ءأمنتم اور اس جیسے دیگر کلمات (جیسے ﴿ءَأَٰلِهَتُنَا﴾ میں ورش کے لئے تسہیل کر، اور اس کا ابدال تحقیق شاذ ہے، پس تو اس کو مہمل کر دے۔

شرح: ناظم اس شعر میں یہ اشارہ فرما رہے ہیں کہ ء أمنتم (تین جگہ الاعراف، طہ، اور الشعراء میں) اور ء أمنتم (الزخرف) میں ورش کے لئے فقط تسہیل ہے، (ابدال نہیں ہے) کیونکہ ایک کلمہ میں آنے والے دو ہمزوں میں ابدال نقل کرنے والوں نے ان دونوں کلمات میں ورش کے لئے فقط تسہیل ہی نقل کی ہے۔

فائدہ: ء أمنتم میں تینوں جگہ اور ء أمنتم میں کلمہ طویل ہونے کی وجہ سے نہ ورش کے لئے ابدال ہے، اور نہ قالون، بصری، ہشام کے لئے ادخال الف ہے۔ ابدال نقل کرنے والوں کا قول درست نہیں ہے۔ (عنایات رحمانی: ۱/۱۸۵)

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں ہمزتین فی کلمہ کا ایک عمومی حکم بیان کیا تھا، اور اس عمومی حکم میں سے ورش کے لئے مذکورہ کلمات کو مستثنیٰ نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے۔

أَأَنْت فَسَهِّلْ مَعْ أَرَيْتَ بِوَقْفِهِ	وَيَمْنَعُ إِبْدَالًا سَوَاكِنُهُ الوِلَا

ء أنت کے ساتھ أرئیت میں (ورش کے لئے) وقفا تسہیل کر، اور اس کے مسلسل آنے والے ساکن حروف نے ابدال کو منع کر دیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں یہ اشادہ کر رہے ہیں کہ ءأنت اور أرئیت پر وقفا ورش کے لئے صرف تسہیل ہے، ابدال نہیں ہے، تاکہ اجتماع ثلاث سواکن لازم نہ آئے، کیونکہ لغت عرب میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

فائدہ: ءأنتم، أرئیتکم اور أرئیتم میں وقفا چونکہ تین ساکن جمع نہیں ہوتے، لہٰذا ان کلمات میں وقفا بھی دونوں وجوہ (تسہیل اور ابدال) جائز ہیں۔ (عنایات رحمانی: ۱/۱۸۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: دیکھئے شاطبیہ کے شعر نمبر (۵۲) کا پس منظر۔[1]

وَإِنْ هَمْزُ وَصْلٍ بَيْنَ لَامٍ مُسَكَّنٍ	وَهَمْزَةِ الإِسْتِفْهَامِ فَامْدُدْهُ مُبْدِلَا
فَلِلْكُلِّ ذَا أَوْلَى، وَلَكِنْ إِذَا طَرا	تَحَرُّكُهُ فَالمَدُّ وَالْقَصْرُ أُعْمِلَا

اور اگر ہمزہ وصلی ساکن کئے ہوئے لام (تعریف) اور ہمزہ استفہام کے درمیان (واقع ہورہا) ہو، تو ان کلمات کے دوسرے ہمزہ کو ابدال مع الطول کے ساتھ پڑھ۔ تمام قراء کے لئے یہ ابدال مع الطول اولیٰ ہے۔ لیکن اگر اس کو حرکت پیش آجائے تو (اصل کا اعتبار کرتے ہوئے) مد اور (عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے) قصر دونوں پر عمل کیا گیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں یہ بیان کررہے ہیں کہ اگر ہمزہ وصلی لام تعریف اور ہمزہ استفہام کے درمیان واقع ہو، تو تمام قراء اس میں ابدال کرتے ہوئے مد (طول) کرتے ہیں۔ اور یہ ہمزہ وصلی چار کلمات میں آتا ہے:

[۱]۔ ءآلذکرین (دو جگہ)　　[۲]۔ ءآلئن (دو جگہ)

[۳]۔ ءآللہ (دو جگہ)　　[۴]۔ ءآلسحر۔

لیکن اگر کسی سبب سے (لام تعریف کے سکون پر) حرکت آجائے تو مد اور قصر دونوں جائز ہیں، اور یہ سبب فقط ایک کلمہ "ءآلئن" میں واقع ہوا ہے۔

پس منظر: (اس کا پس منظر واضح ہے، شاطبیہ کا شعر نمبر ۱۰/ ۱۹۲ دیکھیں۔)

وآئِمَّةً سَهِّلْ أَوِ ابْدِلْ لِنَافِعٍ	ومك وَبَصْرِى فَفِى النَّشْرِ عَوَّلَا

اور أئمة میں تسہیل یا ابدال کر، نافع، مکی، بصری کے لئے، پس نشر میں اس (ابدال والی وجہ) پر اعتماد کیا گیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں یہ اشارہ فرمارہے ہیں کہ نافع، مکی اور بصری کے لئے أئمۃ میں تسہیل اور ابدال دونوں وجوہ جائز ہیں اور نشر میں اسی پر اعتماد کیا گیا ہے۔

پس منظر: شاطبیہ کا شعر نمبر ۱۷/ ۱۹۹ دیکھیں۔

[1] یہ نمبر نگ امانیہ شرح شاطبیہ از قاری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے لی گئی ہے، ہر جگہ اسی نمبر نگ کو سامنے رکھ کر دیکھ لیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الھمزتین من کلمتین

وَأَسْقَطَ الْأُوْلٰی فِي اتِّفَاقِهِمَا مَعاً	وَقِیلَ أُخْرَاهَا یَرْوِي لِذَاكَ فَتَی الْعَلَا

اور جس وقت دو متفق الحرکت ہمزے اکٹھے آجائیں، تو پہلے ہمزہ کو تو ساقط کر دے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسرے ہمزہ (کو ساقط کر دے)، اس اختلاف کو ابو عمرو بصری نے روایت کیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں امام ابو عمرو بصری کا اختلاف بیان کر رہے ہیں کہ جب دو ہمزے دو کلموں میں متفق الحرکت آجائیں، تو ان دونوں میں سے کس ہمزہ کو حذف کیا جائے گا، اس کی تعیین نہیں ہے۔ جمہور اہل اداء پہلے ہمزہ کو حذف کرنے کے قائل ہیں، جبکہ بعض نے دوسرے ہمزہ کو حذف کرنے کا کہا ہے۔ اس اختلاف کا فائدہ تب ظاہر ہوگا، جب ایسے کلمات سے پہلے کوئی مد آجائے جیسے: ﴿وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ﴾ [المائدۃ:٦] یہاں دونوں میں سے ایک ہمزہ حذف کرنے پر تین وجوہ ہوں گی۔ وہ اس طرح کہ ﴿ مَّرْضَىٰٓ أَوْ ﴾ (کی مد منفصل) میں قصر کے ساتھ ﴿جَآءَ أَحَدٌ﴾ میں قصر اور مد۔ پھر ﴿مَّرْضَىٰٓ أَوْ ﴾ میں مد کے ساتھ کے ﴿جَآءَ أَحَدٌ﴾ میں فقط مد ہوگی۔ ﴿ مَّرْضَىٰٓ أَوْ﴾ مد کے ساتھ جآء احد میں قصر منع ہے) کیونکہ ﴿جَآءَ أَحَدٌ﴾ میں اگر پہلا ہمزہ محذوف مانیں تو یہ مد منفصل کے قبیل سے ہوگا چنانچہ ﴿مَّرْضَىٰٓ أَوْ﴾ اور ﴿جَآءَ أَحَدٌ﴾ دونوں میں مد منفصل کی مساوی مقدار قصر اور مد ہوگی۔ اور اگر دوسرا ہمزہ محذوف مانیں تو یہ ﴿جَآءَ﴾ مد متصل کے قبیل سے ہوگا۔ چنانچہ ﴿مَّرْضَىٰٓ أَوْ ﴾ کی مد منفصل میں مد کے ساتھ ﴿جَآءَ أَحَدٌ﴾ کی مد متصل میں قصر کی کوئی وجہ ثابت نہیں ہے۔

فائدہ: جمہور اہل اداء نے پہلے ہمزہ کا اسقاط ہی تسلیم کیا ہے، جیسا کہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، لہٰذا یہاں مد منفصل کی شکل ہوگی اور اس میں قصر و توسط طے ہوگا۔ (امانیہ شرح شاطبیہ شعر: ۲/۲۰۳)

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں فقط ایک ہی مذہب بیان کیا تھا، چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب اتحاف البریہ نے اس میں واقع اختلاف کی بھی وضاحت فرمادی ہے۔ (دیکھیں شعر نمبر ۱/۲۰۲)

وَالْأُخْرَى كَمَدٍّ عِنْدَ وَرْشٍ وَ قُنْبُلٍ	وَقَدْ قِيْلَ مَحْضُ الْمَدِّ عَنْهَا تَبَدَّلَا
وَمُدَّ إِذَا كَانَ السُّكُونُ بُعَيْدَهُ	وَإِنْ طَرَأَ التَّحْرِيكُ فَاقْصُرْ وَطَوِّلَا

اور دوسرا ہمزہ مسہل ہوگا، ورش اور قنبل کے لئے، اور بے شک یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دوسرا ہمزہ خالص صرف مد سے بدل جاتا ہے، اور مد (طول) ہے، جب اس کے بعد سکون (اصلی) ہو، اور اگر اس ساکن حرف پر حرکت آجائے، تو قصر اور طول کر۔

شرح: یعنی ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکت میں قنبل اور ورش کے لئے دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں: [۱]۔ تسہیل [۲]۔ ابدال۔

اگر دوسرے ہمزہ (مبدلہ) کے بعد حرف صحیح ساکن ہو تو وہاں مدلازم کی بناء پر طول ہوتا ہے، جیسے جآء آمرنا، ھٰٓؤُلَآئِین، اور اگر یہ ساکن حرف کسی وجہ سے متحرک ہو جائے تو (اصل کا اعتبار کرتے ہوئے) مد اور (عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے) قصر کریں گے۔ چنانچہ علی البغاء ان اردن، "للنبی ان أراد" میں ورش کی قراءۃ پر اور "النسآء ان اتقین" میں ورش اور قنبل دونوں کی قراءات پر (ساکن حرف پر) حرکت آجانے کی وجہ سے دو وجوہ قصر اور طول جائز ہیں۔

پس منظر: شاطبیہ کے شعر نمبر ۲۰۶/۵ کی شرح میں مرقوم ہے کہ اگر حرف ساکن پر حرکت آجائے تو قصر اور مد دونوں وجوہ جائز ہیں، ورنہ مدلازم ہونے کی بنا پر فقط مد ہی ہے۔

وَجَـاءَ آلَ أَبْدِلَنْ عِنْدَ وَرْشِهِمْ	بِقَصْرٍ وَ مَدٍّ فِيْهِ قُلْ وَلِقُنْبُلَا

اور "جآء آل" میں ورش اور قنبل کے نزدیک ابدال مع القصر والمد کر۔

شرح: یعنی اگر ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکت کے دوسرے ہمزہ میں ابدال کرنے کے بعد، اس (مبدلہ ہمزہ) کے بعد حرف مدہ آرہا ہو جیسے: "جاء آل لوط، جاء آل فرعون" تو حالت ابدال میں ورش اور قنبل کے لئے دو وجوہ (مد اور قصر) جائز ہیں۔

چنانچہ ورش کے لئے اس کلمہ میں ۵ وجوہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابدال کے ساتھ دو مد اور قصر
تسہیل کے ساتھ مد بدل کی تینوں
اور تقلیل کے لئے ۶ وجوہ ہیں۔
ابدال کے ساتھ دو مد اور قصر
تسہیل کے ساتھ فقط قصر

وَإِنْ حَرْفُ مَد قَبْلَ هَمْزِ مُغَيَّرِ	يَجُزْ قَصْرُهُ وَالْمَدُّ مَازَالَ أَعْدَلَا
إِذَا أَثَرُ الْهَمْزِ الْمُغَيَّرِ قَدْ بَقِي	وَمَعْ حَذْفِهِ فَالْقَصْرُ كَانَ مُفَضَّلَا
وَفِي هَؤُلَا إِنْ مَدُّهَا مَعْ قَصْرِ مَا	تَلَاهُ لَهُ امْنَعْ مُسْقِطًا لَا مُسَهِّلَا

اور اگر حرف مدہ ہمزہ مغیرہ سے پہلے پایا جا رہا ہو، تو اس میں قصر جائز ہے، اور مد ہمیشہ بہتر رہا ہے۔ جب ہمزہ مغیرہ کا اثر (یعنی تسہیل وغیرہ میں) باقی رہ جائے۔ اور ہمزہ مغیرہ کے حذف کے ساتھ تحقیق قصر کو فضیلت دی گئی ہے۔ اور (لفظ) "ھؤلاء إن" میں (چار عقلی وجوہ میں سے) ھاء کے مد کے ساتھ "أولاء ان" میں قصر کو اس (بصری) کے لئے منع کر دیا۔ (پہلے ہمزہ کا) اسقاط کرتے ہوئے، نہ کہ تسہیل کرتے ہوئے۔ (یعنی یہ وجہ اسقاط والی حالت میں منع ہے۔)

شرح: اگر حرف مدہ ہمزہ مغیرہ سے پہلے آجائے تو اس میں دو وجوہ قصر اور مد جائز ہیں۔ اور اگر ہمزہ مغیرہ کا اثر باقی ہو (جیسے تسہیل میں ہوتا ہے) تو مد کرنا راجح ہے، اور اگر ہمزہ مغیرہ حذف ہو تو قصر کرنا راجح ہے۔

اور "هٰؤلاء إن" کو ابو عمرو بصری کے لئے جب ہمزہ کے اسقاط کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کے لئے تین وجوہ جائز ہیں:
ھاء کے قصر کے ساتھ اولاء میں مد اور قصر
ھاء کے مد کے ساتھ اولاء میں حرف مد
جبکہ ھاء کے مد کے ساتھ اولاء میں قصر ناجائز ہے۔
پس منظر: شاطبیہ کے شعر نمبر ۲۰۷/۷ کو دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الھمز المفرد

فَقَدْ عَرَضَ التَّسْكِيْنُ لِلْحَقِّ فَاقْبَلَا	وَبَارِئْكُمْ فَاهْمِزْ فَقَطْ عِنْدَ صَالِحٍ

اور "بارئکم" کو فقط ہمزہ سے پڑھ، سوسی کے نزدیک۔ تحقیق اس کو سکون لاحق ہوا ہے، جو کہ برحق ہے، پس تو اسی کو قبول کر لے۔

شرح: سورۂ بقرہ میں دو جگہ "بارئکم" آتا ہے۔ سوسی نے دونوں جگہ ہمزہ کو ساکن پڑھا ہے، لہٰذا یہ کلمہ بھی سوسی کے لئے ابدال سے مستثنیٰ ہوگا۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے 'حرز الامانی' میں شیخ طاہر بن غلبون سے سوسی کے لئے ابدال نقل کیا تھا۔

کما قال الشاطبي:

وبارئكم بالهمز حال سكونه — وقال ابن غلبون بياء تبدلا

اور بارئکم کو ہمزہ ہی کے ساتھ پڑھا ہے، اس کے سکون کی حالت میں، اور ابوالحسن ابن غلبون نے ہمزہ ساکنہ کو یاء سے بدلا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ سوسی کے لئے اس کلمہ میں ابدال نہیں ہے، بلکہ یہ کلمہ بھی مستثنیات میں سے ہے، وہ صرف ہمزہ کو ساکن پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب النقل والسکت

سِوَى حَرْفِ مَدٍّ وَاحْذِفِ الْهَمْزَ مُسَهِّلَا	وَحَرِّكْ لِوَرْشٍ كُلَّ سَاكِنٍ آخِرٍ

اور تو حرکت دے ورش کے لئے ہر ساکن آخر کو، سوائے حروف مدہ کے، اور ہمزہ کو آسانی کی غرض سے حذف کر دے۔

شرح: یعنی جب کہ کسی کلمہ کا آخری حرف ساکن ہو، اور حرف مدہ نہ ہو، اور اس کے بعد آنے والے کلمے کا پہلا حرف ہمزہ ہو، تو ورش کے لئے اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کے ساکن حرف کو دے دی جائے گی، اور ہمزہ کو آسانی کی غرض سے حذف کر دیا جائے گا۔

جیسے: من آمن، قد أفلح، متاع إلى، يوم أجلت۔

اور اگر پہلے کلمہ کا آخری حرف، حروف مدہ میں سے ہو تو نقل حرکت نہیں ہوگی جیسے قالوا آمنا، في أنفسكم۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے 'حرز الامانی' میں ساکن آخر سے حروف مدہ کو مستثنیٰ نہیں کیا تھا۔

کما قال الشاطبی:

وحرك لورش كل ساكن آخر صحيح بشكل الهمز واحذفه مسهلا

اور تو حرکت دے، ورش کے لئے ہر ساکن آخر صحیح کو ہمزہ کی شکل (یعنی حرکت) کے ساتھ، اور ہمزہ کو حذف کر دے آسانی کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس شعر میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے۔

فائدہ: میری رائے کے مطابق امام شاطبی رحمہ اللہ کے قول (ساکن آخر صحیح) میں "صحیح" کی قید سے حروف علت (واؤ، الف، اور یاء) خود بخود ہی مستثنیٰ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ کا مذکورہ شعر تحصیل حاصل محسوس ہوتا ہے، جس کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

فائدہ: جہاں جہاں ورش نقل حرکت کرتا ہے، ان تمام مقامات میں امام حمزہ بھی وقفا (ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ میں) نقل حرکت کرتے ہیں۔

وَلَا نَقْلَ فِي مِيْمِ الْجَمِيْعِ لِحَمْزَةٍ	بَلِ الْوَقْفُ حُكْمُ الْوَصْلِ فِيْهَا تَنَقَّلَا

اور امام حمزہ کے لئے میم جمع میں نقل حرکت نہیں ہے، بلکہ وقف میں وصل والا حکم ہی نقل کیا گیا ہے۔

شرح: ناظم یہاں نقل حرکت سے مستثنیٰ کلمات کا دوسرا اصول بیان کر رہے ہیں، کہ وقفا امام حمزہ (جو نقل حرکت کرتے ہیں) میم جمع میں نقل حرکت نہیں کریں گے، بلکہ وقف کو بھی وصل پر ہی محمول کیا جائے گا۔ جیسے: عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ، ﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ﴾

فائدہ: ہمزہ قطعی سے پہلے آجانے کی صورت میں چونکہ ورش میم جمع میں صلہ کرتا ہے، لہٰذا میم جمع میں ورش کے لئے بھی نقل حرکت نہیں ہوگی۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے 'حرز الامانی' میں میم جمع پر نقل حرکت کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے، چنانچہ اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

وَفِي أَلْ بِنَقْلٍ قِفْ وَسَكْتٍ لِسَاكِتٍ	عَلَيْهَا وَعِنْدَ التَّارِكِيْنَ لَهُ انْقُلَا

اور (لام تعریف) أل میں نقل حرکت کرتے ہوئے وقف کر، اور اس (لام تعریف) پر سکتہ کرنے والوں کے لئے (وقفا) سکتہ کر، اور (وصلاً) ترک سکتہ (یعنی عدم سکتہ) کرنے والوں کے لئے (وقفا) نقل کر۔ (یعنی جو قراء لام تعریف میں وصلاً عدم سکتہ کرتے ہیں، ان کے لئے وقفا عدم سکتہ کی بجائے نقل ہے، اور عدم سکتہ نہیں ہے۔)

شرح: لام تعریف (جیسے ﴿الْأَرْضِ﴾) میں وصلاً خلف کے لئے سکتہ، اور خلاد کے لئے سکتہ وعدم سکتہ دو وجوہ ہیں۔ لہٰذا وقف میں بھی وہی وجوہ ہونی چاہئیں تھیں، جو وصلاً منقول ہیں۔ لیکن ناظم نے یہاں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے، کہ وصلاً ایک وجہ (نقل) زیادہ کر دی جائیگی، اور ایک وجہ (عدم سکتہ) کم دی جائے گی، کیونکہ لام میں وصلاً عدم سکتہ کرنے والوں (خلاد) نے وقفا نقل کی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ لام تعریف والے کلمہ پر وقفا خلف اور خلاد دونوں کے لئے دو وجوہ (۱) نقل (۲) سکتہ ہوں گی، کیونکہ خلاد کا عدم سکتہ وقفا جائز نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے باب النقل والسکت کے تحت (ابو الفتح فارس اور ابن غلبون کے) دو مذاہب بیان کئے ہیں، جن کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ ساکن الموصول (﴿ٱلْأَرْضِ﴾ وغیرہ) اور شیئاً، شیئٍ میں خلف کے لئے صرف سکتہ ہے، جبکہ خلاد کے لئے سکتہ، عدم سکتہ دو وجوہ ہیں، اور ساکن المفصول (جیسے ﴿من آمن﴾، ﴿قَدْ أَفْلَحَ﴾) میں خلف کے لئے سکتہ، عدم سکتہ اور خلاد کے لئے صرف عدم سکتہ ہے، اور وقفاً پورے امام حمزہ کے نزدیک (﴿ٱلْأَرْضِ﴾ اور ساکن المفصول دونوں میں) نقل حرکت ہے۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ اختلاف وصل ووقف کی قید لگائے بغیر بیان کیا ہے۔ جس سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ اختلاف دونوں حالتوں (وقفاً ووصلاً) میں ہے۔ چنانچہ اس شبہ کا ازالہ کرنے کے لئے صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ لام تعریف (أل) میں عدم سکتہ کرنے والوں نے بھی وقفاً نقل کی ہے۔ لہٰذا پورا امام حمزہ وقفاً لام تعریف پر دو وجوہ (نقل اور سکتہ) کرے گا، جبکہ خلاد کی تیسری وجہ (عدم سکتہ) جائز نہیں ہے۔ یہ حکم صرف لام تعریف کا ہے جبکہ شیئٍ، شیئا اور ساکن المفصول اپنی اصل پر قائم ہیں۔

وَإِنْ كُنْتَ مُعْتَدا بِعَـارِضِهِ فَـلَا	وَتَبْدَأْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فِي النَّقْلِ كُلِّهِ
فَإِنْ تَبْتَدِي بِاللَّامِ فَالْقَصْرُ أُعْمِلَا	وَفِي نَحْوِ لاٰنَ إِبْدَأْ بِهَـمْزٍ مُثَـلِّـثًا

اور تو ہمزہ وصلی سے ابتداء کر، پورے باب النقل میں، اور اگر تو اس کو پیش آنے والی (نقل) کو شمار کرے (یعنی نقل حرکت کی عارضی حرکت کو اصلی شمار کرے) تو ہمزہ وصلی سے ابتداء، نہ کر (بلکہ حرکت والے حرف سے ابتداء کر)

اور "لان" جیسے کلمات میں ہمزہ وصلی سے ابتداء کرتے ہوئے (ورش کے لئے مدبدل کی) تینوں وجوہ پڑھ، اور اگر تو "لام" سے ابتداء کرے، تو فقط قصر پر ہی عمل کیا گیا ہے (یعنی "لان" کی مدبدل میں صرف قصر ہوگا)

شرح: یعنی کلمہ جب معّرف باللام ہو، اور لام تعریف ہمزہ قطعی والے کسی کلمہ پر داخل ہو جیسے ﴿ٱلْأَرْضِ﴾ ﴿ٱلْإِنسَٰنِ﴾ وغیرہ، تو نقل حرکت کی صورت میں ہمزہ وصلی کے ساتھ اور ہمزہ وصلی کے بغیر دونوں طرح ابتداء کرسکتے ہیں۔ اَلَرْض، اَلِنْسَان پڑھیں، یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لْاَرْض، لِنْسَان پڑھیں، دونوں طرح ہی جائز ہے۔ کیونکہ ہمزہ وصلی مابعد ساکن سے ابتداء کرنے کے لئے لایا جاتا ہے، اور نقل حرکت کی وجہ سے وہ ساکن (لام) متحرک ہو گیا ہے، لہٰذا ہمزہ وصلی کی عارضی طور پر ضرورت نہیں رہی۔

اسی اصول کے تحت اگر "آلان" سے ابتداء ہمزہ وصلی کے ساتھ کی جائے، تو ورش کے لئے مدبدل کی تینوں وجوہ جائز ہوں گی، اور اگر ہمزہ وصلی کے بجائے لام سے ابتداء کی جائے جیسے (لان) تو ورش کے لئے فقط قصر ہی ہو گا۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے باب النقل میں ہمزہ وصلی اور نقل حرکت سے متحرک ہونے والے حرف دونوں سے ابتداء کرنے کا حکم بیان کیا ہے، لیکن "لان" جیسے کلمات میں ورش کی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان اشعار میں اس کا حکم واضح کر دیا ہے۔ جیسا کہ اوپر گزر رہا ہے۔

وَفِي بِئْسَ لِأَسْمُ ابْدَأْ بِأَلْ أَوْ بِلَامِهِ	فَقَدْ صُحِّحَ الْوَجْهَيْنِ فِي النَّشْرِ لِلْمَلَا

اور ﴿بِئْسَ ٱلِٱسْمُ﴾ میں "أل" (یعنی ہمزہ وصلی) یا "لام" کے ساتھ ابتداء کر، اور محقق (امام جزری نے) نشر میں ان دونوں وجوہ کو تمام قراء کے لئے صحیح قرار دیا ہے۔

شرح: مذکورہ اصول کے مطابق ﴿ بِئْسَ ٱلِٱسْمُ ﴾ میں اگر ﴿ ٱلِٱسْمُ ﴾ سے ابتداء کی جائے، تو ہمزہ وصلی کے ساتھ ﴿أَلِسْم﴾ اور بلا ہمزہ وصلی ﴿لِسْم﴾ تمام قراء کے لئے دونوں طرح ابتداء کرنا جائز ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کلمہ کو تمام قراء کے لئے بیان نہیں کیا تھا۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے۔

وَنَقْلُ ردا عَنْ نَافِعٍ وَ كِتَـــابِيَهْ	بالإسْكَانِ عَنْ وَرْشٍ أَصَـحُّ تَقَبُّلَا
وَأَدْغِمْ لَهُ هَا مَالِيَهْ عِنْدَ نَقْـــلِهِ	وأظهر بسكت مسكنا يا أخا العلا

اور نافع سے لفظ ﴿رِدْءًا﴾ میں نقل حرکت ثابت ہے، اور ورش سے (﴿ كِتَـٰبِيَهْ ﴾ کی ھاء کو اسکان کے ساتھ پڑھنا مقبولیت میں زیادہ صحیح ہے۔

اور ورش کے لئے ﴿مَالِيَهْ﴾ کی ھاء میں ادغام کر ﴿كِتَـٰبِيَهْ ۞ إِنِّي﴾ میں نقل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے وقت، اور اظہار کر (مَالِيَهْ میں) (﴿كِتَٰبِيَهْ﴾ کے) سکتہ کے ساتھ آرام کرتے ہوئے، اے بلند بھائی۔

شرح: یعنی کلمہ ﴿رِدْءًا﴾ میں ہمزہ کی حرکت کو دال پر منتقل کرنا، اور ہمزہ کو حذف کر دینا نافع کے لئے ثابت ہے، اور وقفا یہ تنوین الف سے بدل جائے گی۔ اور لفظ ﴿كِتَٰبِيَهْ ۞ إِنِّي﴾ میں ورش کے لئے اسکان ہاء اور انی کے ہمزہ کو باقی رکھنا زیادہ صحیح ہے۔ زیادہ صحیح کا مطلب یہ ہے کہ نقل حرکت بھی (کم صحیح) جائز ہے۔ لہٰذا ورش کے لئے دو وجوہ ہوگئیں، اور تحقیق ہمزہ اس لئے زیادہ صحیح ہے، کیونکہ یہ ھاء سکتہ ہے، اور ہاء سکتہ میں سکون اصل ہوتا ہے۔

اس کے بعد ناظم فرماتے ہیں کہ اگر ورش کے لئے ﴿كِتَٰبِيَهْ ۞ إِنِّي﴾ سے لے کر ﴿مَالِيَهْ ۞ هَلَكَ﴾ تک پڑھا جائے تو دو وجوہ جائز ہوں گی:

① ﴿كِتَٰبِيَهْ ۞ إِنِّي﴾ میں تحقیق کے ساتھ ﴿مَالِيَهْ ۞ هَلَكَ﴾ میں اظہار (یعنی وقفہ لطیفہ)

② ﴿كِتَٰبِيَهْ ۞ إِنِّي﴾ میں نقل حرکت کے ساتھ ﴿مَالِيَهْ ۞ هَلَكَ﴾ میں ادغام

پس منظر: امام شاطبی رحمہ اللہ نے ﴿كِتَٰبِيَهْ ۞ إِنِّي﴾ کا اختلاف تو بیان کیا ہے (جیسا کہ شعر نمبر ۹/۲۳۴) میں مذکور ہے) لیکن ﴿مَالِيَهْ ۞ هَلَكَ﴾ کا اختلاف اور ان دونوں (﴿كِتَٰبِيَهْ ۞ إِنِّي﴾ سے لے کر ﴿مَالِيَهْ ۞ هَلَكَ﴾ تک) کو ملا کر پڑھنے کی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے ان وجوہ کی وضاحت فرمادی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب وقف حمزة وهشام على الهمز

كَـذَلِكَ رُؤْيَا ثُمَّ تُؤْوِي فَحَصِّـلَا	وَرِئْيًا بِإِظْهَـارٍ وَإِدْغَـامِهِ رَوَوْا

اور رئیا میں اظہار و ادغام دونوں روایت کئے گئے ہیں۔اسی طرح (یہی حکم) رؤیا اور تؤوی (تؤویہ) میں بھی حاصل کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی لفظ "رئیا" (مریم:۷۴) کے ہمزہ ساکنہ کو یاء کے ساتھ ابدال کے بعد اظہار اور ادغام دونوں وجوہ سے پڑھنا جائز ہے اور یہی حکم "تؤویہ ،تؤوی" اور "رؤیا" کا بھی ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فقط ایک لفظ "رئیا" بیان کیا تھا، جس سے محسوس ہوتا تھا کہ یہ حکم فقط اسی ایک کلمہ میں ہی ہے، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی، کہ اس کے ساتھ دیگر تین مزید کلمات (رؤیا،تؤوی تؤویہ) کا بھی یہی حکم ہے۔

مِنَ الْهَمْزِ سِيْنٍ كَافٍ فَا وَاوٍ انْقُـلَا	كَمَا هَا وَيَا وَاللَّامِ وَالْبَا وَنَحْـوِهَا

اور وہ زائد حروف ھا، یا، لام، با، اور ان جیسے دیگر حروف ہمزہ، سین، قاف، فا، واؤ ہیں۔

شرح: یعنی وہ ہمزہ جو حقیقت میں مبتدیہ ہو، مگر چند زائد حروف شروع میں آجانے کی وجہ سے متوسط بن جائے، تو اس کی تخفیف میں دو وجوہ (تغییر + تحقیق) جائز ہیں۔ وہ زائد حروف درج ذیل ہیں:

ھائ،یائ،لام،بائ،ھمزہ،سین،کاف،فا،واؤ

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرزالامانی" میں متوسط بزوائد پر آنے والے حروف کی مکمل تعداد بیان نہیں کی تھی، لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس تعداد کو مکمل کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب فی الإدغام الصغیر

وَفِي نَحْوِ فِي يَوْمٍ عَنِ الْكُلِّ فَانْقُلَا	وَفِي وَجَبَتْ عِنْدَ ابْنِ ذَكْوَانَ أَظْهِرَا

اور "وجبت جنوبہا" میں ابن ذکوان کے نزدیک اظہار ہے اور "فی یوم" جیسے کلمات میں تمام قراء سے اظہار منقول ہے۔

شرح: یعنی "وجبت جنوبہا" (الحج:۳۶) میں ابن ذکوان کے لئے صرف اظہار ہے، ادغام صغیر نہیں ہے۔ اسی طرح "فی یوم" جیسے کلمات (یعنی وہ کلمات جن میں پہلا ساکن حرف مدہ ہو) میں تمام قراء کے لئے اظہار ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمہ اللہ نے چونکہ "حرز الامانی" میں ابن ذکوان کے لئے "وجبت جنوبہا" میں خلف (اظہار وادغام) نقل کیا ہے۔

کما قال الشاطبی:

وَفِي وَجَبَتْ خلف ابْنِ ذَكْوَانَ يفتلا ....

اور "وجبت جنوبہا" میں ابن ذکوان کا خلف نقل کیا گیا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس امر کی وضاحت فرمادی ہے، کہ اس کلمہ میں ابن ذکوان کے لئے خلف (اظہار وادغام دووجوہ) کی بجائے صرف اظہار ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الإمالة

وَ حَرْفَي رَأَى لِلسُّوسِي فَافْتَحْ لِسَاكِنٍ	وَرَا غَيْرِهِ كَـالْهَمْزِ فِي وَنَـأَى كِـلَا
وَقَبْلَ السُّكُونِ الرَّا أَمِلْ فِي صَفًّا وَمَا	أَتَاكَ بذا فِي الْبَيْتِ عَنْ شُعْبَةَ أَهْمِلَا

اور "رأء" کے دونوں حرفوں (را اور ہمزہ) میں سوسی کے لئے فتح ہے، ساکن حرف (سے پہلے آنے) کی وجہ سے، اور غیر ساکن (سے پہلے آنے والے رآی کی راءمیں) "ونأی" کے ہمزہ میں (فتح) کی مانند (فتح) ہے، جو دو جگہ (سورۃ الاسراء اور سورۃ فصلت) میں آیا ہے۔(یعنی "را" میں فتح ہوگا جبکہ ہمزہ میں امالہ ہوگا جیسے رأی کوکبا(الانعام:۷۶)

اور سکون سے پہلے آنے والے "را" میں مرموزین فی صفا(حمزہ اور شعبہ) کے لئے امالہ کر۔ اور جو تیرے پاس آیا ہے اس باب میں شعبہ سے، اس کو مہمل کر دے۔(یعنی سکون سے قبل واقع "رأی" کے ہمزہ میں شاطبی نے شعبہ کے لئے جو خلف نقل کیا ہے، اس کو مہمل کر دے) کیونکہ یہ خلاف طریق ہے۔

شرح: یعنی "رَأیٰ" جب ساکن حرف سے پہلے واقع ہو تو اس کے دونوں حرفوں (را+ ہمزہ) میں سوسی کے لئے صرف فتح ہے۔ جیسے رَأى القمر (الانعام:۷۶)

اور اگر غیر ساکن سے پہلے واقع ہو تو "رأى " (کی را) میں "ونأی" کے ہمزہ کی مانند فتح ہوگا، جبکہ "رأی کے" ہمزہ میں امالہ ہوگا۔ جیسے رأی کوکبا۔

فائدہ: غیر ساکن سے پہلے واقع "رأی" کی راء میں امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سوسی کے لئے خلف نقل کیا ہے۔

www.kitabosunnat.com

کما قال الشاطبی:

وَقَبْلَ سُكُونِ الرَّا أَمِلْ فِي صَفًّا يد بِخُلْفٍ ....

اور سکون سے پہلے آنے والے راء میں شعبہ حمزہ نے امالہ کیا ہے، جبکہ سوسی کے لئے خلف ہے۔ لیکن صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ ساکن سے پہلے واقع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رأی "(کی را) کا اختلاف "ونأی" کے ہمزہ کی مانند فتح ہے، یعنی سوسی "رأی" کی راء میں صرف فتح ہی کرتا ہے (جس طرح "ونأی" کے ہمزہ میں فتح کرتا ہے) لیکن "رأی" کے ہمزہ میں فتح کی بجائے امالہ کرتا ہے۔

قولہ: وَقَبْلَ سُكُونِ الرَّا أَمِلْ.... الخ

یعنی ساکن سے پہلے واقع "رأی" کی "رای" میں شعبہ اور حمزہ امالہ کرتے ہیں۔

قولہ : وَمَا أَتَاكَ بذا فِي الْبَيْتِ...الخ

یعنی امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ساکن سے پہلے واقع "رأی" کے ہمزہ میں شعبہ سے جو اختلاف نقل کیا ہے وہ خلاف طریق ہے۔

کما قال الشاطبی:

وَقَالَ فِي الْهَمْزِ خلف يقي صَلَا ....

اور اس ہمزہ کے امالہ میں سوسی و شعبہ کا خلف ہے، جو علم کی حفاظت کرتا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے، کہ شعبہ اس ہمزہ میں خلف کی بجائے فقط امالہ کرتا ہے۔

پس منظر: شاطبیہ کے شعر نمبر ۱۵/۶۴۶ سے لے کر ۱۷/۶۴۸ تک دیکھیں۔

لِقَالُونِهِمْ هَايَا بِمَرْيَمَ فَافْتَحاَ	وَتَقْلِيلُهُ فِي الْحِرْزِ لَيْسَ مُعَوَّلَا
وَلكنه قَدْ صَحَّ فِي نَشْرِهِمْ فَعهْ	وَمَا قِيْلَ لِلسُّوسِي يَا عَيْنَ مِنْ كِلَا

ان قراء سبعہ میں سے قالون کے لئے سورۃ مریم میں (کھیعص کے) ھا اور یاء میں فتح پڑھ، اور "حرزالامانی" میں مذکورہ تقلیل غیر معتبر ہے۔

لیکن امام جزری کی کتاب نشر میں یہ (تقلیل) صحیح ہے پس تو اس کو یاد کر لے۔ اور جو کچھ سوسی کے لئے (کھیعص) کی یاء میں مذکور ہے (وہ بھی غیر معتبر ہے۔ یعنی سوسی کے لئے بھی صرف فتح ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: یعنی کھیعص کے "ھا، یا" میں قانون صرف فتح ہی پڑھتا ہے۔ اور شاطبیہ میں مذکورہ تقلیل غیر معتبر ہے۔ اس طرح سوسی کے لئے "یایٔ" میں مذکور خلف (امالہ اور فتح) بھی (شاطبیہ اور نشر دونوں طرق سے) غیر معتبر ہے۔ لہٰذا سوسی اس "یاء" میں صرف فتح سے پڑھیں گے۔

پس منظر: امام شاطبی ﷫ نے ابتداء مریم میں ھاء و یا میں قالون کے لئے جو تقلیل ذکر کی ہے، اسی طرح یاء مریم میں سوسی کے لئے خلف بیان کیا ہے۔ اس پر تعاقب کیا گیا ہے کہ یہ شاطبیہ کے طریق سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا قالون کے لئے ھاء و یاء دونوں میں، اور سوسی کے لئے یاء میں صرف فتح ہے۔ (امانیہ شرح شاطبیہ: ص ۱/۱۷)

وَفِي الــرَّاءِ وَرْشٌ بَـيْنَ بَـيْنَ وَفِي أَرَا	كَهـمْ وَذَوات الْيَـا لَهُ الْخُلْفُ جُمِّـلَا
وَدَعْ عَـنْهُ تَقْلِيـــلًا بِقَصْرٍ كَآمَـنُوا	سِوَى عَــادَا الأُولَى وَآلْآنَ حَـصَّلَا
وَقَـلِّلْ مَـعَ التَّوسِيطِ، وَافْتَحْ وَ قَلِّلَا	بِمَــدٍّ،وَرُوسُ الآى عَـنْهُ فَـقَــلِّلَا
فَقَطْ عِنْدَ سُلْطَانٍ، وَوَجْهَيْنِ خُذْ له	بِمَــا بِـهِ هَــا، غَيْرَ ذِي الرَّا فَقَــلِّلَا

اور ذوات الرّاء (جیسے ذکریٰ) میں ورش کے لئے بین بین (تقلیل) ہے۔ اور "أراکھم" اور "ذوات الیاء" (جیسے موسیٰ) میں اس (ورش) کے لئے خلف (فتح و تقلیل) کو خوبصورت بنایا گیا ہے۔

اور تو "آمنوا" (کی مد بدل کے) قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل کی وجہ کو (ورش کے لئے) چھوڑ دے، سوائے "الأولی" اور "الآن" کے۔ (یعنی ان دونوں کلمات میں مد بدل کے قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل بھی جائز ہے۔)

اور (مد بدل کے) توسط کے ساتھ (ذوات الیاء میں) تقلیل کر، اور (مد بدل کے) طول کے ساتھ (ذوات الیاء میں) فتح و تقلیل دونوں کر، اور رؤس آیات (ذوات الیائی) میں شیخ سلطان کے نزدیک فقط تقلیل کر، (یعنی خلف کی بجائے فقط ایک وجہ تقلیل ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تو دو وجوہ (فتح و تقلیل) لے لے ورش کے لئے اس ذوات الیاء میں، جس میں "ھا" ہو۔ (جیسے بناھا وغیرہ) سوائے ذات الرّاء کے (جیسے ذکرٰھا) پس اس میں فقط تقلیل ہی کر۔

شرح:

قولہ: وَفِي الرَّاءِ وَرْشٌ بَيْنَ بَيْنَ...الخ

یعنی ذوات الرّاء میں ورش تقلیل کرتے ہیں جیسے بشریٰ، الذکریٰ، القریٰ۔ لیکن "أراکھم" (الانفال:۴۳) میں (ذوات الرّاء ہونے کے باوجود) بالخلف (فتح و تقلیل سے) پڑھتے ہیں۔

اسی طرح ذوات الیاء میں ورش ہمیشہ بالخلف پڑھتا ہے، جیسے: ھدیٰ، موسیٰ، متیٰ، عمیٰ وغیرہ

وقولہ: وَدَعْ عَنْهُ تَقْلِيلًا بِقَصْرٍ كَآمَنُوا ....

یعنی اگر مد بدل اور ذوات الیاء جمع ہو جائیں تو کل عقلی ۶ وجوہ میں سے ۴ وجوہ جائز ہوں گی جیسے:

مد بدل کے قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں فقط فتح

مد بدل کے توسط کے ساتھ ذوات الیاء میں فقط تقلیل

مد بدل کے طول کے ساتھ ذوات الیاء میں دونوں فتح و تقلیل

مد بدل خواہ مقدم ہو یا مؤخر مذکورہ چار صورتیں ہی جائز ہوں گی۔ مثلاً ذوات الیاء مقدم ہو اور مد بدل مؤخر ہو تو درج ذیل چار صورتیں جائز ہوں گی۔

ذوات الیاء میں فتح کے ساتھ مد بدل میں قصر اور طول

ذوات الیاء میں تقلیل کے ساتھ مد بدل میں توسط طول

وقولہ: سِوَى عَادًا الْأُولَى... الخ

یعنی مذکورہ اصول کے تحت مد بدل کے قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل ناجائز ہے۔ مگر اس اصول سے دو کلمات مستثنیٰ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❶۔عاداً الأولیٰ (النجم:۵۰)

❷۔آلآن (یونس دو جگہ) ان دونوں کلمات میں مد بدل کے قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل جائز ہے۔

وقولہ: وَرُؤسُ الآيِ عَنْهُ فَقَلِّلَا فَقَطْ عِنْدَ سُلْطَانِ

یعنی وہ ذوات الیاء جو رؤوس آیات میں واقع ہوں ان میں ورش کے نزدیک فقط تقلیل ہی ہے۔جیسا کہ شیخ سلطان نے نقل کیا ہے۔

فائدہ: امام شاطبی رحمہ اللہ کے قول (ولكن رؤوس الآي قد قل فتحها) میں شیخ سلطان اور شیخ یمنی کا اختلاف ہے۔ شیخ سلطان نے اس کا معنی بیان کیا ہے کہ رؤوس آیات میں فتح تقلیل بن گیا ہے یعنی ورش صرف تقلیل کرتا ہے اور یہی درست ہے۔(صاحب اتحاف البریہ نے اسی کو اختیار کیا ہے) جبکہ شیخ یمنی نے اس کا معنی بیان کیا ہے کہ رؤوس آیات میں فتح قلیل ہو گیا ہے۔جس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ تقلیل کثیر ہے۔لہٰذا اس معنی کے اعتبار سے دونوں وجوہ (فتح و تقلیل) ثابت ہوئیں، لیکن یہ مفہوم غیر درست ہے۔

وقولہ: ووجهين خذله ...... الخ

یعنی وہ ذوات الیاء جو رؤوس آیات میں ہو، مگر اس کے آخر میں "ھاء" موجود ہو تو اس ذوات الیاء میں ورش کے لئے دو وجوہ (فتح و تقلیل) ہیں جیسے وضحاها، تلها، بناها۔ وغیرہ۔

سوائے ذوات الرّاء کے یعنی اگر اس ھاء سے پہلے ذوات الرّاء ہو تو ورش کے لئے بالاتفاق تقلیل ہی ہو گی جیسا کہ اوپر ذوات الرّاء کے بیان میں گزر چکا ہے۔کیونکہ ذوات الراء میں ورش بالاتفاق تقلیل ہی کرتا ہے اور یہ صرف ایک جگہ واقع ہوا ہے۔﴿فيم أنت من ذكرٰها﴾ (النازعات:۴۳)

پس منظر: صاحب اتحاف البریہ نے یہاں مد بدل اور ذوات الیاء کو جمع کرنے کی عقلی اور جائز وجوہ کو بیان کیا ہے اور امام شاطبی رحمہ اللہ کے قول (ولكن رؤوس الآي قد قل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتحها) پر اپنی تحقیق پیش کرتے ہوئے شیخ سلطان کی تحقیق کو ترجیح دی ہے۔

وَفِي الْجَارِ مَعْ ذِي الْيَا فَافْتَحْهُمَا مَعاً	وَقَلِّلْهُمَا، أَوْقُلْ بِأَرْبَعَةٍ عَلَا
وَعَنْ بَعْضِ الْوَجْهَيْنِ فِي الْجَارِ فَاعْتَبِرْ	عَلَى فَتْحِ ذِي الْيَا، ثُمَّ قَلِّلْهُمَا عَلى
تُوَسِّطِ لِيْنٍ، ثُمَّ مَعْ مَدِّهِ افْتَحَنْ	هُمَا الْجَارِ قَلِّلْ وَحْدَهُ، ثُمَّ قَلِّلَا
لِذِي الْيَاءِ دُونَ الْجَارِ، وَالْأَوَّلَيْنِ قُلْ	بِمُوسىٰ وَ جَبَّارِيْنَ عَنْهُ تَأَمَّلَا

اور "الجار" کو ذوات الیاء کے ساتھ (ملا کر پڑھنے سے) ان دونوں (الجار اور ذوات الیاء) میں اکٹھا فتح کر اور تقلیل کر، یا چار بلند وجوہ کہہ۔ (یعنی "الجار" کی دونوں وجوہ کو ذوات الیاء کی دونوں وجوہ سے ضرب دے دیا جائے تو کل چار وجوہ بنتی ہیں)

اور بعض ناقلین سے (چھ وجوہ بھی ثابت ہیں وہ اس طرح کہ) "الجار" میں دو وجوہ (فتح و تقلیل) کا اعتبار کر ذوات الیاء کے فتح کے ساتھ، پھر ان دونوں (الجار اور ذوات الیاء) میں تقلیل کر مدلین کے توسط کے ساتھ (یعنی مدلین میں توسط کے ساتھ ذوات الیاء میں فتح کے ساتھ "الجار" میں دو وجوہ فتح و تقلیل ہیں) اور پھر ذوات الیاء اور "الجار" دونوں میں تقلیل ہے)

پھر اس (مدلین) کی مد (طول) کے ساتھ ان دونوں (ذوات الیاء اور "الجار" میں فتح پڑھ، (پھر) صرف "الجار" میں تقلیل کر، پھر ذوات الیاء میں "الجار" کے علاوہ (یعنی چھٹی وجہ میں صرف ذوات الیاء میں تقلیل ہوگی جبکہ "الجار" میں فتح ہوگا)

اور پہلی دونوں صورتیں (دو اور چار وجوہ والی) ﴿قالو یموسىٰ ان فیها قوماً جبارین﴾ میں ورش کے لئے سوچ (اور ان پر عمل کر)

شرح: ناظم نے ان اشعار میں "الجار اور جبارین" کو ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی صورتوں کے بارے میں ناقلین ورش سے منقول اختلاف بیان کیا ہے۔

"الجار" کو ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اہل اداء نے ورش کے لئے تین طریقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل کئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتامی والمساکین والجار﴾ (البقرہ:۸۳) کو ورش کے لئے پڑھا جائے تو تین طریقے ہیں:

(1) پہلا طریقہ: ذوات الیاء (القربیٰ) اور "الجار" دونوں کا فتح

ذوات الیاء (القربیٰ) اور "الجار" دونوں کی تقلیل

(2) دوسرا طریقہ: ذوات الیاء کے فتح کے ساتھ "الجار" میں فتح و تقلیل دو وجوہ

ذوات الیاء کی تقلیل کے ساتھ "الجار" میں فتح و تقلیل دو وجوہ

(3) تیسرا طریقہ: یہ صورت اس وقت پیدا ہو گی جب ان دونوں کے ساتھ مد لین ﴿ولا تشرکوا به شیئا﴾ (البقرہ:۸۳) کو بھی ملا لیا جائے، تو اس صورت میں مد لین کی وجہ سے دو وجوہ زیادہ ہو جائیں گی۔ جن میں ۶ وجوہ جائز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

شیئا	القربیٰ	الجار
توسط	فتح	فتح
توسط	فتح	تقلیل
توسط	تقلیل	تقلیل
طول	فتح	فتح
طول	فتح	تقلیل
طول	تقلیل	فتح

وقولہ: والأولین قل ... الخ

اس سے ناظم کی مراد یہ ہے کہ اگر ﴿قالوا یموسی إن فیها قوماً جبارین﴾ (المائدہ:۲۲) کو ورش کے لئے پڑھا جائے، تو "الجار" میں مذکور طریقوں میں سے پہلے دو طریقے یہاں بھی لاگو کئے جائیں گے۔ یعنی جو وجوہ "الجار" اور ذوات الیاء کو جمع کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بنتی ہیں، وہی وجوہ یہاں (یعنی ذوات الیاء اور جبارین کو جمع کرنے سے) بھی بنتی ہیں۔

مثلاً

پہلا طریقہ: ذوات الیاء (یموسیٰ) اور جبارین دونوں کا فتح
ذوات الیاء (یموسیٰ) اور جبارین دونوں کی تقلیل

دوسرا طریقہ: ذوات الیاء کے فتح کے ساتھ "جبارین" میں فتح و تقلیل دو وجوہ ذوات الیاء کی تقلیل کے ساتھ "جبارین" میں فتح و تقلیل دو وجوہ

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ نے "حرزالامانی" میں ان وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے ان کی وضاحت فرمادی ہے۔

يُوَارِي أُوَارِي فِي الْعُقُودِ بِخُلْفِهِ	وَلَيْسَ لَهُ الْإِضْجَاعُ فِي الْحِرْزِ يُجْتَلَا

سورۃ عقود (المائدۃ) میں "یواری، أواری" میں خلف ہے، اور حرز (کے طریق) میں دوری کسائی کے لئے امالہ نہیں دیکھا گیا ہے۔

شرح: ناظم نے یہاں شعر کا پہلا حصہ (یواری أواری فی العقود بخلفه) "حرز الامانی" سے نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کلمات (یواری، أواری) میں دوری کسائی کے لئے خلف (یعنی فتح اور امالہ) دو وجوہ ہیں۔

جبکہ شعر کا دوسرا حصہ «وَلَيْسَ لَهُ الْإِضْجَاعُ فِي الْحِرْزِ يُجْتَلَا» صاحب اتحاف البریہ کا اپنا ہے، جس میں انہوں نے اس امر کی وضاحت فرمادی ہے کہ دوری کسائی کے لئے ان دونوں کلمات میں امالہ کرنا حرزالامانی کے طریق سے ثابت نہیں ہے۔ چنانچہ امام شاطبی رحمۃ اللہ نے دوری کسائی کے لئے جو خلف بیان کیا ہے، وہ غیر صحیح ہے۔ صحیح طریق یہی ہے کہ ان دونوں کلمات میں دوری کسائی کے لئے فقط فتح ہے۔

وَفِي النَّاسِ عَنْ دُورٍ فَأَضْجِعْ، وَصَالِحٍ	لَهُ افْتَحْ، وَدَعْ يَا صَاحِبِي خُلْفَ حَصَّلَا

اور "النّاس" میں دوری بصری سے امالہ (منقول) ہے، اور صالح (سوسی) کے لئے فتح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر، اور چھوڑ دے اے میرے ساتھی! اس خلف کو جو حاصل کیا گیا ہے۔(یعنی شاطبی نے جو خلف بیان کیا ہے اس کو چھوڑ دے، بلکہ اس کو خلف مفرع کی بجائے خلف مرتب سمجھ)

شرح: ناظم یہاں امام شاطبی رحمہ اللہ کے قول (وخلفهم في الناس في الجرّ حصلا)

''اور خلف کے ساتھ ''النّاس'' مجرور میں بصری کے لئے امالہ حاصل کیا گیا ہے۔''

کی وضاحت فرمارہے ہیں، کہ یہاں خلف سے مراد خلف مرتب ہے (مفرع نہیں)۔ یعنی بصری کے ایک شاگرد دوری امالہ کرتے ہیں، جبکہ دوسرے شاگرد سوسی فتح کرتے ہیں۔

كَذَلِكَ مَا فِي الْوَقْفِ نُونَ مُسْجَلَا	وَقَبْلَ سُكُونٍ قِفْ بِمَا فِي أُصُولِهِمْ

اور سکون سے پہلے (واقع الفات میں) ان قراء کے اصولوں کے مطابق وقف کر، اسی طرح نون تنوین پر بھی (تمام قراء کے لئے ان کے اصولوں کے مطابق) وقف کر۔

شرح: یعنی وہ الفات جو ساکن سے پہلے واقع ہوں، جیسے موسی الهدى، القرى التي، ذكرى الدّار۔ ان میں وقفاً تمام قراء فتح و امالہ اور تقلیل کے اعتبار سے اپنے اپنے اصولوں کے مطابق وقف کرتے ہیں۔

اسی طرح وہ الفات متطرفہ جن کے بعد تنوین ہو، ان الفات پر وقف کرتے وقت بھی تمام قراء اپنے اپنے اصولوں کے مطابق وقف کرتے ہیں۔ جیسے: مفتریً، قریً، هُدیً، مُسمًّى، أذیً، غزّیً وغیرہ وغیرہ۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے ساکن سے پہلے واقع الفات کا حکم بیان کرنے کے بعد نون تنوین سے پہلے واقع الفات کا حکم بیان کرتے ہوئے خلف نقل کیا تھا، جو غیر صحیح ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ منون الفات پر وقفا خلف نہیں ہے، بلکہ تمام قراء اپنے اپنے اصولوں کے مطابق وقف کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الراءات

لَدَی جُلَّةِ الْأَصْحَابِ أَعْمُرُ أَرْحَلَا	وَتَفْخِيمُهُ ذِكْرًا وَسِتْرًا وَ بَابِهِ

اور ورش کا تفخیم سے پڑھنا "ذکراً، ستراً" اور اس باب (کے تمام کلمات) کو، بڑے، بڑے اصحاب ادا کے نزدیک منزلوں کے لحاظ سے خوب آباد ہے۔

شرح: ناظم نے اس شعر میں تفخیم کے قوی اور راجح ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ذکراًاور ستراً اور اس باب کے تمام کلمات کی راء میں ورش کے لئے تفخیم و ترقیق دو دو جوہ ہیں لیکن تفخیم قوی اور راجح ہے۔ یہ کل چھ کلمات ہیں: ذکراً، ستراً، وزراً، حجراً، صهراً، امراً

لِهَمْزٍ وَرَقِّقْ قَاصِراً وَمُطَوِّلَا	وَفِي بَابِ ذِكْرًا فَفَخِّمْ مُثَلَّثًا

اور ذکراً (جیسے چھ کلمات) کے باب میں تفخیم کر، اور (مدبدل کے) ہمزہ میں تینوں وجوہ (قصر، توسط اور طول) کر، اور ان کلمات میں ترقیق کرتے ہوئے مدبدل میں قصر اور طول کر۔

شرح: سابقہ شعر میں مذکور باب ذکراً کے اختلاف کو سامنے رکھتے ہوئے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ ان کلمات میں دو دو جوہ ہیں۔(۱) تفخیم،(۲) ترقیق

چنانچہ اگر یہ کلمات مدبدل کے ساتھ مل کر آجائیں جیسے ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ ءابَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا﴾ (البقرۃ:۲۰۰) تو درج ذیل ۵ وجوہ جائز ہیں:

مدبدل کے قصر کے ساتھ "باب ذکراً" میں تفخیم و ترقیق دونوں وجوہ

مدبدل کے توسط کے ساتھ "باب ذکراً" میں صرف تفخیم (ترقیق ناجائز ہے)

مدبدل کے طول کے ساتھ "باب ذکراً" میں دونوں وجوہ ہوں گی۔

مدبدل کے توسط کے ساتھ "باب ذکراً" میں ترقیق ناجائز ہے، کیونکہ ناقلین توسط فی البدل "باب ذکراً" کی تفخیم پر متفق ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں مدبدل اور "باب ذکراً" کے جمع ہو جانے کی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

وَرَقِّقْهُمَا فِي الْوَقْفِ أَيْضًا لِتَعْدِلَا	وَفِي شَـرَرٍ عَـنْهُ يُرَقِّقُ كلُّـهُمْ

اور "شررٍ" میں ورش کے لئے تمام ناقلین نے ترقیق نقل کی ہے، اور ان دونوں رائات کو وقفا بھی مرقق پڑھ، تاکہ دونوں برابر ہو جائیں۔

شرح: یعنی ﴿إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ﴾(المرسلات:۳۲) میں ناقلین نے ورش کے لئے دوسری راء پر کسرہ ہونے کی وجہ سے پہلی راء پر بھی ترقیق نقل کی ہے، اور دونوں راءات میں مناسبت و یکسانیت پیدا کرنے کے لئے (دوسری راء کے ساتھ ساتھ) پہلی راء کو بھی باریک پڑھا ہے۔ صاحب اتحاف البریہ فرماتے ہیں کہ راء کا یہی حکم وقفا بھی ہے۔ یعنی اگر اس کلمہ پر وقف کر دیا جائے تو بھی دونوں رائات کو باریک پڑھا جائے گا۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں وقفا بشرر کی پہلی راء کو وقفا باریک کرنے کا حکم بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ وصلاً کی مانند وقفا بھی دونوں رائات کو باریک کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اللامات

وَفِي طَالَ خُلْفٌ مَعْ فِصَالًا وَ مِثْلِ ذَيْـ	ـنِ يَصَّالَحَا قُلْ وَالْمُفَخَّمُ فُضِّلَا

طال اور فصالا میں (تفخیم و ترقیق کا) اختلاف ہے، اور ان دونوں کلمات جیسا (تفخیم و ترقیق کا اختلاف) "یصّالحا" میں بھی ہے، اور ان دونوں وجوہ میں سے تفخیم کو فضیلت دی گئی ہے۔

شرح: یعنی جب لام اور طاء کے درمیان یا لام اور صاء کے درمیان الف حائل ہو جائے جیسے ﴿فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ﴾ (الحدید:۱۶)، ﴿فِصالًا عَن تَراضٍ﴾ (البقرہ:۲۳۳) اور ﴿أَن يُصلِحا﴾ (النساء:۱۲۸) تو لام میں تفخیم اور ترقیق دونوں وجوہ جائز ہیں۔ لیکن تفخیم مقدم ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرز الامانی" میں فقط دو کلمات (طال اور فصالا) کو ذکر کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے یہاں تیسرے کلمہ (أن یصالحا) کو بھی ذکر کر دیا ہے، کہ اس کا بھی وہی حکم ہے جو پہلے دونوں کلمات کا ہے۔

وَحُكْمُ ذَوَاتِ الْيَاءِ مِنْـهَا كَهَـذِهِ	فَفَخِّمْ بِفَتْحٍ ثُمَّ رَقِّقْ مُـقَلِّلَا

اور اس لام کا حکم الفات ذوات الیاء کے ساتھ (شعر سابق میں مذکور) لام کی طرح (بالخلف) ہے۔ پس تو تفخیم کر فتح کے ساتھ، پھر ترقیق کر تقلیل کرتے ہوئے۔

شرح: یعنی جن کلمات میں یہ لام (قابل تفخیم) اس طرح آیا ہو کہ اس کے بعد ذوات الیاء الف بھی آرہا ہو تو اس کی تفخیم کا بھی وہی حکم ہے جو آپ اوپر (طال والے شعر میں) پڑھ آئے ہیں، یعنی لام کی تفخیم و ترقیق میں خلف ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خلف مرتب ہے۔ اسی کے بارے میں ناظم فرماتے ہیں کہ ذوات الیاء میں فتح کے ساتھ لام کی تفخیم جبکہ تقلیل کے ساتھ لام کی ترقیق ہوگی۔ جیسے تصلیٰ، سیصلی، فصلّی وغیرہ۔ تو ان جیسے کلمات میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورش کے لئے دو وجوہ ہوں گی یعنی ذوات الیاء میں فتح کے ساتھ لام کی تفخیم اور تقلیل کے ساتھ ترقیق ہوگی۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرزالامانی" میں لام کے خلف کے ساتھ ذوات الیاء کے ساتھ مل کر آنے کے اختلاف کو ذکر نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس میں واقع خلاف مرتب کی وضاحت فرمادی ہے۔

وَكُلّ لَدَى اسْم اللهِ مِنْ بَعْدِ كَسْرَةٍ	يُرَقِّقُهَــا حَتَّى يَرُوْق مُــرَتَّلَا
وَعَنْ صَالِحٍ بَعْدَ الْمَــالِ فَفَخِّمـاً	وَرَقِّقْ فَهَذَا حُكْمُهُ مُـــتَبَذِّلَا

اور تمام قراء سبعہ لفظ جلالہ "الله" میں جب وہ کسرہ کے بعد واقع ہو، ترقیق کرتے ہیں تاکہ وہ وضاحت کے ساتھ پڑھے جانے کی وجہ سے خوشنما معلوم ہو۔
اور صالح (سوسی) سے حرف ممال کے بعد (واقع لفظ الجلالۃ میں) تفخیم اور ترقیق (دونوں) کر، یہ اس کا شاندار حکم ہے۔

شرح: یعنی اسم الجلالۃ جب کسرہ کے بعد واقع ہو تو تمام قراء سبعہ اس کو باریک پڑھتے ہیں جیسے: بسم الله، بالله۔ لیکن اگر لفظ جلالہ ممال حرف کے بعد واقع ہو تو امام سوسی اس میں دو وجوہ (تفخیم اور ترقیق) کرتے ہیں۔ اور یہ تین جگہ آیا ہے۔ ﴿نَرَى اللهَ﴾ (البقرۃ:۵۵) ﴿وَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُم﴾ (التوبۃ:۹۴) ﴿فَسَيَرَى اللّهُ عَمَلَكُم﴾ (التوبۃ:۱۰۵) تفخیم اس لئے کرتے ہیں، کیونکہ خالص کسرہ موجود نہیں ہے، اور ترقیق اس لئے کرتے ہیں، کیونکہ خالص فتحہ موجود نہیں ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام سوسی کے لئے ان دو وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الوقف علی مرسوم الخط

وَمَالِ وَأَيًّا أَوْ بِمَا فِيْهِمَا فَقِفْ	لِكُلٍّ عَلَى التَّحْقِيْقِ فِي وَقْفِ الإِبْتِلَا

اور "مال" میں (چاروں جگہ) اور "أياًمّا" میں (پانچوں جگہ) سب کے لئے تحقیقی قول کی بناء پر (ان دونوں کلمات میں پانچوں جگہ) اختیاری وقف، مال اور أیاً پر کر، یا "ما" پر وقف کر۔

شرح: یعنی ان کلمات ﴿فَمَالِ هٰؤُلَاءِ﴾ (النساء:۷۸) ﴿مَالِ هٰذَا﴾ (الفرقان:۷، الکہف:۴۹) ﴿فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (المعارج:۳۶) ﴿أَيًّا مَا تَدْعُوا﴾ (الاسراء:۱۱۰) میں وقف اختیاری کی صورت میں "ما" لام" اور "أیّا" پر وقف کرنا درست ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ "ما" پر وقف کرنے کو تمام قراء کے لئے صحیح قرار دیا ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ "ما" اور "لام" اور "أیّا" تینوں پر وقف کرنا جائز ہے۔ (دیکھیں شعر نمبر ۳۸۱/۶)

وَقِفْ وَيْكَأَنَّهُ وَيْـكَأَنْ بِرَسْمِهِ	لِكُلٍّ وَ بِالْيَا رُضْ وَ بِالْكَافِ حَـلَّلَا

اور تو وقف کر "وَيْكَأَنَّهُ، وَيْـكَأَنْ" میں رسم کے مطابق تمام قراء کے لئے، اور "یاء" کے ساتھ وقف کر مرموز (رض) کسائی کے لئے اور "کاف" کے ساتھ وقف کر مرموز (حلا) بصری کے لئے۔

شرح: یعنی ان دونوں کلمات (ویکأن اللہ) (القصص:۸۲) اور (ویکأنہ) (القصص:۸۲) میں تمام قراء کے لئے رسم کے مطابق وقف کرنا جائز ہے۔ لیکن کسائی کے لئے "یاء" پر اور بصری کے لئے "کاف" پر وقف کرنا بھی جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بصری اور کسائی کے لئے ان دونوں کلمات میں دو وجوہ ہوئیں۔ لیکن صاحب بلوغ الأمنیہ نے، یاء اور کاف پر وقف کرنے کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (بلوغ الأمنیہ للضباع:۳۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب فی یاءات الإضافة

وَعِنْدِي تَحْتَ النَّمْلِ سَكِّنْ لأَحْمَدَا	وَعَنْ قُنْبُلٍ فَافْتَحْ عَلَى مَا تَأَصَّلَا

اور "عندی" جو سورۃ النمل سے نیچے والی سورت (سورۃ القصص) میں ہے۔ اس کی یائے اضافہ کو احمد (بزی) کے لئے ساکن کر دے، اور قنبل کے لئے فتح دے دے اس مذہب پر جو اصل ہے۔

شرح: یعنی سورۃ القصص میں واقع (عندی أولم یعلم) کی یائے اضافہ کو بزی ساکن پڑھتا ہے، جبکہ قنبل اصل کے مطابق فتح دیتا ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں مکی کے لئے "عندی" میں خلف نقل کیا۔ (دیکھئے شعر نمبر ۱۳/۳۹۹) لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس خلف کی وضاحت کر دی ہے کہ یہ خلف مرتب ہے نہ کہ مفرع۔ جس کی رو سے بزی اس یائے اضافہ میں سکون اور قنبل فتح سے پڑھتا ہے۔

وَسَكِّنْ عِبَادِي فِي النِّدَاءِ حِمًى شَفَا	وَأَوَّلَ تَنْزِيلٍ بِحَذْفٍ عَنِ الْـمَــلَا

اور (یا حرف نداء والے) "عبادی" میں مرموز حمی شفا (بصری، حمزہ، کسائی) کے لئے یاء کو ساکن کر دے، اور سورۃ زمر کے پہلے "عباد" کی یاء کو حذف کر دے تمام قراء کے لئے۔

شرح: یعنی یاء حرف نداء والے عبادی جیسے ﴿یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ (العنکبوت:۵۶)، ﴿یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ أَسْرَفُوْا﴾ (الزمر:۵۳) میں بصری، حمزہ کسائی نے "یاء" کو ساکن پڑھا ہے، جبکہ سورۃ زمر کے پہلے ﴿قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ (الزمر:۱۰) کو تمام قراء نے وصلاً و وقفاً بحذف یاء پڑھا ہے۔ (لہٰذا یاء کو ساکن یا مفتوح پڑھنے کا مسئلہ ہی پیدا نہیں ہوتا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب فی یاءات الزوائد

بِإِثْبَاتِهِ فَاقْرَأْهُ وَقفًا وَموصِلا	وَكِيدُونِ فِي الْأَعْرَافِ عِنْدَ هِشَامِهِمْ

اور سورۃ الاعراف میں "کیدون" کو ہشام کے نزدیک اثبات یاء سے وقفاً وصلاً پڑھ۔

شرح: یعنی سورۃ الاعراف میں "ثم کیدون" (الاعراف:۱۹۵) کو وقفا وصلا ہشام نے اثبات یاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں ہشام کے لئے خلف نقل کیا تھا۔ (وکیدون فی الاعراف حج لیجملا بخلف۔۱۲/۴۳۲) چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ یہاں امام ہشام کے لئے خلف کی بجائے وقفا ووصلا فقط اثبات الیاء ہی ہے۔

وَتَمَّتْ أُصُولُ الْقَوْمِ دَرًّا مُفَصَّلَا	لِعِيسَى التَّلَاقِ وَالتَّنَادِ احْذِفَنْهُمَا

عیسیٰ (قالون) کے لئے "التلاق" اور "التناد" کی یائے زائدہ کو حذف کردے، اور قوم کے اصول تفصیل کے ساتھ مکمل ہوگئے۔ والحمد للہ علی ذلك

شرح: یعنی امام قالون سورہ مومن میں واقع "التلاق اور التناد کی یائے زائدہ کو حذف کرکے پڑھتے ہیں۔

پس منظر: امام شاطبی رحمہ اللہ نے چونکہ قالون کے لئے ان دونوں کلمات میں خلف بیان کیا تھا ، جیسے: (والتلاق والتناد دری باغیه بالخلف،۱۶/۴۳۵) لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ قالون کے لئے خلف کی بجائے فقط حذف یاء ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورة البقرة

وَقِيلَ بِمَاضٍ حَيْثُ جَآءَ أَشِمَّه	فَيَخْرُجُ قِيلًا قِيلَهُ فَتَأَمَّلَا

اور "قیل" صیغۂ ماضی جہاں بھی آئے اس میں اشام کر، (اس صیغہ ماضی کی قید سے) قیلا اور قیلہ خارج ہو جاتے ہیں، پس تو اس کو سمجھ لے۔

شرح: یعنی "قیل" فعل ماضی مجہول کا صیغہ جہاں بھی آئے اس میں اشام ہوتا ہے، اس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ "قیلا" اور "وقیلہ" جیسے کلمات میں اشام نہیں ہوگا، اور یہ کلمات فعل ماضی مجہول کی قید سے خارج ہو جائیں گے، کیونکہ یہ مصادر ہیں، افعال نہیں۔

نِعِمَّا اخْتَلِسْ سَكِّنْ لِصِيغَ بِهِ حُلَا	وَتَعْدُوا لِعِيسَى مَعْ يَهِدِّي كَذَا اجْعَلَا
وَفِي يَخِصِّمُونَ اقْرَأْ كَذَلِكَ عِنْدَهُ	فَفِي كُلِّ الْـوَجْهَيْنِ تَيْسِيرًا اعْـمِلَا

"نعما" میں اختلاس اور اسکان کر، شعبہ قالون اور بصری کے لئے اور "تعدوا" کو "یہدی" کے ساتھ ملا کر قالون کے لئے ایسا ہی کر (یعنی اختلاس اور ساکن کر) اور "یخصمون" میں بھی اسی طرح پڑھ قالون کے نزدیک، ان دونوں وجوہ کو پڑھنے میں آسانی پر عمل کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی لفظ "نعما" ہر دو جگہ ﴿فنعما ھی﴾ (البقرۃ:۲۷۱) اور ﴿نعما یعظکم﴾ (النساء:۵۸) میں، اس کے عین کو اختلاس اور سکون کے ساتھ پڑھا ہے شعبہ، قالون اور بصری نے۔ اسی طرح ﴿لاتعدوا فی السبت﴾ (النساء:۱۵۴) اور ﴿أمن لا یہدی﴾ (یونس:۳۵) اور ﴿وھم یخصمون﴾ (یس:۴۹) کو قالون نے دو وجوہ اختلاس اور سکون کے ساتھ پڑھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: چونکہ امام شاطبی ﷫ نے "حرزالامانی" میں "نعما" میں فقط اختلاس نقل کیا تھا، جو کہ غیر صحیح ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے کہ "نعما" میں قالون، بصری اور شعبہ کے لئے دو وجوہ (اختلاس اور اسکان) ہیں۔ اور یہی حکم دیگر کلمات (جیسے تعدوا، یہدی، یخصمون) میں بھی ہے، ان تینوں کلمات میں قالون کے لئے یہی دو وجوہ ہوں گی۔ (دیکھیں شعر نمبر ۵۳۶/۹۲)

......☆☆☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ آل عمران

إِذَا جَـامَعَ التَّـوْرَاةَ مِيْمٌ وَ مُنْفَصِلٌ	مَعَ الْفَتْحِ وَالْإِسْكَانِ لِلْقَصْرِ أَبْطَلَا
وَمَعْ وَصْلِ مِيْمِ الْجَمْعِ وَالْفَتْحِ إِنْ تَمُد	وَمَهْمَا تَسْكُنْ مُدَّ وَاقْصُرْ مُـقَلِّلَا
وَمُـدَّ بِوَصْـلٍ حَيْثُ كُنْتَ مُـقَلِّلَا	فَخَـمْسٌ لِقَـالُونَ مِنَ الْحِرْزِ تُجْتَـلَا

جب لفظ "التوراۃ" کے ساتھ میم جمع اور مد منفصل باہم جمع ہو جائیں تو (کل عقلی آٹھ وجوہ میں سے دو وجوہ) التوراۃ میں فتح، میم جمع میں اسکان اور مد منفصل میں قصر، اور التوراۃ میں فتح، میم جمع میں صلہ اور مد منفصل میں مد (توسط) کو تو باطل قرار دے دے۔ اور جب تو (میم جمع کو) ساکن کرے تو (مد منفصل میں) مد (توسط) اور قصر کر (التوراۃ میں) تقلیل کرتے ہوئے، اور تو (مد منفصل میں) مد (توسط) کر (میم جمع کے) صلہ کے ساتھ جب (التوراۃ) میں تقلیل کرنے والا ہو۔ پس یہ پانچ وجوہ قالون کے لئے حرزالامانی کے طریق سے دیکھی گئی ہیں۔

شرح: یعنی جب لفظ "التوراۃ" کے ساتھ میم جمع اور مد منفصل جمع ہو جائیں جسے ﴿ویعلمه الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل و رسولاً الى بنى اسرائيل أنى قد جئتكم﴾ تو قالون کے لئے کل عقلی وجوہ آٹھ میں سے ۵ جائز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

التوراۃ	مد منفصل (بنی اسرائیل)	میم جمع (جئتکم)
فتح	قصر	صلہ
فتح	مد	ساکن
تقلیل	قصر	ساکن
تقلیل	مد	ساکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقلیل	مد	صلہ

جبکہ تین وجوہ ناجائز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

التوراۃ کے فتح کے ساتھ مد منفصل میں قصر اور میم جمع میں سکون

التوراۃ کے فتح کے ساتھ مد منفصل میں مد (توسط) اور میم جمع میں صلہ

التوراۃ کی تقلیل کے ساتھ مد منفصل میں قصر اور میم جمع میں صلہ

فائدہ: ناظم نے "التوراۃ" کے فتح کے ساتھ آنے والی چار عقلی وجوہ میں سے دو ناجائز وجوہ کو بیان کر دیا ہے، جس کی ضد سے دو جائز وجوہ سامنے آجاتی ہیں۔

جبکہ تقلیل کے ساتھ آنے والی چار عقلی وجوہ میں سے تین جائز وجوہ کو بیان کر دیا ہے، جس کی ضد سے ایک ناجائز وجہ سامنے آجاتی ہے۔ سمجھنے کے لئے جائز و ناجائز وجوہ کے جدول کو دیکھیں۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں "التوراۃ" میم جمع اور مد منفصل کے جمع ہونے کی عقلی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان تمام جائز و ناجائز وجوہ کی وضاحت فرما دی ہے۔

وَفِي الْمَــيْتَةِ التَّخْفِيفُ عَنْ غَيْرِ نَــافِعِ	بِيٰسٓ وَالْبَاقِي عَنِ السَّبْعَةِ الْمَــلَا

اور فقط سورۃ یس میں واقع "المیتۃ" میں نافع کے علاوہ (تمام قراء) نے تخفیف کی ہے، اور دیگر مقامات (سورۃ نحل اور مائدہ) میں واقع "المیتۃ" میں تمام قراء سبعہ ہی تخفیف کرتے ہیں۔

شرح: سورۃ یس میں واقع "المیتۃ" کی یاء کو نافع نے تشدید کے ساتھ جبکہ باقی تمام قراء نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔ لیکن دیگر مقامات (مثلاً سورۃ نحل اور مائدہ) میں واقع "المیتۃ" کو تمام قراء سبعہ نے مخفف پڑھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرزالامانی" میں لفظ " المیتة" کو مطلقاً بیان کیا تھا، جس سے وہم ہوتا تھا کہ تمام مقامات پر واقع کلمات میں نافع کے علاوہ نے تخفیف کی ہے اور نافع نے مشدد پڑھا ہے۔

كما قال الشاطبي:

(والميتة الخف هو لا) (شعر نمبر ۵/۵۵۰)

جبکہ صحیح یہ ہے کہ فقط سورۃ یس میں نافع مشدد اور باقی تمام قراء مخفف پڑھتے ہیں اور دیگر مقامات پر واقع " المیتة" کو تمام قراء ہی مخفف پڑھتے ہیں۔

وَلَا أَلِـفَ فِي هَـا هَأَنْتُمْ زَكَـا جَـنَا	وَسَهِّلْ أَخَا حَمْدٍ وَكَمْ مُبْدِلٍ جَلَا
وَفِي هَـائِـهِ التَّـنْبِيْه مِنْ ثَابِتٍ هَدَى	وَ إِبْدَالُـهُ مِنْ هَـمْزَةٍ زَانَ جَمَّـلَا
وَيُحْتَمَلُ الْوَجْهَيْنِ عَنْ غَيْرِ مَا مَضَى	وَهَذَا هُوَ الْمرضِيّ فَاعْلَمْ لِتَعْمَلَا

اور لفظ "هٰأنتم" کی هاء میں (ورش اور قنبل کے لئے) الف نہیں ہے، اور یہ الف نہ ہونا بھی علمی اعتبار سے پاکیزہ ہے۔ اور اُسے قابل تعریف بھائی "هأنتم" کے ہمزہ میں نافع اور بصری کے لئے تسہیل کر، اور کتنے ہی قاری (ورش کے لئے) ابدال بالالف کرنے والے ظاہر ہوئے ہیں۔

اور "هأنتم" کی هاء میں تنبیہ کا ہونا پایا جاتا ہے ایک ایسے قاری سے جو ہدایت پر ثابت قدم ہے (یعنی ابن ذکوان، کوفیون اور بزی کی قراءت میں هانتم کی هاء میں تنبیہ کا معنی ہے) اور (ورش اور قنبل کے لئے) "هأنتم" کی هاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔

اور مذکورین کے علاوہ (قالون، بصری، ہشام) سے دونوں وجوہ کا احتمال ہے، اور یہی مذہب راجح وپسندیدہ ہے، پس تو اس کو جان لے تاکہ اس پر عمل کر سکے۔

شرح: یعنی لفظ "هأنتم" میں ورش اور قنبل الف نہیں پڑھتے، جبکہ نافع اور بصری اس کے ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں، اور ورش سے ابدال بھی منقول ہے۔ گویا کہ کل ۵ قراءات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئیں:

③ ھٰانتم	(باثبات الالف وتسہیل الہمزۃ)	قالون، بصری
④ ھَانتم	(بحذف الالف وتسہیل الہمزہ)	ورش
⑤ ھٰانتم	(بابدال الہمزہ الفا مع المد المشبع)	ورش
⑥ ھَانتم	(حذف الالف وتحقیق الہمزہ)	قنبل
⑦ ھٰانتم	(اثبات الالف وتحقیق الہمزہ)	

بزی، شامی اور کوفیون

اب اختلاف یہ ہے کہ "ھانتم" کی ھاء، ہائے تنبیہ ہے یا ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے۔ ناظم فرماتے ہیں کہ بزی، کوفیون اور ابن ذکوان کے لئے اس کو ھاء، تنبیہ جبکہ ورش اور قنبل کے لئے اس کو ہمزہ سے مبدلہ تسلیم کیا جائے گا، جبکہ دیگر قراء (قالون، بصری اور ہشام) کے لئے دونوں وجوہ کا احتمال ہے۔ اس کے بعد ناظم فرماتے ہیں کہ یہی قول (قراء کو تین گروہوں میں تقسیم کرنے والا) درست اور صحیح ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے "ھانتم" کی ھاء کے بارے میں دو قول نقل کئے تھے، جن میں سے ایک قول یہ تھا کہ بزی، ابن ذکوان اور کوفیون کے لئے اس کو ھاء تنبیہ جبکہ ورش اور قنبل کے لئے ہمزہ سے مبدلہ تسلیم کیا جائے اور دیگر قراء (قالون، بصری اور ہشام) کے لئے دونوں وجوہ (یعنی ھاء تنبیہ یا ہمزہ سے مبدلہ) کا احتمال ہے۔ جبکہ دوسرا قول یہ تھا کہ تمام قراء کے لئے دو وجوہ (ھاء تنبیہ اور ہمزہ سے مبدلہ) کا احتمال ہے۔

کما قال الشاطبی:

وکم وجیہ بہ الوجھین للکل حملا (شعر نمبر ۵۶۱/۱۶)

اور کتنے ہی باوقار لوگوں نے ھأنتم کو تمام قراء کے لئے دو وجوہ (ھاء تنبیہ اور ہمزہ سے مبدلہ) پر محمول کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس دوسرے قول (کہ تمام قراء کے لئے دونوں وجوہ کا احتمال ہے) کو مرجوح کہا ہے اور پہلے قول کو پسندیدہ اور راجح قرار دیا ہے۔

نَ عَنْ أَحْمَدَ خَفِّفْ مِنَ الْحِرْزِ تَعْدِلَا	وَكُنْتُمْ تَـمَنَّونَ الَّذِي مَعْ تَفَكَّهُو

اور "کنتم تمنون" کے ساتھ "فظلتم تفکھون" میں احمد (بزی) سے حرز الامانی کے طریق سے (فقط) تخفیف نقل کی گئی ہے، جو کہ عدل ہے۔

شرح: یعنی ﴿کنتم تمنون﴾ (آل عمران: ۱۴۳) اور ﴿فظلتم تفکھون﴾ (الواقعہ: ٦٥) کی تاءات میں بزی کے لئے شاطبیہ کے طریق سے فقط تخفیف ہی نقل کی گئی ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرز الامانی" میں ان دونوں کلمات میں بزی کے لئے خلف نقل کیا ہے، جو کہ طریق کے خلاف ہے۔

کما قال الشاطبی:

وَكُنْتُمْ تَـمَنَّونَ الَّذِي مَعْ تَفَكَّهُونَ عَنْهُ عَلَى وَجْهَيْنِ فَافْهَم مُحَصِّلا

اور "کنتم تمنون" (آل عمران) جو میم جمع کے بعد ہونے میں "فظلتم تفکھون" (الواقعہ) کے ساتھ ہے یہ دونوں بزی سے بتشدید تاء اور بتخفیف تاء دو وجوہ پر مروی ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے طریق کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا ہے کہ ان دونوں کلمات میں بزی کے لئے فقط تخفیف ہی منقول ہے، خلف درست نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الانعام

وَعِنْدَ ابْنِ ذَكْوَانَ فَصِلْ كَسْرَهَا اقْتَدِهِ	وَمَا قَصْرُهُ لِلْحِرْزِ يُرْوَى فَيُحْمَلَا

اور "اقتدہ" کی ھاء کے کسرہ میں ابن ذکوان کے لئے (فقط) صلہ کر، اور حرز الامانی کے طریق سے اس کا قصر نقل نہیں کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی "اقتدہ" کی ھاء میں ابن ذکوان کے لئے صرف صلہ ہے، جبکہ حرز الامانی میں مذکور قصر والی وجہ اگرچہ درست ہے مگر حرز الامانی کے طریق سے ثابت نہیں ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمہ اللہ نے "حرز الامانی" میں چونکہ ابن ذکوان کے لئے لفظ "اقتدہ" میں خلف نقل کیا ہے:

کما قال الشاطبی: ومد بخلف ماج

'' اور خلف کے ساتھ "اقتدہ" کی ھاء کے کسرہ میں ابن ذکوان کے لئے مد کرو''

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا ہے کہ قصر والی وجہ شاطبیہ کے طریق سے ثابت نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورة الأعراف

وَفِي بَصْطَةً بِالصَّادِ لَا غَيْرَ فَاقْرَأَنْ	مِنَ الْحِرْزِ أَعْنِي لابْنِ ذَكْوَانَ فَانْقُلَا

اور "بصطة" سے نقط صاد کے ساتھ پڑھ، صاد کے علاوہ (سین سے) نہیں۔ حرز کے طریق سے یعنی ابن ذکوان کے لئے نقل کر۔

شرح: یعنی ﴿وزادکم في الخلق بصطة﴾ (الأعراف:٦٩) میں ابن ذکوان کے لئے بطریق شاطبیہ صرف صاد منقول ہے، سین کے ساتھ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے حرز الامانی میں ابن ذکوان کے لئے "بصطة" میں خلف نقل کیا ہے جو کہ ان کے اپنے طریق کے خلاف ہے۔

کما قال الشاطبی:

وفي الخلق بصطة وقل فيها الوجهان قولا موصلا

اور "في الخلق بصطة" میں خلاد اور ابن ذکوان کے لئے دو دو وجوہ ہیں۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن ذکوان کے لئے "بصطة" میں صرف صاد ہے، سین ان کے طریق سے ثابت نہیں ہے۔

وَفِي الرُّشْدِ حَرِّكْ وَافْتَحِ الضَّمَّ شُلْشُلَا	وَآخِرُ كَهْفٍ عِنْدَ بَصَرٍ كَذَا اجْعَلَا

اور "الرشد" میں (حمزہ کسائی کے لئے) شین کو حرکت فتح دو اور راء مضمومہ کو فتح دو، اور سورۃ الکہف کے آخری کو (بصری کے لئے) اسی طرح کرو (یعنی راء مضموم اور شین دونوں کو فتحہ دو)

شرح: حمزہ کسائی "الرشد" کو بفتح الراء والشین پڑھتے ہیں۔ جبکہ بصری نے صرف ایک جگہ سورۃ الکہف کے آخری ﴿مما علمت رشدا﴾ (الکہف:٦٦) کو مثل حمزہ وکسائی بفتح الراء والشین پڑھا ہے۔ سورۃ الکہف کے آخری کلمہ کی تعیین کرنے سے دیگر کلمات مستثنیٰ ہو جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: چونکہ امام شاطبی نے بصری کے لئے "حرز الامانی" میں مطلقاً سورۃ الکہف کو ذکر کیا تھا۔

کما قال الشاطبی:

وفی الکهف حسنا (۶۹۸/۱۸)

''اور سورہ الکہف میں (بفتح الراء والشین) بصری نے پڑھا ہے۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ الکہف کے تمام کلمات "رشدا" کو بصری بفتح الراء والشین پڑھتے ہیں، حالانکہ یہ غیر درست ہے۔ بصری فقط سورۃ الکہف کے آخری کلمہ میں (بفتح الراء والشین) پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یونس

بتسہیلہ أیضا کآلان مُثّلا	مَعَ الْمَدِّ قَطْعُ السِّحْرِ حُکْمٌ وَخُذْ لَہُ

ہمزہ قطعیہ والے "السحر" کے ہمزہ وصلی کو (ابدال کرتے ہوئے) مد سے پڑھا ہے بصری نے، اور اس بصری کے لئے تسہیل بھی لے لے جیسے "آلان" کی مثال دی گئی ہے۔

شرح: یعنی بصری کے لئے "السحر" میں دو وجوہ ہیں:

[۱]۔ابدال [۲]۔ تسہیل

جس طرح "آلان" میں دو وجوہ ہیں۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے 'حرزالامانی' میں بصری کے لئے "السحر" میں فقط ابدال نقل کیا تھا، اور تسہیل بیان نہیں کی تھی۔

کما قال الشاطبی:

مع المد قطع السحر حکم

"بصری کے لئے ہمزہ قطعیہ ممدودہ کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے۔"

چنانچہ ناظم نے دوسری وجہ (تسہیل) کو بھی واضح کر دیا ہے جس کو امام شاطبی رحمہ اللہ نے چھوڑ دیا تھا۔

سُکُونٌ وَفَتْحٌ وَ تَشْدِیْــــدٌ أُھْمِلَا	وَتتبعَانِ النُّون خِف مَدًّا وَقُلْ

اور "ولاتتبعان" میں ابن ذکوان کے لئے نون مد کے اعتبار سے خفیف ہوا ہے، اور تو کہہ دے کہ سکون تاء، فتح باء اور تشدید نون (والی وجہ) کو مہمل کر دیا گیا ہے۔

شرح: یعنی "ولاتتبعان" کو ابن ذکوان نے بتخفیف نون پڑھا ہے، اور سکون تاء، فتح باء اور تشدید نون والی وجہ طریق کے خلاف ہے، لہٰذا اس کو نہیں پڑھا جائے گا۔

پس منظر: (دیکھیں شاطبیہ کا شعر نمبر ۷۵۲/۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یوسف

وَإِشْمَامُ تَأْمَنَّا لِكُلٍّ وَرَوْمُـــهُ	وَقَدْ قِيلَ بالإِدْغَامِ مَحْضًا وَوَهَّلَا

اور لفظ "تأمنا" میں تمام قراء کے لئے روم اور اشمام (مع الادغام) ہے، اور اس کلمہ میں (تیسری وجہ) ادغام محض بھی کہی گئی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

شرح: یعنی لفظ "تأمنا" میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں: بعض کہتے ہیں کہ اس میں دو وجوہ (روم اور اشمام مع الادغام) ہیں، جبکہ بعض نے ایک تیسری وجہ ادغام محض (بلااشمام) بھی بیان کی ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے واضح فرمادیا ہے کہ تیسری وجہ ضعیف ہے جو ناقابل اعتبار ہے۔

پس منظر: (دیکھیں شاطبیہ کا شعر نمبر ۲/۷۷۳)

وَبُشْرَايَ فَافْتَحْ ثُمَّ أَضْجِعْ فَقَلِّلَا	وُجُوهٌ عَلَى التَّرْتِيبِ عِنْدَ فَتَى الْعَلَا

اور "بشرايَ" میں فتح پھر امالہ پھر تقلیل کر ابو عمرو بصری کے نزدیک، وجوہ کی یہی ترتیب ہے (یعنی پہلے فتح پھر امالہ اور آخر میں تقلیل)

شرح: لفظ "بشرايَ" میں بصری کے لئے تین وجوہ ہیں جن کی ترتیب درج ہے:

[۱]۔ فتح [۲]۔ امالہ [۳]۔ تقلیل۔

پس منظر: (دیکھیں شعر نمبر ۴/۷۷۵)

مَعاً وَصْلِ حَاشَا حَجٍ، وَاحْذفْ بِوَقْفه	لكل، وَلكنَا هوَ أثبَت عَن الْمَلَا

سورۃ یوسف کے دونوں "حاشا" کو بصری نے (وصل کرتے ہوئے) الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور اس الف کو وقفاً تمام قراء سبعہ کے لئے حذف کردے اور "لکنا" کا الف تمام قراء سے (وقفاً) ثابت ہے۔

شرح: یعنی بصری نے سورۃ یوسف میں دونوں جگہ واقع "حاشا" کو وصلاً الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ دیگر قراء وصلاً حذف الف سے پڑھتے ہیں) جبکہ وقفاً تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراء سبعہ ہی بحذف الف پڑھتے ہیں۔اسی طرح ﴿لکنا ھو اللہ ربی﴾ (الکہف:۳۸)
میں تمام قراء نے وقفاً اثبات الف سے پڑھا ہے۔رہی وصل کی بات، تو وصلاً ابن عامر کے سوا
تمام قراء حذف الف سے پڑھتے ہیں۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرز الامانی" میں چونکہ فقط وصل کا حکم بیان کیا تھا۔وقف
کا حکم بیان نہیں کیا تھا نیز لکنا کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا۔

کما قال الشاطبی:

(معاً وصل حاشا حج) (شعر نمبر ۷۷۹/۸)

"سورہ یوسف میں دونوں جگہ حالت وصل میں حاشا بصری کے لئے بالالف بعد الشین
غالب ہوا ہے۔"

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کا وقفاً حکم بیان کر دیا ہے، نیز لکنا کا حکم بھی واضح
کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الرعد

وَلِلشَّامِ فَاخْبِرْ مَا تَكَرَّرَ أَوَّلَا	سِوَى النَّازِعَاتِ، النَّمْلِ مَعْ وَقَعَتْ فَلَا

اور شامی کے لئے استفہام مکرر میں سے پہلے (استفہام) کو خبر کے ساتھ پڑھ، سوائے سورۃ النازعات، سورۃ النمل اور سورۃ الواقعہ کے۔ ان تین سورتوں میں اخبار سے نہ پڑھو۔

شرح: استفہام مکرر جو قرآن مجید میں کل ۱۱ جگہ ۹ سورتوں میں واقع ہے۔ سوائے مذکورہ تین مقامات کے، دیگر تمام مقامات پر شامی پہلے استفہام کو اخبار کے ساتھ پڑھتا ہے، اور مستثنیٰ تین مقامات سورۃ النازعات، سورۃ النمل اور سورۃ الواقعہ ہیں۔ ان تینوں مقامات پر شامی پہلے کو بھی استفہام سے پڑھتا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے شامی کے لئے مستثنیٰ کلمات میں سے صرف سورۃ النازعات اور سورۃ الواقعہ کو ہی بصراحت مستثنیٰ کیا ہے۔ جبکہ سورۃ النمل کے مستثنیٰ ہونے کی صراحت نہیں کی۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت کے ساتھ تینوں سورتوں کو شامی کے لئے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الأحزاب

بِيَا سَاكِنٍ وَقْفاً، وَأَبْدِلَا	وَبِالروم كُلُّ اللَّاءِ سَهِّلْ، وَأَبْدِلَا، لِـمَنْ فِـيْهِ سَـهَّـلَا

اور تمام جگہ لفظ "اللاء" میں وقفاً تسہیل مع الروم یا ابدال بیاء ساکنہ کر۔ ان قراء کے لئے جن کے لئے اس میں (وصلاً) تسہیل ہے۔

شرح: یعنی کلمہ "اللآء" پر جب وقف کیا جائے تو وصلاً تسہیل کرنے والوں (ورش، بزی اور بصری) کے لئے دو وجوہ ہیں:

❶۔ تسہیل مع الروم ❷۔ ابدال بیاء ساکنہ

نیز تسہیل مع الروم کی وجہ کے ساتھ "اللآء" میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ (ورش، بزی اور بصری کے لئے) وقفاً فقط ایک ہی وجہ (ابدال بیاء ساکنہ) ذکر کی ہے (دیکھیں شعر نمبر ۹/۹۹۶) چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے صراحت کر دی ہے کہ وصلاً تسہیل کرنے والے قراء کے لئے وقفاً دو وجوہ ہیں۔

بُيُـوتِ النَّبِي الْيَـاءَ شَدَّدَ مُبْدِلَا	وَقَالُونُ حَالَ الْوَصْلِ فِي لِلنَّبِي مَعْ

اور حالت وصل میں قالون نے "للنبي اور بيوت النبي" کی یاء کو ابدال کرتے ہوئے مشدد پڑھا ہے۔

شرح: یعنی قالون نے دو مقامات "للنبي إن، بيوت النبي" پر وصلاً یاء کو ابدال مع التشدید کے ساتھ پڑھا ہے۔ لیکن وقفاً اپنی اصل پر عمل کرتے ہوئے ہمزہ کے ساتھ ہی وقف کرتے ہیں۔ گویا کہ وصلاً قالون، دیگر قراء (سوائے ورش کے) کی مانند ہی پڑھتے ہیں۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "حرز الامانی" میں چونکہ قالون کے لئے فقط وصلاً حکم بیان کیا تھا اور وقف چھوڑ دیا تھا۔ (دیکھیں شعر نمبر ۱۵/۴۵۹) چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے (مفہوم مخالف سے) قالون کے لئے وقف کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ وہ وقفاً اپنی اصل کے مطابق ہی پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحشر

یَــکُون فَأَنِّثْ عَنْ هِشَام بخُلْفِهِ	وَفِي دُولَـةٌ رَفْعٌ عَـلَى ذَيْن نُقِــلَا

اور لفظ "یکون" کو ہشام کے لئے بالخلف مؤنث پڑھ (یعنی مذکر اور مؤنث دونوں وجوہ) اور لفظ "دولۃ" میں ان دونوں وجوہ (مذکر ومؤنث) کے ساتھ ہی رفع نقل کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی ﴿کی لایکون دولۃ﴾ (الحشر:۷) میں لفظ "یکون" کو ہشام نے خلف کے ساتھ مؤنث پڑھا ہے۔ (یعنی مذکر اور مؤنث دونوں وجوہ ہیں) جبکہ "یکون" کی ان دونوں وجوہ کے ساتھ "دولۃ" پر رفع نقل کیا گیا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ کی کلام سے محسوس ہوتا تھا کہ شاید "یکون" اور "دولۃ" دونوں میں خلف ہے۔

کما قال الشاطبي:

ومع دولة أنث يكون بخلف لا (شعر نمبر ۳/۱۰۶۷)

"اور مع لفظ دولۃ کے یکون کو خلف کے ساتھ ہشام کے لئے مونث پڑھو۔"

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ مذکورہ خلف فقط "یکون" میں ہے۔ "دولۃ" کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ "یکون" کی ان دونوں وجوہ کے ساتھ "دولۃ" میں صرف رفع ہی ہے۔ (نصب نہیں ہے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الغاشیة

وَبِالصَّادِ عَنْ خَــلَّادٍ فِي بِمُسَيْطِرٍ	مَعَ الْجَمْعِ عِنْدَ السَّكْتِ يُهْمَلُ فَاعْقُلَا

اور "بمسیطر" کے صاد کے ساتھ خلاد کے لئے (اگلی آیات کو) جمع کرنے کی حالت میں (الأکبر میں) سکتہ مہمل قرار دیا گیا ہے، پس تو سمجھ لے۔

شرح: یعنی "بمسیطر" میں خلاد کے لئے دو وجوہ ہیں:

[۱]۔اشمام الصاد زایا [۲]۔الصاد الخالصۃ۔

اگر ﴿لست علیھم بمسیطر﴾ (الغاشیۃ:۲۱) سے لے کر (الأکبر) تک پڑھا جائے تو خلاد کے لئے تین وجوہ ہوں گی۔

①۔②۔بمسیطر میں اشمام کے ساتھ الأکبر پر نقل اور سکتہ

③۔بمسیطر میں خالص صاد کے ساتھ الأکبر میں صرف نقل ہوگی۔

جبکہ "بمسیطر" میں خالص صاد کے ساتھ "الأکبر" میں سکتہ کرنا مہمل ہے۔کیونکہ "بمسیطر" میں خالص صاد من طریق الدانی عن أبی الفتح سے ثابت ہے۔ جبکہ ابوالفتح فارس کے نزدیک خلاد کے لئے اصلا سکتہ ہے ہی نہیں۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے 'حرزالامانی' میں فقط "بمسیطر" کا اختلاف ذکر کیا ہے جبکہ "الأکبر" کے ساتھ جمع کرکے پڑھنے کی وجوہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

کما قال الشاطبي:

مصیطر اشمم ضاع والخلف قللا (شعر نمبر ۱۱۰۹/۱۱)

"لفظ "مصیطر" کے صاد میں امام خلف کے لئے بلاخلاف اور خلاد کے لئے بالخلف اشمام کرے"

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے آگے (الأکبر کے ساتھ) ملاکر پڑھنے کی جائز و ناجائز وجوہ کو واضح کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورة العلق

وَعَنْ قُـنْبُلٍ فَاقْصُرْ رَآهُ وَمُدَّهُ	فَقَدْ صُحِّحَ الْوَجْهَانِ عَنْهُ فَاعْمَلَا

اور قنبل کے نزدیک لفظ "رآہ " میں قصر اور مد، دونوں وجوہ صحیح ثابت ہیں پس تو ان دونوں پر عمل کر۔

شرح: یعنی قنبل نے ﴿أن رآه استغنى﴾ (العلق:۷) میں "رآہ" کے ہمزہ میں قصر اور مد دونوں وجوہ کی ہیں۔

پس منظر: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وعن قنبل قصراً روی ابن مجاهد   رآه ولم یاخذ به متعملا

(۱۱۱۵/۱)

"اور قنبل سے ابن مجاہد نے قصر روایت کیا ہے، لیکن اس پر عمل نہیں کیا ہے۔"

لیکن ابن مجاہد کی یہ رائے غیر صحیح، اور نقل صحیح کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھی۔ درست اور صحیح بات یہی ہے کہ قنبل کے لئے قصر اور مثل جمہور مد دونوں وجوہ صحیح اور متواتر ہیں۔ صاحب اتحاف البریہ نے اس غلطی کی نشاندہی فرمائی ہے کہ قنبل کے لئے دونوں وجوہ (مد اور قصر صحیح ثابت ہیں۔ اور ابن مجاہد کا قصر پر عمل نہ کرنا غیر معتبر ہے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب التکبیر

وَبَعْضٌ لَـهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَصَلَا	أَرَادَ بِهِ بَـدْءَ الضُّـحَى مُتَأَوِّلَا

اور بعض نے بزی کے لئے اس (تکبیر) کو آخر "واللّیل" سے پہنچایا ہے۔ اور اس نے (یعنی امام شاطبی نے اس شعر سے) سورۃ الضحیٰ کی ابتداء مراد لی ہے۔

شرح: یعنی بزی سورۃ الضحیٰ کے آغاز سے تکبیر پڑھتے ہیں، باقی آخر اللیل کا ذکر مجازاً کر دیا ہے، مراد ابتداءوالضحیٰ ہی ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی کلام (وَبَعْضٌ لَـهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَصَلَا) (۱۱۲۸/۸)

www.kitabosunnat.com

سے محسوس ہوتا ہے کہ بزی نے سورۃ اللیل کے آخر میں تکبیر کہی ہے۔ حالانکہ آخر اللیل کا ذکر مجازاً ہے حقیقت یہی ہے کہ تکبیر سورۃ الضحیٰ کے شروع میں ہے۔ چنانچہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آخر اللیل سے مراد بدء الضحیٰ ہی مراد لیا ہے۔

وَقَـدْ تَمَّ إِتْحَـافُ الْـبَرِيَّةِ مُرْشِدًا	فَأَحْمَدُ رَبَّ الْعَرْشِ خَتْمًـا وَأَوَّلَا
وَصَلِّ عَلَى الْمَبْعُوثِ بِالنُّورِ وَالْهُدَى	وَآلٍ وَصَحْبٍ يَا إِلٰهِي وَمَنْ تَـلَا

اور تحقیق رہنمائی کرنے والی کتاب اتحاف البریہ مکمل ہو چکی ہے۔ میں رب العرش کی تعریف کرتا ہوں اوّل و آخر میں۔ اے اللہ! رحمت کر مبعوث پیغمبر جناب محمد ﷺ پر نور اور ہدایت کے ساتھ، اور تو رحمت کر ان کی آل پر، صحابہ پر اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں پر۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 34239

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مصنف کی دیگر کتب

- علم الفواصل
- علم الرسم
- علم الضبط
- قرآن مجید کا رسم وضبط
- المدخل الی علم الوقف والابتداء، ومعہ تسہیل الاھتداء فی الوقف والابتداء
- حجیت قراءات
- قراءات قرآنیہ، تعارف وتاریخ
- معلم قرآن کی تعمیر شخصیت اور تربیت کے چند راہنما اصول
- قرآن مجید اور اس کی تجوید کی تعلیم کا صحیح طریقہ
- رسوخ المصطفویہ شرح اتحاف البریہ
- نیکیوں کی مالا

Designed By: عبدالوہاب 0307-4122161

دار المصنفین
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
G/F-6 بادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0308-6222418 0300-4262092
Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com
1234567895